

UNIVERSAL  
LIBRARY

**OU\_232707**

UNIVERSAL  
LIBRARY





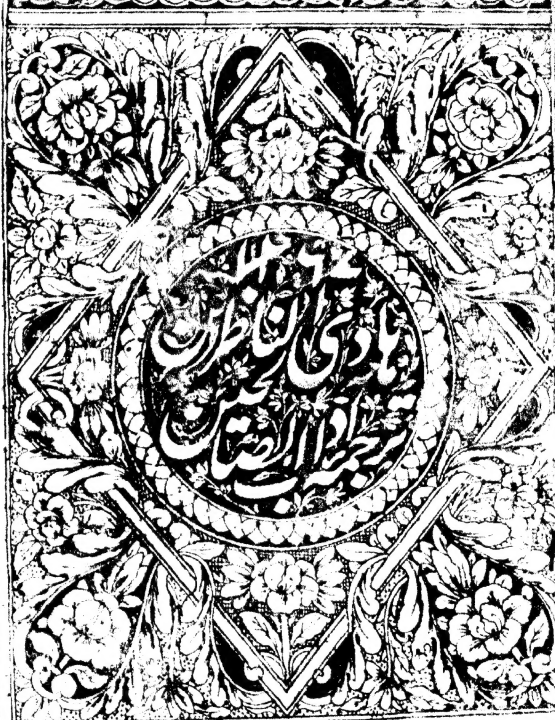




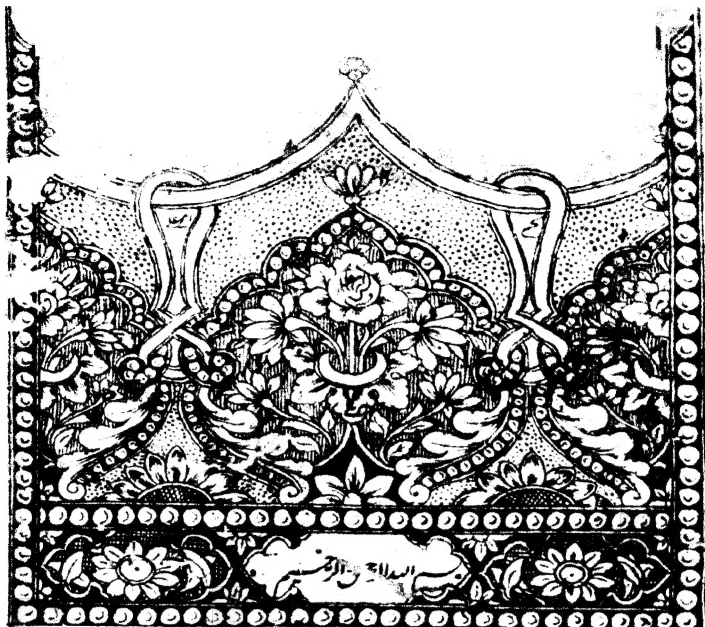


۴	باب پہلایں بکامانی کی اور اس میں تاجہ فصیلین میں	
۴	فصل پہلی میں بکامانی میں اور اس میں تاجہ فصیلین میں	۶
۹	فصل دوسری میں بکامانی میں اور اس میں تاجہ فصیلین میں	۱۳
۱۹	فصل تیسری میں بکامانی میں اور اس میں تاجہ فصیلین میں	
۲۰	باب دسویں بکامانی کی اور اس میں تاجہ فصیلین میں	
۲۸	فصل پہلی میں بکامانی کی اور اس میں تاجہ فصیلین میں	۳۲
۳۴	فصل دوسری میں بکامانی کی اور اس میں تاجہ فصیلین میں	۳۸
۴۴	باب تیرہویں بکامانی کی اور اس میں تاجہ فصیلین میں	
۴۹	فصل پہلی میں بکامانی کی اور اس میں تاجہ فصیلین میں	۵۱
۶۲	فصل دوسری میں بکامانی کی اور اس میں تاجہ فصیلین میں	
۶۴	باب چودھویں بکامانی کی اور اس میں تاجہ فصیلین میں	
۷۵	فصل پہلی میں بکامانی کی اور اس میں تاجہ فصیلین میں	۸۵
۹۶	باب پانچواں بکامانی کی اور اس میں تاجہ فصیلین میں	
۱۰۴	فصل پہلی میں بکامانی کی اور اس میں تاجہ فصیلین میں	۱۱۴
۱۱۵	فصل دوسری میں بکامانی کی اور اس میں تاجہ فصیلین میں	
۱۲۸	باب سولہویں بکامانی کی اور اس میں تاجہ فصیلین میں	
۱۳۵	فصل پہلی میں بکامانی کی اور اس میں تاجہ فصیلین میں	۱۴۵
۱۴۹	فصل دوسری میں بکامانی کی اور اس میں تاجہ فصیلین میں	۱۵۹
۱۶۹	فصل تیسری میں بکامانی کی اور اس میں تاجہ فصیلین میں	۱۷۹
۱۸۹	فصل چوتھی میں بکامانی کی اور اس میں تاجہ فصیلین میں	۱۹۹

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



پہلے حکمرانان مطیع مسیحائی میں مسیحائیوں کی حیاتی



سب قریشین سناورین اس پاک پروردگار کے لئے کہ جسے ہماری ہدایت کے لئے پیغام رسول مقبول حضرت محمد  
 بزادین ہزار سال و سلام نازل ہونے اور منات پاک پروردگار کے آل اطہار اور اصحابِ برہانچہ کے سکین  
 محمد قطب الدین تیسبہ نیز خباب و رشدا مولانا محمد اسحق صاحب کمالہ اس کتابی پانی سلا کوئی  
 خدمت میں کہ ایک روز خان ذوقی بالجہد و الشان جمع الاوصاف المناقب مترجم اللہ لیکر حکیم حسن اللہ خاں  
 دہلوی نے اوقات الدین و الدنیا و الآخرة سے اس عاجز سے فرمایا کہ ایک سالہ سس با جواب اصحابین  
 تالیف کیا ہوا حضرت شیخ عجب اسحق محدث دہلوی رحمہ اللہ کہ زبان فارسی میں ہی اگر ترجمہ کیا ہوا اور وہ  
 توفیق سفید ہو سلا تو کہہ دو کہ اس خیر خواہ خدائے کو جو بخیال تفسیرسانی مسلمان بہائون کا بہت ہنار ہو  
 اس بار تالیف کا ہوا اور بعض حکیم فائدہ کی نگاہ سے اس کی غیر متعلق مضمون لکھا ہے کہ بنی فائدہ  
 زیادہ حاصل ہوا یا نام اس کا دی الشاطرین کہ کیا اور ہی تاریخ اسکی ہی امید واریہ ہونے رب  
 متعالی کی مدد و فراموشی بری اس کام میں او بہرہ مند کہے کہ اس کتاب عجب غریب و خوش کردار ہے  
 کہ نہ تو شر کو سے برائے مہمیں اور نہ آدم ہے جب تک کہ اللہ علیہ تعالیٰ صلوات لکھا ذکر  
 الذکر دن و کلا غفل عن ذکر و العافلون حبنا الله و نفعکم الیکمیل فیہ المولک







صورت اول اسبیلہ علیہ کے خیال میں یہی نہ تھی کہ ان کا گمان ایلین سینتے دس میں سنہ کو جو کوئی پہلے  
اور پچھلے کے ایک سنت محمد کے ماترہ ہو یا کہے تو ادنیٰ نہ وہ اس کا یہ تھی کہ جس قدر اور کے دس قرض  
ہو گا جگر روز میں او او جو با یکا جہا جہی سے چند ہی روز کیا نہ کہ بغایت لہی کے ایک خمرہ ہر سے وہ  
نہ بن کر کتہ دانی سنت نبوی کے فارغ اور سب کا بلکہ ہو گیا فقط اور مدار اس امر کا تو وہ فی جملہ  
فیتہ اور اعتقاد صحیح پر اور جو کہ وہ فیہ حاصل نہیں کوئی چیز اس کو فائدہ نہیں کرتی حتیٰ میں اس کے کل ہر سبائی  
فائدہ نہیں دیتا اور بہتہ یہی کہ طعام مقررہ بر معینہ دسترخوان پر کر کہ کر کما دے کہ یاد و لاتی ہی سفر آخرت  
اور نوبہ آخرت کو اور اگر خوان میں کر کہ کر کما دے تو وہ بھی حرام و مکروہ نہیں و لیکن دسترخوان پر کما نا  
موافق ہی ساتھ فعل میں خبر خدا اصلہ علیہ وسلم کے ف بعضی روایتوں سے معلوم ہوتا ہی کہ دسترخوان  
خفت کا جو کما تا چنانچہ سفر و مہل میں جہرہ ہی کے دسترخوان کو کہنے میں اور کما نیلے لیے دو زانو کیے  
یا اگر دو زانو یا بین بانو پر بیٹھے اور دو ہاں باندھ کر رکھے اور حسن وضع پر بیٹھے اخیر کمانے تک اوی  
وضع پر بیٹھا رہے کہ یہ قریب تر ہی ساتھ اوٹے اور تکرار کر کہ کر کما دے کہ مخالف فعل میں خبر خدا اصلہ  
علیہ وسلم کے ہی فرمایا رسول خدا اصلہ علیہ وسلم نے کہ میں بندہ ہوں نہیں کما نا میں مگر جس کے بیٹھے  
کما تے ہیں اور نہیں بیٹھا میں مگر جس کے بیٹھے ہیں اور پانی چھائی نہ کر لگا کر کر وہی ف کا سفر السعادت  
صحت کے کہ کر کما تے ہیں قسم ہی ایک تو یہ کہ پہلو زمین پر رکھے اور دو سرے کہ کجا زانو بیٹھے اور دوسرے  
یہ کہ ایک ہاتھ زمین پر ٹیک کر بیٹھے اور دوسرے ہاتھ سے کما لگا دے یہ اور یہ تین میں مضموم  
ہیں اس سے اور بعض نے جو قسم یہ بیان کی ہی کہ گدی یا دیوار یا مانند اکی سے بیٹھے لگا کر بیٹھے اور  
سنت یہی کما تے ہیں کہ جب کہ اور متوجہ ہو کر کما نیکی طرف بیٹھے اور تفسیر کیا ہی کانزوں کے کہ گدی  
کر نیکی ساتھ جب کہ کر بیٹھے کے ایک جانب کو دو جانو زمین سے اس لیے کہ اس طرح کما نا ضرر کر تائی کما  
رگون وغیرہ میں سہولت سے نہیں سچا اور گور انہیں ہوا اور آستینوں کے کتاب عمل الیوم والایات  
گما ہی کہ کما تے تکرار کر اور نہ موند کے بل پر کر اور نہ کٹری ہو کر بلکہ سیٹے دو زانو یا بصورت اختیار  
یعنی چوڑ ٹیک کر اور دو زانو کر کما تے کہ کر جیسے کشا بیٹھا ہی یا دو زانو پر بیٹھے یعنی اگر کوا داسا  
زانو کر کما دے اور بیٹھے بائیں زانو پر یہ شیخ عبدالحی اور ملا علی قاری نے مشکوٰۃ کی شرح میں لکھا  
اور مشہور کر کہ کما دے کہ مانع عبادت کا ہی بلکہ موند کو تین حصہ کرے ایک حصہ طعام کے لیے اور  
ایک حصہ پانی کے لیے اور ایک حصہ دم لینے کے لیے اور کہتی ہیں کہ سب یہ جہد فیہ خبر خدا اصلہ علیہ  
وسلم کے نبی پر جب کہ ف مومن کی شان سے یہی کہ لازم کرے صلوٰۃ کا اور زہد و ریاضت کو

اور انکار کے ضد ضرورت پر اور خال رکے معہہ کو کہا عث نورانیت ملی اور صفائی باطن اور  
 شب بیداری وغیرہ پاک کا ہی آیا ہی کہ ایک فقیر ابن عربی نے عث کے پاس آیا اور طلبا مرتبت کیا  
 فرمایا کہ باوجود اگر اسکو میرے پاؤں لانا علت اسکی یہہ لکھی ہی علماء نے کہ وہ مشابہ گفارت جو اہم صفت  
 میں اور جو کوئی مشابہت کافر کوئی ساتھ رکے صحبت اسکی نہ کہنی چاہی اور کہہا ناہیستہ ویک عقد  
 صاحبان بہت اور اہل سنی نے محمود ہی اور خلافت کا مذہب فرمان ہو کہ کہہا ناہیستہ ویک عقد  
 بدن اور احتیال قوی جسمانی کے جو اور فارسی بازار کے ممنوع اور منافی طریقہ حکمت کے ہی یہہ ملا علی  
 قاری نے شرح حکوۃ میں لکھا ہی اور یہ کہ حاضر ہر قسم رزق سے کہا وے اور تحفہ تیج تنہم کے بیٹے  
 ایچہ کہا نیکی کرے اور منظور وال سالن کا زہی اور اگر نماز کے وقت میں دست و طعام بیٹے کہا وے  
 نماز سے اگر اخیر میں ضرر ہو کہ کہا ناہیستہ اہو جائیکہ یا تلف ہو گا نہ ہو کہ بہت گل ہو اور کوشش کرے کہ انہ  
 طعام بہت نہیں یعنی بہت سے آدمی کہا وین ملکہ اہمچین برکت ہی اور یہ خیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 برکت نہا کہا ناہیستہ کہا ناہیستہ اور ابتدا سلطنتہ بسم اللہ کے کرے اور دھڑکے فقیر میں بسم اللہ الرحمن کے اور یہ کہ  
 فقیر میں بسم اللہ الرحمن الرحمن الرحمن اور اگر یہ فقرہ بسم اللہ کے بہت ہی اور دہائی نہایت کہہا وے  
 آیا ہی کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص نیا کہ دایا ناہیستہ ویک عقد  
 کہا تھا ایک کھڑوہ سا تھے حضرت کے وہ طعام کہا ناہیستہ فرمایا کہ دایا ناہیستہ سے کہا جب قصد کیا وے دایا ناہیستہ  
 بیٹا نکال آیا اور ابتدا اور ذکر کیا کہ سا ناہیستہ نکال کرے کہ اس میں ناز یعنی دروایت ہی ہی حضرت امیر المؤمنین علی  
 سے داور نہ ارجو نہ کیا وے اور چاہے میں مبالغہ کرے اور جتنا فقرہ بھلے مانہ دہر تو اتر لیتے کے لیے یہ سہل ہے  
 اور کہا نیکی نام نہ کہے بلکہ اگر خوش آوے کہا وے اور اگر غلط کسی بخوٹ ہو تو اسکی خاطر کے لیے نہو اس  
 کہا وے کہ مسقول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی اس طرح دور اپنے اٹے سے کہا وے لیکن اگر یہ ہو تو  
 جھڑپسی کہا جائی اور دینی ویدو کے چچ میں سے نہ کیا وے اور وہ کو چھری سے نکالے اور چھری  
 کاٹنے کوشت بھرتے دور وادین الی میں بیٹھے منع ہی آیا ہی اور نابت ہی ہوا ہی کہا ناہیستہ ویک عقد  
 ہی سے کہا ناہیستہ ایک وایت میں منع آیا ہی کہ کوشت بیٹے چھری سے کاٹ کر نہ کہا وے اور کہا  
 میں آیا ہی کہ حضرت نے چھری سے کاٹ کر کہا یا ہی پس علمائے دونوں وایت میں تطہیر یون دی ہی کہ  
 منع اور صورت عدم حاجت کے ہی اور کہا ناہیستہ صورت حاجت کے بیٹے چھری سے جو کاٹ کر کہا یا ہی وہ کہ  
 سخت تھا کہ نہ کہے نہ کہا باجائیا اور اگر گھلا ہوا ہو نہ وہ ہی کاٹ کر کہا ناہیستہ بہت ہوا ہی صاحبانہ  
 بیٹے گفارت کے اور کہا نیکیستہ ویک عقد سے دیکھ اور کہا نیکیستہ نہایت کر کے لکھی ہو کہ صبر کرے یہاں تک



کہ چند ماہ جو وسعہ اور یہ وہاں سے طاق کیوسے تین یا چار یا کم و زیادہ یا جو کبھی ماہ میں آوے اور  
 بچہ و نیکے ساتھ انگلیاں جمع کرے اور گنٹھ کو ماہ میں جمع کرے بلکہ ہتھیلی پر کہہ کر زین پر پیکر  
 اور دربان کہانے طعام کے بانی بہت پیچھے مگر یہ کہ لغتہ کل میں انگل جاوے یا پیاس صاف ہو  
 اور صاف ہتھ ہتھ کہ بہت باغ ہی عمدہ کے لئے اور بانی پیچھے میں باسن دہانے ماہ میں کیوسے اور ہر ماہ  
 کہے اور ہر ماہ کر پوسے اور لیٹ کر نہیوسے اور ہر ماہ ہی کہ کہے ہو کر نہیوسے اور اگر پوسے تو  
 صاف ہتھ ہتھ کہ یہ ہی آیا ہی ف آیا ہی کہہ کر ہو کر بانی مینا حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان  
 اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سے پس حدیث میں جو سن آیا ہی کہہ کر ہو کر بانی مینا وہ نہی تہی را را  
 ہی اور بانی وضو کا اور پانی زعفران کا کہی ہو کر پوسے اور پیسے پیچھے سے بانی کو دیکھ لے کہ کچھ پڑا ہو  
 اور ہم اللہ کر شروع کرے اور احمد تہ کر ترک کرے اور بانی کو تین دم میں پوسے ف اولی ہر  
 کہ ہر دم میں ہم اللہ کہہ کر شروع کرے اور احمد تہ کہہ کر کام کرے اور احیاء العلوم میں کہلانی کا اول دم  
 میں کہے احمد تہ اور وہ یہ ہیں احمد تہ رب العالمین اور یہ ہے دم میں احمد تہ رب العالمین الرحمن الرحیم  
 اور یہ فراموش کے نکر کرے کہانی ہر نعمت ہی اور مقبول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا  
 ہر نبی مد فراموش کے انحمد للہ الذی جعلک عدلاً باقاً تا کر حجتہ و کلمہ جمعلہ ملکا ارجا جاناً نوراً یبصر  
 سب تعریف ہی واسطی اوس اللہ کے کہ کیا اس بانی کو مشا خوش نیت ماہ تہ رحمت اپنی کے اور نہیں کیا اور نہ  
 ممکن شور سب کن ہوں ہمارا کی اور اگر مجلس ہو تو جانی کہ اول دہائی طرف سے شروع کرے سفول ہی کہ  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دودہ پیچھے سے اور ابیہ المؤمنین حضرت ابو بکر بائیں طرف سے اور ایک بائیں  
 دہائی طرف تھا اور اوکے پیلوں علیہ وسلم حضرت غرض ہی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دودہ پیچھا دیکھ  
 اعرابی کو با اور فرمایا دہائی کا حق ہی ہر جہہ اور ہر پہلے دم لینے میں احمد تہ کہے اور دوسریں احمد تہ رب العالمین  
 کہے اور تیسریں احمد تہ رب العالمین الرحمن الرحیم کہے اور جب کمانے سے فراموش ہو گیا ہو کہ چائو اور کمال مغیر  
 کو پس چائو کو نہ کہے کہ دسترخوان پر پوسے ہوں او کو جن کر کہا جاو حدیث میں آئی کہ اوکے کہانے سے برکت ہوگی  
 او کو نہ کہے کہانی میں نہ اسے سال میں مل جائوین اور خلال کرے دانتوں اور ہر یکہ کہ دانتوں میں ماہ خلال کے نکلے  
 پس کہے کہ ہر یکہ کہ ماہ زبان کے دانتوں میں سے نکلے اور کو نکل جاوے اور مد خلال کے کل کرے فہر  
 اور اگر گشتی اور مانند اوکے سے ہتھ دہوے جائز ہی اور دانت اور زبان اور نا لوسا ہتھ میں  
 دہوے اور جو نہ ہی دہوے اور اگر دہال سے مالک کرے جائز ہی بلکہ نفع دیکھ کہ کہ  
 بلکہ سہیلی کے جو اور اس طرح ہر وضو کے اگلے عمل سے اختلاف ہی لینے علما نے

اور بعضہ دوال سے اور مداریت جری اور حب کمانے سے فارغ ہو سکو کیسے اور یہ دعا ہے  
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَطْعَمْتُکُمْ وَشَفَعْتُکُمْ وَجَعَلْتُکُمْ اِمْنًا لِّمُؤْمِنِیْنَ یعنی سب تعریف ہی اللہ کے لئے ہے  
 اگر کھانا یا کھانک اور پلایا کھانک اور کیا کھانک ہو منوفین سے اور سورہ فاتحہ اور لا ایل الا فیہ قریش بڑے اور اور دعا  
 کہ جن میں مضمون شکر نعمت کا ہو وہی بڑے بڑے کما امام غزالی رحمہ اللہ نے **فصل دوسری** میں  
 اون آداب کے کہ گئی اور یوں کے کمانے میں بخلائی جاوین چاہیے کہ پہلے کھانا شروع نہ کرے  
 اگر اسکی ساتھ ایسے لوگ ہوں کہ سختی ہوں پہلے شروع کر کے مانتہ بہ ہوں یا اہل فضل کے مگر یہ کہ ہر دور  
 اور پیشوا ہونے پہلے شروع کرے تا حاتم قطر زمین اور کھانا کھانے میں باطل چکانے کے مخلصت عین  
 ہی اور زیادہ ہی حکام نہ کرے بلکہ ایسی لوگوں کی جگہ باتیں کرے تین او چاہیے کہ رفیع بہ زبان ہو اور قصد  
 زیادہ کھانا کھا کر کے کہ ہر ای کو ناہش آوے کہ یہ حرام ہی طعام مشترک میں اور دو کچھ برین افش کھاو  
 اور تہمین ہی بلکہ اکٹھی نہ رہے دے مگر یہ کہ بے اسطرح کرین تو تہمین ہی اسے یا صاحب مائدہ اون و  
 اسکا اور اگر مہمان کھانا کھاوے تو اسکو رفعت دلاوے اور بطریق خرمی کے عرض کرے اور زیادہ  
 تین بار سے کہے کہ ایا فرطی اور زایت نکرا رب جگہ تین بار کھانا ہی اور زیادہ اسے بار او ب سے ہی  
 اسطرح کیا رسوخدا اے اللہ عیدو سلم نے اور قسم دیوے کھانے پر کہ یہی ادب سے خارج ہی اور ہاتھوں کو  
 پہلے ہیے کھلف کر کے ہر انتظار مبالغہ کا کرے اور جو کچھ ہاوسے سب دیکھنے کے ترک کرے کہ یہی  
 تحف ہی اور موافق عادت ہی کے کھاوے عادت سے کہ کھاناوے بلکہ چاہیے کہ اول ہی سے کہ کھانے  
 اور تمام آوے ک عادت کرے تا وقت اجتماع کے محتاج کھلف کا نہو اور اگر بقصد اغیار کے کہ کھاوے  
 تو خوب ہی اور نیاز رکھتے ہیں مقدم کھانے کی حاجت کو اپنی حاجت جہاں اور اگر صاحب خانہ واسطے نشاط اور رغبت  
 زیادہ کھاوے عادت سے تو مضائقہ نہیں بلکہ مستحب ہی آیا ہی کہ ابن المبارک رح جب کچھ یوں مہمانوں کے  
 مائے تو کہتے جو کوئی زیادہ کھاوے مقابلہ میں کہ کچھ بڑے ایک درہم باو کھا اور اخیر میں ایسی ہی کرتے واسطے  
 رعیت لانے انیکے اور جعفر بن محمد کہتے تھے کہ دوست ترین یاروں پر کھاوے ہی کہ زیادہ کھاوے اور  
 تعمیر کھاوے اور بڑا بہاری مجبیر سے دوستوں میں وہی کہ محتاج کہنے کا ہو اور مقصود اس سے  
 اشارہ ہی ہے کھلفی ہر اور اگر مانتہ شرف یعنی سلفین ہیں ہر دوسے مکروہ نہیں ہی اور پہلے عالم کے مانتہ شرف  
 اور اگر عالم کی تعظیم کرین اسباب میں قبول کرے اور ارادہ نکار کرے کہ یہی کھلف ہی آئی ہی کہ ان میں  
 مالک اوقات نبال ایک مجلس میں سے پس شرف شرف ثابت کے آگے پہلے سب ثابت لے لکھا  
 اسے کہ اگر کوئی مسلمان یہاں تک نہیں جری کہ قبول کرے کہ یہ تعظیم جائز ہے ہی اور اگر اتفاق کرین یا کہ

دہو نہیں کیا۔ یعنی سب کئے ماتہ دہو ہیں تو مہانتہ نہیں کہ یہ قریب تر ہی ساتھ تواضع کے اور  
وچتر ہی انتظار کرے شوق کے سے اور ماتہ دہلائے دلہے طرف سے شروع کرے اور باقی ہر ایک کا جدا جدا  
نہالیں کہ یہ عادت عجیب کی ہی بلکہ جج کریں جب ہر جاوے والیں اور خادوم کہ ماتہ دہلا تا ہی میٹر کرے  
چند فیاض مضبوطی کے نزدیک کہ یہ قریب تر ہی ساتھ تواضع کے اور مختار یہ ہی کہ کٹری ہو کر دہلاوے  
کہ اس میں آسانی ہی باقی ڈالنے میں اور ماتہ دہو نے میں اور اگر کسی کو خدمت کرنے میں منت یک بہ خدمت  
کرنے دے اور نفع نہ کرے کہ یہ بیکہ نہیں اور چہ تو کئے کے پہلی وغیرہ میں وقت جمع ہونے کو گوئے  
ملاحظہ کرے کہ جھوٹے برادر کو کون پرہیزے اور اگر گلیا ہو بالہ کرے تو کئے میں جتنا جاوے اور اگر ماتہ  
آپ نہ دہلاوے تو بہتر ہی اس طرح کیا نام مالک سے امام شافعی کے لیے اولی ملاقات میں اور کہ خدمت  
مہمان کی فرض ہی اور وقت کیا نیکی یارو کی طرف نہ کہے اور نوالہ گنی بلکہ تغافل کرے اور اپنے کہانیز  
مشغول رہے اور پہلے فارغ ہونے یارو کے سے ماتہ نہ کہے اگر ایک ماتہ نہ کہنے سے وہ ہی ماتہ نہ کہنے کے  
جاوے کہ ماتہ کمانے میں رہنے اور کہ عادت کے ٹھوڑے کہ کیا نیکی ہو اتہا میں توقف کرے کہ آنورک  
موافقت یارو کی کرے اور اگر کہہ عذر ہو عذر ظاہر کرے تا کو شرمندگی نہ اور کہ اتے وقت کو الیسا کام  
نکرے کہ آدھو کو کرا معلوم ہو اور ایسی بات ہی کہنے کہ مناسب وقت نہوا اور ماتہ کال میں نہ جاوے اور نوالہ  
تہہ میں رہے وقت مراد یا نکرے اور تہہ میں سے ہی کوئی چیز کال میں نہ ڈالے اور اگر انعام کوئی چیز تہہ میں سے  
کہنے کو ہو تو بائیں طرف تہہ کرے بیکہ سے اور نوالہ کو نورے میں نہ ڈالوے اور جو کہ تہہ میں سے و تہہ سے  
ٹوٹ کر دہلاوے ہو بہر نورے میں نہ ڈالے اور نوالہ کہنے کو سرکہ میں اور سرکہ کو کھجنی چیز میں نہ ڈالے اور ملاحظہ سلیمان کو  
کرے اور حوال میں ادب کا فصل فہرست ہی بیچ ادب لیجائے طعام کے اس کے ملاقات کو نہالے جاتا جاوے کہ  
طعام جماعت کی بڑی بزرگی ہی جس کے نام جماعت اور احادیث اور قوال صاحب کی اس میں بتائے میں جدو نہیں  
آیا ہی کہ جو عہد کہ مجلس طعام کے ساتھ باقی مسلمانوں کے گزرنے روزیات کے اور کا حساب نہیں لیا جاوے اور ایک  
مجلس بزرگ اس میں ایک بیٹھے تھے اور جو طعام کی بارون کے ساتھ کہا جاوے مجلس ہی اور ہی اسے بعض طعام  
مجلس میں بت لائے تھے اور اگر تنہا کمانے تھے کہ نہ لائے تھے اور حدیث میں آیا ہی کہ  
کسانوں میں سے تین کمانے بیچا بن ایک تو وہ کہ ایک افطار کے وقت کماوے اور ایک وہ کہ  
کو کماوے اور ایک وہ کہ ساتھ مسلمان بیانیوں کے کماوے اور صحابہ اس کو اخلاق  
نیک سے کہتے تھے اور وقت اجتماع کے بغیر کمانے ماحضر کے نہیں اٹھتے۔ تہا و  
عمار نے لکھا ہی کہ اجتماع یارون کا ساتھ سنس لفت کے کہ لغایت رحمت دیا سے شہر آدر حدیث میں آیا

کہ بہشت میں لا خانہ ہیں کہ سب بہت صفائی کے اندر کا رخ انکا پاس سے اور باہر کچھ اندر سے معلوم  
 ہوتا ہی اور یہ ان کے لیے ہیں کہ بات نرمی سے کرتے ہیں اور کو کو کہنا نہ کہلاتے ہیں اور رات کو  
 نماز پڑھتے ہیں اسوقت کہ لوگ سوئے ہوئے ہیں زیادہ کہ ملاقات کو کو کوئی واسطی طعام کے لیے اس وقت  
 اس میں یہی کہ فقط وقت طعام کو گون کا رہے اور وقت کمانیکے یکایک نہ جلاؤ گے کہ یہ بھی  
 سنت ہی اور قرآن میں ایسی ہی فرمایا **ف** یعنی اس آیت میں **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا**  
**بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرٍ نَظِيرِهَا** اناہ و لکن اذ ادعکم  
**فَادْخُلُوا** اذ اطعمکم فانذرہ و اولا مستانین جلدیت ان ذلکم کان یؤذی  
 الشیء فسبحی منکم و اللہ لا یستغنی عن الحق یعنی ایمان والوں نہ داخل ہو میرے گھر میں  
 کہ یہ کہ اذن دیا جاوے مگر یہ بلا جاوے واسطی طعام کے یعنی اس صورت میں داخل ہو اذن  
 کہ نہ منظر ہو وقت کچھ طعام کے ولیکن جب بلائے جاوے تم میں داخل ہو جب کمانا کما جلاؤں پر گندہ  
 ہو اور دیشو آرام سے واسطی باتیں کرنے آئیگی تحقیق یہ کام ایذا دینا ہی ہو لو میں شرما تا ہی میں اور نہ  
 بنیں شرما تا ہی سی آبی کیچ و میر کا رخ زمین پر ہی آنحضرت کے کوئی غیر خدا کے گھر میں جمع ہوئے  
 اور حضرت یسب دیو کہ کھڑے ہوئے کہے ہوئے شہین تھیں اور بعض لوگ کہ کمانے کے شہین سے  
 اور آنحضرت نے سبب حیا کے انکو نہ کمانا کہ اٹھ جاوے یہ آتہ ہو آتہ پر دیکی نازل ہو لیکن تفسیر  
 یہ اصل میں کمانا ہی اور بہت میں آیا ہی کہ جو کوئی کہ جانا ہی کمانے پر بغیر بلائے فاسق ہی اور حرام  
 کمانا وہ ہے اور اگر بغیر بلائے اتفاقاً جلاؤے جتنا کہ اذن مذہب سے صاحب خانہ نہ داخل  
 ہووے اور اگر کوئی ملاوے کمانیکے لیے پس اگر شرابی رعیت اور محبت کی خاطر ہو جاوے اور اگر  
 بغیر رعیت کے سبب شرم و ضرورت کے کمانا ہی تو سجاوے اور بہانہ کرے اور اگر ہو کا ہوا اور  
 قصہ طعام کے کسی دوسرے کے گھر میں بغیر بلائیکے جلا جاوے تو مضامین میں کہ یہ مقول ہی ہے  
 خدا علیہ السلام اور صلہ رضی اللہ عنہم سے اور قصہ شریف لیجانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 ابو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کا ہوا ان میں معالی کے گھر میں مشہور ہی **ف** وہ قصہ یہی روایت کی  
 جو یہ کہ نہ کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایکن یا ایکرات کہہ سے پس انکامان ملے ابو بکر اور عمر سے  
 پس فرمایا کہ چہ چیز نے انکا لای تم دونوں کو تمہارے گھر وئے اسوقت یعنی کوئی چیز باعث ہوئی کہ  
 کی اسوقت باوجودیکہ عادت نہ تھی اسوقت کھانے کی کما دونوں یا دونوں کے ہوا کہ نہ کمانا ہی  
 یعنی شدت ہو کہ نہ کچھ آنحضرت نے قسم ہی اوس فط پاک کی کہ جان میری اوس کی تمہا

میں ہی اللہ کا نام لگاؤ اس چیز سے کہ کمالا تم دونوں کو لینے ہو کہ فراموشی سے نہ وہ دونوں ساتھ  
 حیات کے پیرائے کے ایک شخص کے ان انصاف میں سے کہ نام اور کمال ابوالہشتم تھیں لیکن ان کے وہ  
 اپنے گھر میں نہیں تھے پس جب کہ دیکھا حضرت کو ان کے بیوی نے کہا جہاں ابلا پس مایا کو نہ بولتے  
 کہ ان ہی فلاں اپنے خاوند تیرا کہا اوستے کہ گیا ہی بیٹھا پانی لائیکے لیے دے دے ہمارے وہ پیر  
 اندھی رہی تو کہ ان کے ان یا وہ انصاری اور دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت کے درو  
 یار کو اور کہا الحمد للہ نہیں ہی میرے برابر کوئی آجکل دن کہ اس کے گھر لے کر بیڑی بزرگ مہمان ہونا  
 کہا راوی نے پس کہا وہ انصاری اور لایا حضرت اور حضرت کے یاروں کے لیے خوش کچور کا کالہ آدین  
 کچورین نیم پختہ ہی تھیں اور خشک بھی اور تر بھی اور عرض کیا کہ گھائی اس میں سے ہوز لائے  
 چھری جانور فوج کرنے کے لیے پس فرمایا اس کو حضرت نے کہ وہ کایا جانور فوج نکلیا پس فوج کی اوستے  
 واسطے خوش کے اور حضرت کے یاروں کے بکری یں کہا انہوں نے بکری میں سے اور اس خوش کچور میں سے  
 لہریا یا یا یں پس چکر سے ہونے لگائے دینے سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر اور  
 حضرت عمر کو قسم ہے اس ذات مالک کی کہ جان میرے اس کے ساتھ ہیں البتہ ابوجہرہ و اس کے  
 ثم ادای شکر اس نعمت سے دن قیامت کے ان کا انکار تمہارے گھر و گھر ہو کہ نے اس پر ختم ہوا کہ ان کی بھی  
 حکم یہ نعمت افضل کی بہرہ وایت مسلمانوں اس حدیث سے کہی باتیں معلوم ہوتی ہیں ایک تو یہ کہ یہ حکم  
 کہ ہو کہ نے کمالا اتنی معلوم ہو کہ اگر جائز ہی ظاہر کرنا راجح و محبت کا دوستی سے درمیان چکر بطریق شکرہ اور عزم  
 اٹھا اور اظہار جہد کے ہوا و رد و سکر یہ کہ جب ہو کہ زد کی گئے اور مانع ہوتا شاطحما و مقولہ کالہ  
 ساتھ جہاد کے اور باعث ہوشوخی خاطر کے تو ٹھٹھ اور علاج اسکی دفع کا اگر ساتھ کسی سبب کے  
 باب با حرم اور می کرئی اسکے دفع میں جائز ہو کہ لازم ہوتا ہی اور جہاں ہی نزدیک نہ دوستی کے  
 طلب کرنا طعام کا اسے وقت تیقن کے ساتھ قبول کرنے لیکے یہ مختلف اسوقہ میں یہاں ہو کہ  
 محبت زیاد محبت کا ہی اور آبی یا کہ صحابہ دیہ ہو کہ سے حضرت کہ اس طرح ہوتے اور  
 دیکھنا بالاجمال راجح ہو کہ وغیرہ کا جائز ہونا اور ساتھ نورایتہ شود کہ یہ ہو کہ آوریہ جو کہ ان کے  
 انہی معلوم ہو کہ اس حدیث شکر کرنا وقت انہور نعمت کے کہ اور سختی اظہار غمی کا اور نہ ہمارے کہ  
 یہ ہی انہی معلوم ہو کہ اس حدیث میں کہ فرمایا ہے کہ لا اسیوہ بالی ہمارے کے اور ان کے سے لانا  
 اس حدیث کا کہ جو وہ اور یہ ہو کہ کہ جب یہ حدیث میں جو انہی معلوم ہو کہ کہ ان کے ان کے  
 میں جو تھا اور ہادی اور اس حدیث میں جو کہ لایا تو وہ معمولی اس حدیث کے عائد اور اس

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

نکرتے اس کے کہ موجب شک کی اور فراموشی کا ہی حال تھا جو نے اور یہ جو فرمایا کہ بوجھ جاؤ گی الخ یہ سوال حضرت  
 حقین بطریق توجہ و مزمزش کے ہو گا اور بعضوں سے واسطے احسان جتانے اور اہل نعمت کے دل سے  
 بہر تقدیر بہر نعمت پر سوال و پرسش ہو گی کہ اگر اسی شکر اسکے کا کیا یا نہیں فقال اللہ العافی آہ ہو کو کو جاوے  
 کہ اس حدیث میں تامل کریں کہ اپنے جیشو کا کیا حال تھا کہ کس طرح کا فقر اختیار کر رہا تھا اور کسی صارے تھے  
 ہم کو کون کا اگر ایسا حال ہو تو کیسی ناشکری کرنے لگتے ہیں روزی کے نہ مٹنے پر کیا اور کچھ ضروری چیزیں ملتی تو گھبرا  
 جاتے ہیں اور زبان شکر کی کھول دیتے ہیں اور اگلے بزرگ ہی پہنچ کر نہ تے اور بعض نہیں سے اس میں سے  
 کہ ہمیشہ ایک دوسرے کے گم جاتے تھے اور بد بچائی کسے و کفایت کیلئے تھے اسے اس پر کفایت کرتے تھے اور  
 مقصد کا مدد کاری اور ثواب لانا لوگوں کا اور کفایت وقت نہا اور اگر کسی دوست کے گھر میں آئے  
 اور اوسکی رضا جانے تو درست ہی کہنا اور اسکے گھر میں سے کیونکہ خوشی اوسکی منزلہ اذن کے ہی اور  
 مقبول ہی یہ اہل بزرگوں سے آیا ہی کہ کتنے ایک لوگ ایک بار کی سفیان گھر کے لئے سکونہ بابا پس دروازہ کھولا  
 اور دسترخوان بچھا کر کھانا نافروغ کیا پس سفیان نورنی آئے اور انکو اس حالت میں دیکھا کہ کھانا کھاتے  
 اگلے بزرگوں کا یاد دلاتی ہی ہو رہی کہ کتنے بکے لگ واسطے ملاقات ایک تابعدا آئے اور انکی گھر میں کچھ موجود تھا  
 وہ ایک دست کے گھر میں گئے اور اوسکے یہ چھانڈ میں دیکھا جو کچھ بابا آگے مہمان کے لئے آئے جہاں  
 آیا گھر میں تو اسے ملے باجر اسٹا سنی کہ کہ خوب کیا انہوں نے اور جب ملاقات کی اسٹا سے تو کھانا  
 کو ہی نہایت ہی بڑا کھانا کھاتے تھے اور ادا کھانا لایا آگے مہمان کے یہی کہ کھانا  
 نکرتے اور جو کچھ کہ حاضر ہوئے اوسے اور قرض نہ کرے اگر دشوار ہو کہ یہی کھانا سے ہی اور چاہے  
 کہ نہ کھانا کو باندھ کرے یعنی حقیقت میں اسکے پاس اچھی چیز موجود ہی اور بڑی چیز لے اوسے اور کہ  
 کہ یہ بے تحشی سے سے آیا ہوں بلکہ اس صورت میں اچھی ہی چیز لاوے اور اگر ایک کھانا ہو کہ آپ یہ  
 محتاج ہی اور اسکے لئے کچھ نہیں چاہتا لاوے اور کھانا یہی کہ موافق عادت سے زیادہ کرے  
 یہی کھانا سے ہی کہ عیال میطرف نظر کرے سینا اپنے بال بچے ہو کے مرتے ہیں اور لوگوں کو کھانا ہی  
 یہ کھانا دہری بات ہی مقول ہی کہ یہ زامیر الدینین حضرت علی رضی کی دعوت کی فرمایا کہ میں ناہار ہاتھ  
 شرط سے کہ بازار کو بھیانا اور جو کچھ حاضر ہوئے آنا اور رعایت عیال کو نہ چھوڑنا اور خلعت بعض  
 اگلے بزرگوں کی ایسی ہی تھی کہ جس جس کا طعام کہ کھاتے ہیں ہوتا کچھ اس میں سے  
 لے آئے اور بعضوں نے خشک روٹی اور بال پر کھانا نہیں کیا ہی یعنی دہی نے لے آئے  
 اور ادب مہمان اور ملاقات کرنے والے کا یہ ہی کہ جسکے نہ کرے کسے چیز کے لایا

حضرت  
 زکریا  
 علیہ السلام

اور اگر اسکو اختیار دین صاحب حظہ توجہ نہ کہ اسان ہوا اختیار کر کے کہ تمہیں خدا صلا اللہ علیہ وسلم  
 میں خیرین اسان اختیار کرتے تھے اور بعضوں نے کہا کہ کسانا میں قسم ہر بی شاعتہ فقہ اسکے بانیار یعنی  
 ائمہ کسانیکو مقدم رکھے ابجے کمانے پر اور ساتھ مسلمان ہمایوں کے باطنی طبعی شادان اور فرحان  
 اور ساتھ دنیا داروں کے کیاب اور ادب صاحب حظہ نکاحیہ ہی کہ بوجہ کمانے والوں سے کہ نکو کیا  
 مرغوب ہی اگر مومک منیا کرے کہ امین یا حیر غریبی والا بہودہ گولی نکرے کہ کی اگر حاضر ہو جائے ناخیر  
 بلکہ اگر حاضر ہوئے اورے والا سکوت کرے اور جو کمانا کر آگے یاروں کے نہ لاوے تو عین نکوے اس  
 اور کسی طرح بال بچو نکے لیے جو طعام نہ لاسکے بیان نکرے کہ امین رنج دینا ہی انکو اور بعضی طریقہ صوکی  
 کمانا ہی کہ اگر فقیراوسے کمانا آگے لاوے اسکو اور اگر گولی فقیراوسے سلسلہ بوجہ اور اگر عابداوسے  
 راہ مسجد کی کہ کما دیوے جان کہ ضیافت کی فضیلت بتائی ہی تمہیں خدا صلا اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیر  
 فیمن ۱۰ کما یصوم یعنی ہمدان نہیں ہی اس شخص میں کہ مہمان نہ کرے اور انکبار آنحضرت صلا اللہ علیہ  
 وسلم ایک شخص پر کدزے کہ ایک باس بھائیں اور اونٹنی بہت سے پس مہمان کی آنحضرت کی بعد از ان یک  
 عورت پر کدزے کہ وہ چند کریان رکستی علی پس بیچ کی ایک بکری واسطے آن ہو و صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا  
 سنا کہ وہ ہم اس مرد و عورت کے ہاں شکر کہ خلق اللہ تعالیٰ کے اللہ میں من جسا کو باسے حلت تک و  
 اور جو کجاوے نہ سے ف ظاہر اس مرد نے موافق اسبہ فقہ و ر کے خاطر داری کی اور اس عورت  
 باوجود کہ سنا غنی سے غلط داری کی کہ بکری بیچ کی اسکی حلت حضرت کو سنا آئی اور اس شخص کو سنا آئی اور اس شخص کو  
 امین یہ تہا کہ لو کہ دب سیکھ میں قدرت میں آیا ہی کہ ایک فوا آنحضرت صلا اللہ علیہ وسلم کے مان مہمان آتہ  
 اور گھر میں حضرت کے کچھ تہا نہیں فرمایا کہ فلا نے یہودی کے پاس جاو اور کہو کہ آج کی رات ہمارے  
 مہمان آئے ہیں توڑ اسانا فرض دیوے یہودی نے کما والہ میں نہیں دینے کا کہ کہہ کر دی رہا کہ  
 پس حضرت نے زہ ابی کر دیکھے لیے سچی اور مہمان داری کی کہتے ہیں کہ حضرت کے وقت موت تک وہ زہ یہودی  
 پاس گروی تھی اور حضرت برابر ہم غریب اللہ صلوٰۃ اللہ علیہم مہمان کے کمانا کہتا تھے بلکہ وہ دین کو تک پہنچ میں  
 مہمان کو خاتہ کی سے تھے اور بنیر سے گوشت جو ہا کہ ایمان کیا ہی فرمایا کمانا کہنا اور ہر ایک سے سلام علیک کر لی  
 یعنی یہ چیزیں ہی فضل حصوں ایمان میں سے کہ اہل جہانم دی ومان دی بہت بہت غلات یہود ہل ہی بہت **فصل**  
 چوتھی آداب ضیافت کے صحیح میں بہت حال تو میں وقت دعوت کے اور قبول کرنے کے اور حاضر ہونے کے  
 اور کمانا آگے لانے کے اور وقت کمانا کیے اور وقت جلنے کے کمانا کہ اگر آداب دعوت کے یہ ہے کہ دعوت  
 کرنے میں قصہ فرماو کہ کمانا کہتا تو اس سے مخور نہ ہو بلکہ مقصود رات چھانی اور مست بہت سست

اور اگر اسکو اختیار دین صاحب حظہ توجہ نہ کہ اسان ہوا اختیار کر کے کہ تمہیں خدا صلا اللہ علیہ وسلم  
 میں خیرین اسان اختیار کرتے تھے اور بعضوں نے کہا کہ کسانا میں قسم ہر بی شاعتہ فقہ اسکے بانیار یعنی  
 ائمہ کسانیکو مقدم رکھے ابجے کمانے پر اور ساتھ مسلمان ہمایوں کے باطنی طبعی شادان اور فرحان  
 اور ساتھ دنیا داروں کے کیاب اور ادب صاحب حظہ نکاحیہ ہی کہ بوجہ کمانے والوں سے کہ نکو کیا  
 مرغوب ہی اگر مومک منیا کرے کہ امین یا حیر غریبی والا بہودہ گولی نکرے کہ کی اگر حاضر ہو جائے ناخیر  
 بلکہ اگر حاضر ہوئے اورے والا سکوت کرے اور جو کمانا کر آگے یاروں کے نہ لاوے تو عین نکوے اس  
 اور کسی طرح بال بچو نکے لیے جو طعام نہ لاسکے بیان نکرے کہ امین رنج دینا ہی انکو اور بعضی طریقہ صوکی  
 کمانا ہی کہ اگر فقیراوسے کمانا آگے لاوے اسکو اور اگر گولی فقیراوسے سلسلہ بوجہ اور اگر عابداوسے  
 راہ مسجد کی کہ کما دیوے جان کہ ضیافت کی فضیلت بتائی ہی تمہیں خدا صلا اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیر  
 فیمن ۱۰ کما یصوم یعنی ہمدان نہیں ہی اس شخص میں کہ مہمان نہ کرے اور انکبار آنحضرت صلا اللہ علیہ  
 وسلم ایک شخص پر کدزے کہ ایک باس بھائیں اور اونٹنی بہت سے پس مہمان کی آنحضرت کی بعد از ان یک  
 عورت پر کدزے کہ وہ چند کریان رکستی علی پس بیچ کی ایک بکری واسطے آن ہو و صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا  
 سنا کہ وہ ہم اس مرد و عورت کے ہاں شکر کہ خلق اللہ تعالیٰ کے اللہ میں من جسا کو باسے حلت تک و  
 اور جو کجاوے نہ سے ف ظاہر اس مرد نے موافق اسبہ فقہ و ر کے خاطر داری کی اور اس عورت  
 باوجود کہ سنا غنی سے غلط داری کی کہ بکری بیچ کی اسکی حلت حضرت کو سنا آئی اور اس شخص کو سنا آئی اور اس شخص کو  
 امین یہ تہا کہ لو کہ دب سیکھ میں قدرت میں آیا ہی کہ ایک فوا آنحضرت صلا اللہ علیہ وسلم کے مان مہمان آتہ  
 اور گھر میں حضرت کے کچھ تہا نہیں فرمایا کہ فلا نے یہودی کے پاس جاو اور کہو کہ آج کی رات ہمارے  
 مہمان آئے ہیں توڑ اسانا فرض دیوے یہودی نے کما والہ میں نہیں دینے کا کہ کہہ کر دی رہا کہ  
 پس حضرت نے زہ ابی کر دیکھے لیے سچی اور مہمان داری کی کہتے ہیں کہ حضرت کے وقت موت تک وہ زہ یہودی  
 پاس گروی تھی اور حضرت برابر ہم غریب اللہ صلوٰۃ اللہ علیہم مہمان کے کمانا کہتا تھے بلکہ وہ دین کو تک پہنچ میں  
 مہمان کو خاتہ کی سے تھے اور بنیر سے گوشت جو ہا کہ ایمان کیا ہی فرمایا کمانا کہنا اور ہر ایک سے سلام علیک کر لی  
 یعنی یہ چیزیں ہی فضل حصوں ایمان میں سے کہ اہل جہانم دی ومان دی بہت بہت غلات یہود ہل ہی بہت **فصل**  
 چوتھی آداب ضیافت کے صحیح میں بہت حال تو میں وقت دعوت کے اور قبول کرنے کے اور حاضر ہونے کے  
 اور کمانا آگے لانے کے اور وقت کمانا کیے اور وقت جلنے کے کمانا کہ اگر آداب دعوت کے یہ ہے کہ دعوت  
 کرنے میں قصہ فرماو کہ کمانا کہتا تو اس سے مخور نہ ہو بلکہ مقصود رات چھانی اور مست بہت سست





کے کہ میرا دل نہیں چاہتا گناہیں اور بیچ ہو گا کہ وزہ دار کا دل بہن چاہتا روزہ توڑ لینا اور اگر بنا بظاہر چال کے قصد نفیض کا کرے جائز ہی بیٹھے شغلِ خارجہ چال سے سلام موتا ہی کہ وہ تلف کرتا تو اسکو دروغت کرے اور اگر افطار نہ کرے پس مہمان اسکی خوشبوئی اور مانند اسکیکے ہی اور اگر گناہ میں نہ بچوئے میں کہ بچا ہی حرام یا شبہ خراہ کا ہو تو نجاوے اور تحسین نہ کرے اسکا اور تفاوت اسکا اور تفاوت مراتب تقویٰ کے ہی اور ظالم کی دعوتیں نجاوے اور اگر زبردستی کھلا دین تو توبہ اسکا کھائے اور جس مجلس میں کچھ خلاف شرع ہو مانند فروش بیٹے اور ظروف سونے چاندی کے اور تصویر جاذر کے اور گانے بجانیکے اور چیرن لہو کے اور مانند انیکے وان نجاوے اور ظالم اور عیثی اور شیراز و رکتبار اور نوکرینوالے کے کہ میں ہی نجاوے اور دعوت کے قبول کرنے میں تھمد ثنائے خواہش میث کا نہ کرے بلکہ نیت صادق رکھے تاکہ آخر میں کرے یعنی نیت پیروی سنت نبی صلی اللہ علیہ کی اور اگر ایم مسلمان کی اور خوش کرنے مومن کی دہلی اور ملاحت کرنے دوستوں کی کرے کہ ہر ایک میں ان چیزوں میں سے ثواب بہت ہی اور دعوت کے قبول کرنے میں انظار شوق کا کرے اور جس کلام غرہ میں وہم جانا ہو نہ قبول کرنے کا دور نہ آئے اور بدعتی نہ کرے اور عمارت کسی مسلمان کی نہ کرے کہ مدد ان نیت پر ہی اور نہاج چیز میں بسبب نیت کے ثواب موتا ہی اور حکام مستحب میں جو جاتے ہیں اور طاعت میں بسبب نیت کے ثواب زیادہ موتا ہی اور حرام اور بی شرع دعوت نہ قبول کرے کہ بنت بیان تہذیبی سلام جس دعوت میں گناہ یا ناج رنگ و غیر ذلک ہو مان بینیت کرے کہ دعوت مستفیضی میں جاتا ہوں بینیت کام نہیں آئیکل مان نجانا چاہیے اور آداب حاضر ہوئیے دعوت میں بہرہ کہ دیگر آئی جن تاسبب کے لوگ نقد و کین اور ایسا جلدی ہی نہ آوے کہ گناہ طیار بنوا ہو کہ یہ ہیں قباحت کہ گناہی مگر یہ کہ گناہی نوالے سے کہ خصوصیت رکھتا ہو کاروبار کرنے کی اور حب آوے چاہیے کہ فی خبر نہ چلا آوے یعنی اذن طلب کے آوے اور اگر بہت سے لوگ جمع ہوں احتیاج خبر رنگینہ میں اور جب آوے کہبر آوے نہیں اور سلام علیک کرے اور نظر اید براہ و بر مجلس کے کرے شاید کہ کوئی سلام نہ تو اسے اسل کرے اور اسکو خبر نہوا و سبب حشت خاطر کسی سلام کا ہوا و رکتبار کھلا دے اور بالاشیئ نہ ہو نہی اور حمان جگہ پاوے جیسہ جاوے کہ سنت میں ہی اور اگر لوگ یا عت ہوں بالاشیئ کے عاجزی رک اور اگر کوئی بدل شوق ازراہ تعظیم کے اسکو اعلیٰ جگہ مٹاوے ششے اور قبول کرے اور اصرار نہ کرے کہ یہ جی خالی تلف سے نہیں اور جگہ لوگوں پر رنگ نہ کرے اور حمان کہ صاحب غلط اشارہ کرے ششے کا بیسہ جاوے مخالفت اسل نہ کرے شاید کہ آوے اپنے دین کو بترتیب مجلس خالی کہ موسیٰ علیہ

۱۰  
 ۹  
 ۸  
 ۷  
 ۶  
 ۵  
 ۴  
 ۳  
 ۲  
 ۱

او کی سیفت خطا و سبکی ہوگی اور سامنے مکان عورتوں کے نہ سمجھے اور باوقار اور بزم و راست  
 اور برطرف نظر کرتا رہے اور تہمان سے کہ گناہ لاتے ہوں اور میریت نزدیک تار سے کہ وہ بل جرس و  
 کی ہی اور بہت کلام مذکور اور اگر کجی بات کے ساتھ ہوش کے اور باوقار حال وقت کے کہے اور نہ جکا  
 شایا ہے اور اگر آیت کوئی بڑے مرتبہ کا میٹھا ہو آداب و سکار کے جیتک اسے کہہ نہ جو جس کے  
 اور اگر مشتاق اس کی بات کے ہوں تو چپ نہ رہے اور جو کہہ کہ لوگوں کے طبیعت میں اثر نہ کرے اور مخالف  
 او نہ کہ ہو سیکے جیتک کہ موافق شرع کے ہو اور یہ وہ گویا نہ کہے کہ یہ بہر حال ناپسندی اور اگر کجی خلاف  
 شرع دیکھتے منع اسے اور اگر اس کے موقوف کرنے پر قادر ہو موقوف کرو اسے ورنہ نہ پراوے اور  
 اگر جملہ ہی است حاضر نہ ہو تو بہتر ہی اور اگر فہم بیشمن کے خلاف شرع چیز موجود ہو صبر کرے یا کھلے آئے  
 اور اگر مقتدا ہو تو کھل ہی آتا بہتر ہی **ف** کتاب در المختار میں تفصیل اس مسئلہ کی ہوں کسی ہی اگر کوئی  
 دعوت کیا جاوے اور باوے وہاں کوئی کسب یا غنائی نہ راگ اور اس کو پہلے سے معلوم نہ ہونا  
 اس کا تو جیتہ جاوے اور کہا وے اگر کسب وغیرہ اس کا نہیں ہو اور اگر دسترخوان پر جو تو نہیں لایا  
 بیٹھا بلکہ کھل اوے اعراض کر کہ موجب قول اللہ تعالیٰ فَاِذَا تَفْعَلُوْا بَعْدَ الَّذِيْ لَمْ يَمْضِ مَعَهُ الْفُسْوٰہُ  
 الظلمین بہ اگر مکان میں تنہا ہو وغیرہ اور یہ وہاں بیٹھا پس اگر قادر ہو منع کرے اور اگر نہ قادر ہو  
 کرے اگر موقعہ ای اور اگر مقتدا ہی ہو اور قادر منع کرنے پر نہیں ہی تو کھل اوے اور نہ بیٹھا اس لیے کہ  
 اس میں عیب گناہی دین کہ لو کہ اگر مختار نہ ہو پہلے سے معلوم ہو کہ وہاں کسب وغیرہ ہی تو جوا ہی نہیں  
 اصلا برابر ہی کہ ہو مقتدا یا غیر مقتدا اس لیے کہ حق دعوت کا لازم ہوتا ہی بعد حاضر ہونیکے پہلے اس کی اور  
 اسے یہ بعد معلوم ہو کہ حق آلات لمو کے میں یعنی باجی وغیرہ حرام میں اور داخل ہووے آلات لمو  
 والوں پر نیز ان کو ٹھیک واسطے منع کرنے منکر کے کہا میں مسودے کے آواز باجون کی اور راگ کی اوگان  
 اتفاق کو دلیں جیسے کہ اوگانا ہی بانی کہا اس کو اور نیز از یہ میں لکھا ہی کہ سنا باجون کی اوگان حرام ہی جو  
 فرما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ سنا باجون کا معصیت ہی اور بیٹھا اس پر فسق ہی اور لذت  
 حاصل کرنی ساتھ اس کی کفر ہی یعنی کفران نعمت ہی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اعضا دلیں عبادت کے لیے  
 پس غیر عبادت میں صرف کرنا او کو کفران نعمت ہی نہ شکر پس واجب ہی یہ کہ بہر پر کرے اس کے  
 سے اور مخالف شرع اور ممنوعات مجلس سے یہ میں گستاخانہ جانے کا اور ظروف جانہ کیے اور جو  
 ہونا عورتوں سنہ کھلی ہو تو گنا اور آداب ضیافت سے یہی ہی کہ وقت آئے ممان کے قبرا اور  
 جگہ استسما کی تادے اور کہا نیکے پہلے جو نامہ و مہوتے ہیں کہلانے والا پہلے اپنے نامہ دہو وے

ہر روز روئے دھلاوے اور ہند کمانیکے اور لوگوں کے پہلے بلاوے اور ہر اے دھروے اور آداب  
 حاضر کرنے کمانیکے میں کمانیکے حاضر کرنے میں جلدی کرے کہ یہی مہمان کی تعظیم و خاطر دار تو  
 ہے ہی یہ غیر خدا ہے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ  
 میں سے جو کوئی کہ ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور روز قیامت برس چاہے کہ خاطر داری کرے مہمان کی  
 اور جسے کمتر آدمی اچھلکے سبب ایک آدمی کے انتظار نہ کرے اگر وقت موعود سے تاخیر کرے اسے  
 کہ حق حاضر ہو گا غالب ہی مگر یہ کہ کسی فقیر نے تاخیر کی ہو تو اس کا انتظار کریں تا وہ نکلتے خاطر نہ  
 یا وہ ایسا شخص ہو کہ اس کے انتظار میں حاضر ہو کر نوجوان اور کساناست شہداء کریں حاتم اصم رضی اللہ عنہ  
 فرمایا کہ جلدی شیطان سے ہی ہو گی پنج چیزوں میں جلدی کرنی سنت ہی نہیں کہ کمانیکے میں اور تجھ  
 و گھنیمت میں اور بارگاہ کے نکاح کر دینے میں اور دار دین میں اور توبہ کرنے میں گناہ ہوش و سہو  
 جلدی کرنی اور دیر نکاح کے کمانیکو کہتے ہیں اور تریب کمانیکے یہی کہ ابتدا مائتہ سوہ لگا کر  
 اگر موجود ہو کہ ازراہ حکمت کے یہ خوب ہی اسے کہ سوہ سیرج الہفتم ہی بس اسل عدہ میں ہونا سکا بیکر  
 اور قرآن میں اشارہ دی اور تقدیر سوہ کہ طعام پر جان کہ طعام اہل جنت کا ذکر فرمایا ہی و فَاَكْثَرُ  
 أَهْلًا يَخْتَارُونَ وَكَوْنَهُمْ طَيِّبًا كَيْفَ هُمْ فِي عِلْمِهِ خُذَانِ وَكَانَ كَالْبَيْتِ يَسِيرُ يَسِيرُ  
 جو کہ پسند کرے یہ اور گوشت جاوڑو کے لاوینگے جو کہ مرغوب ہو گئے انکو اور ہند از سوہ کے پس لانا  
 گوشت کا بہتر ہی کہ حدیث میں آیا ہی سَيِّدُ الطَّعَامِ كُفَّ عَيْنِهِ عَنِ الدَّرَكِ لَمَّا نَوَّكَاشَ بِيْ اَوْرُوْهُ كَمَا  
 کہ لطیف ہو پہلے کماوے تا حاجت دوائی لطیف سے ہو جاوے اور بہت نہ کمایا جاوے یعنی اسے  
 کہ بعد لطیف کے ہرے کمانیکو کہ میں چاہتا اور عادت اہل خواہش اور شہین کی برعکس کے ہی کہ کمانا ہر  
 پہلے کماوے میں تا رغبت لطیف بہت ہو اور یہ خلاف سنت ہی اور جہت کمایا چاہی اور اگر ابتدا اسے  
 ناک اور کار کے کہ بہتر ہی کہ اس میں نہایت ستر خوان کی ہی اور رغبت ہوتی ہی کماوے بلور دریاں  
 کمانیکے باقی مرد و شیرین موجود کریں کہ اسے بہتر کوئی نعمت نہیں اور عادت قدمائی یہی کہ سب طرح کے  
 کماوے کی بارگی ہی سے اسے اسے اور اگر کوئی طرح کے کماوے نہ ہوں تو ظاہر کر دینا اس بات کا سہی تکرار  
 ماحضی سے حاجت والی کریں اور منتظر نہ ہوں اور دیر ستر خوان جلدی نہ اوٹا دالے شاید کہ کمان  
 کوئی ایسا ہو کہ ہند اسکو حاجت باقی ہو اور بسب نرم کے اظہار کر کے کہ حاجت ریز فراموش کا سب سے  
 اب بیٹھا جاوے اور اسے کماوے نہ والے اور کہ اسے نہ کر دے اور یہ طریقہ اچھے بہتر کوئی نہ اچھا جانا ہی اور  
 چاہئے کہ کمانا بعد ضرورت کے لاوے کہ گوشت یہی ہر دے اور زیادہ حاجت سے نھر اور اسراف ہی حیا



مذموم وہی کہ واسطہ مغافرت و تکبیر کے ہو یہ حضرت شیخ عبدالحق نے شرح مشکوٰۃ میں کہاہی فصل  
**پانچویں** بیچ بنائے تھے ترقی کے کو شعلوں میں باب کے ہیں گناہا زار میں مکروہ ہی اسے لائق  
گواہی کے نہیں رہتا سبب ہونے اور کیلکے دلائل کریمہ الا انما لغی اور عدم مروت پر از بعضوں نے گناہی  
کہ یہ مختلف گناہی ساتھ اختلاف عادتوں شہروں کے اور حالتوں خصوصاً بعضوں کے سبب کہ مروت  
اور زیادتی حرص کے ہوتا ہی اور یہ مافقہ کریمہ الا عدالت کا ہی لینے اسے لائق گواہی کے نہیں رہتا  
اور بعضوں نے سبب تواضع اور ترکت تکلف کے ہوتا ہی اور قتل کیا گیا ہی یہ بعض صوفیوں سے اور  
ایک اٹکلے اور دو اٹکلے سے کماوے اور سنت یہی کہ تین اٹکلیوں سے کماوے لینے ایک اٹکلہ اور  
دو اٹکلہ ان کے پاس کی اور چار یا پانچ اٹکلیوں سے کماوے کہ دلائل کرتا ہی حرص پر اور کما گناہ  
بڑا گناہی گوشت کو اور گوشت کا ٹکڑا موجب ہمار کیا ہی او دو دو سکا دو ابی اور کما نا بجلی کا بدنگو  
گناہی اور پھنا قرآن کا اور کرنا مسواک کا بطعم کو دور کرتا ہی اور کما کر کوٹنا ہمار پیدا کرتا ہی اور  
رات کو کما نا بڈا کرتا ہی لمبو صبح کو کما نا ضعیف کرتا ہی اور پرہیز کرتا نہ رست کے لئے ضرر کرتا ہی سبک  
پرہیز کرنا ہمار کو ضرر کرتا ہی آباہی کہ محتاج بنے ایک طبیب سے بوجہ کہ ٹکڑا کو کھایا تاکہ اس کے کرنے سے  
ہم صیغہ کسی طبیب کی نہواو سنی کما کہ غیر جان عورت سے نکاح نکھا اور گوشت غیر جان جانور کا کما اور  
باد چرخانہ میں سے جو چیز تلی ہو کما اور دو ایندھن کے کما اور میوہ کہ کما نہ کما اور چٹائی میں بالہ کر اور  
جو کچھ خوش آوے اسے کما اور کما نے پرانی نہلی مگر کہ بعد دیر کے اور پست بہرہ پر کچھ کما  
اور ہشاش اور پانچا نہ نوک اور بعد دن کے کما نیلے سورہ اور بعد رات کے کما نیلے مثلاً کر چار چیزیں بدنگو  
قوی کرتی ہیں کما نا گوشت کا اور سو کما نا خوش ہر کا اور کثرت غسل کی بغیر جماع کے اور پناکتان کا کہ ایک  
قسم ہی کچھ کی اور چار چیزیں بدنگو شست کرتی ہیں جماع بہت کرنا غم بہت کما نا اور بت پانی مینا اور نہا پانی  
اور ترشی بہت کما نا اور چار چیزیں میانیکو قوی کرتی ہیں رو قبلا ہٹنا اور سر دینا سو سے وقت اور باظر کئی  
سبزہ پر اور لباس پاکیزہ پہنا اور چار چیزیں میانیکو گند کرتی ہیں دیکنا بنجا ستونا اور دیکنا سولے  
دینی ہو نہ کھائے جو کھل دیا گیا ہو اور عورت کے سر کو دیکنا اور قنول طرف پٹیر کر کے شٹا اور چار  
چیزیں قوت جماع کو زیادہ کرتی ہیں جڑیا کا کما نا اور اطفال کما کر کما نا اور پست کما نا اور چار چیزیں کما نا اور  
چار چیزیں عقل کو زیادہ کرتی ہیں ترک کرنا اس کلام کو کہ زیادہ ہو حاجت سے اور مسواک کرنا اور ساتھ  
عدا اور صلحا کے ٹھنڈا اور سونا چار قسم پر ہی چت سونا اور پھونا انبیا کا ہی کہ ٹھنڈا کرتے شیخ یہ کہ  
اسان مزجیکے اور دہنی کر دھت سونا اور یہ سونا عدل کا ہی اور عبادت میں اور یائیں کر دھت سونا اور یہ

[illegible]

۱۰۰

تھے ہیں چنانچہ اسی سبب سے کہ ابی بن عباس نے کہ تمام زمین برقی میں عبادت میں مگر نہ کھج کے اور نہ  
 جی تو یہ خلیفہ نہ تھا نہ ضعیف کے کہا ہی کہ صبر عورت سے نہیں کر سکتا اور نگاہی عداوت کے جب  
 شہوہ طلب کر سکتے ہی آدمی پر تو جانے رہتے ہیں اور ستے دو حصہ فعل اور دین کے اور حدیث میں آیا  
 کہ کجا و اذن عورتوں کے پاس کہ خاوندزگشتی میں اسے کہ شیطان جاری ہوتا ہی آدمیوں میں جگہ جاری  
 ہونے خون کے یعنی بہت تصرف کرتا ہی صحابہ نے کہا کہ آپ میں ہی یا رسول اللہ فرمایا مجھ میں ہی نہ کر  
 میری مدد کی ہی اللہ نے شیطان بریل اسلام لے آیا ہی یعنی تابعہ اور مرگیا ہی میرا تو بیچ کھج کر  
 اماں ہی واقع ہونے سے بلا میں روایت کیا ہی جا برضی اللہ عنہ نے کہ یہ خبر حاصل اللہ علیہ وسلم نے  
 دیکھا ایک عورت کو پس آئے اپنے گھر میں اور قصاص شہوت کی اپنی ایک بیوی سے اور فرمایا کہ جب اگل  
 اتنی ہی عورت آتی ہے صورت شیطان کے پس جب دیکھی ایک تہہ را کسی عورت کو خوش آوے جا ہے کہ  
 آوے ہی بیوی کے پاس ایسے صحبت کرے کہ اور مقول ہی کہ عہدہ امین عہدہ کراداد یعنی سی  
 سے سے اول اظہار رائدہ جماع کے کرنے سے واسطہ فارغ کرنے کے عبادت کے لیے اور اس سے  
 مستحب ہی فراغت کرنی کاروبار سے پہلے نازکے اور مقول ہی اولتے کہ وہ رمضان میں مارا  
 مکہ تین عورتوں کو خوش کرنے سے لینے جماع کرتے تے اور واسطی اسنی قاہدہ کے مسح ہی  
 کھج زیادہ ایک عورت سے اگر حاصل ہو تو فرغ خاطر ایک عورت سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے  
 فرمایا کہ کہیں امت؟ ہی کہ عورتیں بہت کہی اور شہوت عرب والو کو بہت ہی چاہیہ سبیلے صفی اول کے  
 کھج بہت کرتے ہیں اور صحابہ میں بہت لوگ ایسے تھے کہ تین جا بریوی رکھتے تے اور ایسے بہت کم تے  
 کہ دو جو ہونے کم کہیں اور اگر حاصل ہو محبت اور الفت ایک بیوی سے تو مستحب ہی ہاں النالیسے  
 اوکو چھوڑ دے اور اور کر سکتے ہیں کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے بہت کھج لیے تھے یہاں تک  
 کہ زیادہ دو سو عورتوں سے کھج کیا ہی کہی چار چار عورتوں کو ایک ہی عقد سے کھج میں لاتے تے اور  
 کہی چار عورتوں کو ایک ہی مرتبہ طلاق دیتے تے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسن  
 مشابہ ہی ہری صورت و ریت میں اور فرمایا آنحضرت نے کہ حسن مجھے ہی اپنی صورت و ریت میں اور جس ملک ہی  
 راضی ہو جو اس دن سب سے اور امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ بعد وفات حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جاؤ  
 کھج اور شران حسن کہتے تے اور سات روز بعد حضرت فاطمہ کی فات کے اپنے کھج کیا تھا اور مدار کج کر یا اولی اور  
 اکھا اور کج کر یا اولی شہوت کے ہی کہہ کر علاج بقدر وضع کے ہوتا ہی اور وادہ تھی کہ اور فراموشی کی ہی ہر کج ہر  
 بات حاصل کرے والا زیادہ اور فائدہ کھج کا یہی ہی کہ کھج سے است نفس اور انت ہوتی ہی اب بیٹھے ہیں

ہو چکا اور سب کچھ اور سب بولنے کے اونٹے اور اسے قوت نفس کو حاصل ہوتی ہی عبادت پر  
 کسو اسلے کہ عبادت مخالف نفس کے ہی اور ہمیشہ عبادت میں مشغول کرنا نفس کا بڑا دوست ہو جب سچ و ملا  
 ہی پس فرخ کرنا نفس کا بھنے و تو نہیں سب فرحت و نشاط کا ہی اور ہو سکتا ہی کہ یہی حکمت ہو اس میں کہ مکر وہ  
 کی گئی ہی نماز بعضی و تو نہیں اور تفریح و قیل و لعلست ہی یعنی شاد و پر کو جو نماز مکر وہ ہو گی اور قیل و  
 مست تو اسی سب سے کہ نفس خوش ہو کر قوت عبادت کی حاصل کرے پس ہی بات نکاح سے حاصل  
 ہوتی ہی امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہی رَوَّحُوا الْقُلُوبَ سَاعَةً فَكَمَا إِذَا أَكْرَهَتْ  
 عَمَلَتْ یعنی آرام پہنچاؤ و لو کہ ایک ساعت کیوں کہ جب جبر کیا جاتا ہی دلون پر تو اندہ ہی ہو جانے میں  
 حدیث شریف میں آیا ہی کہ ایک جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر  
 آپس میں باتیں حصول نفع تجارت آخرت کی کر رہے تھے کوئی کہتا تھا کہ میں تمام رات جاگا روگا اور کوئی  
 کہی تھا کہ میں ہمیشہ روزہ رکھا کروگا اور کوئی کہتا تھا کہ میں عورت پاس ہر کر جاؤنگا تلے میں آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم سنتے ہوئے باہر آئے اور پوچھا کہ کیا کہہ رہے ہو تم قسم ہی اللہ تعالیٰ کی کہ میں بڑا  
 پر نیک کار ہوں آدمیوں میں نزدیک خدا تعالیٰ کے اور حال میرا یہ ہی کہ کما تا ہی ہوں اور روزہ ہی رکھتا ہوں  
 اور نماز ہی پڑھتا ہوں اور سونامی ہوں اور عورتوں کے پاس ہی جاتا ہوں اور زیادتی ہر جگہ ہوتی ہی  
 یعنی تم جو اتنی عبادت تو کیا ارادہ رکھتے ہو اچھا نہیں کہ باعث تمک جاتے نفس کا ہی عبادت ضرور  
 سے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حَبِيبُ اِيْمَانٍ ذِيْ سَاكُنٍ كَلْتُ الْعَلِيْبِ وَاللَّسَاءِ وَفِي  
 عِيْنِي فِي الصَّلَاةِ مَحْبُوْبٌ يَنْجُو دِيْنًا تَمَارِيْے تِيْنِ جِيْرِيْنِ نَوْشِبُوْ لَكَاْں اور عورتیں اور بندگان  
 میری آنکھوں میں نماز میں ہی یعنی نہایت فرحت ہوتی ہی نماز میں بسبب حضور رب العالمین کے اور یہ  
 فائدہ نکاح کا یعنی خوش ہونا نفس کا اور اسے حاصل ہونا قوت عبادت کے لیے عام نہیں ہی کہ جس کے تعین  
 اس لیے کہ ایسے آدمی کم ہیں کہ قصد نکاح میں یہ ہو بلکہ اکثر قصد و لکا دفع کرنا شہوت کا ہوتا ہی اور یہ  
 ہی کہ یہ فائدہ کچھ نکاح ہی میں منحصر نہیں بہت آدمی ایسے ہیں کہ دیکھنے سے پانی اور سبزہ وغیرہ کے  
 لہنے دیکھ خوش کرتے ہیں پس وہ محتاج سبزہ ہیں نفس کے خوش کرنے میں مصابحت عورتوں کے چمکتے  
 ہونامی یہ ساتھ اختلاف احوال اور اشخاص کے یعنی کہ یہ کسی چیز سے خوش حاصل ہوتی ہی اور کسی کو کسی  
 چیز میں اور یہ فائدہ نکاح کا یہی کہ اس سے فراغت و لکھ حاصل ہوتی ہی کار و بار مکر اور کمانے کا نیک سے  
 مکر کو اگر آپ ہو جو کمانے کا اور شاد سے تو اکثر اوقات مکر اور اوقات ضائع رہے پس نہایت نیک مد  
 اگر ہی امور دین میں نہ کہ ضلالتی ہی ان میں اس لیے واسطے ابوسلیمان دار احمد اللہ تعالیٰ فرمایا ہی



اَلرَّوْحَةُ الصَّالِحَةُ لَيْسَتْ مِنَ الدُّنْيَا وَاقَامَتْ نَفْسُكَ لِلْآخِرَةِ مِثْلَ عَمَلٍ نَبِيكَ جَوْدِيَا  
 نین ہی کیونکہ افسوس سے فراغت حاصل ہوئی ہی واسطے کار آخرت کے اور بعضوں نے چچ قبر  
 کہتے ہیں اِنْتَانِ الدُّنْيَا حَسَكَةَ کے کہا ہی کہ مراد حسد سے عورت صاحبہ ہی اور حضرت عرض فرمادے  
 نے فرمایا ہی کہ بعد ایمان کے بہتر کوئی بخت عورت صاحبہ سے نہیں اور حدیث میں آیا ہی کہ فضیلت  
 میری آدم صلوات اللہ علیہ پر دو درجہ سے ہی ایک یہ کہ میری اوکلی باعث کناہ کی ہوئی اور میری بیان  
 مددگار میں طاعت پر دو درجہ سے یہ کہ شیطان اوکلی کا فریاد اور شیطان برا سلسلہ ہی اور یہ فائدہ  
 ہی مخصوص ہی ساتھ بعض مخصوص کے جو ایسا جو کہ کوئی سر انجام اسکے امور کا کرنا انسانوں تو اللہ اسکو نکاح  
 میں یہ فائدہ ہی والا نہیں اور اسی فائدہ کے واسطے سبب نین ہی نکاح کرنا دو عورتوں اور زیادہ  
 کیونکہ یہ اگر سبب پنج اور ملال کا اور نیک کا کہہ کے کاموں میں ہی اور خلاف کما ندرات سے ہی اور فائدہ  
 نکاح کا یہ بھی ہی کہ اوسے مجاہدہ اور ریاضت نفس کی ہوئی ہی سبب ممبر کر نیکی اور اذیتوں اور بد خلقی اور  
 کج فہمی میری کے اور سبب خیر گری احوال و نیکی اور موجودہ کہنے اسباب سناش کے اونکے لیے اور صبر  
 کرنے سے اید اوں پرست ہی ثواب ثنائی اور فضیلت پیشا رہی اسکے اور میرے ممبر کا بند ہی اور جہاں حمیدہ  
 اور اخلاق پسندیدہ و پیروں اول الغریم حلیم السلام کہنے ہی کہتے ہیں کہ کتنے ایک آدمی حضرت یوسف  
 علیہ السلام کے ہن ممان آئے ہیں انہوں نے علوم کیا کہ ہر بار جانے اور غلطی میں حضرت یوسف پرانا یاد  
 بت پائے جاتے ہیں اور یہ بت سکوت اور صبر کرنے میں اون لوگوں کو کئے حال دیکھنے سے تعجب ہوا  
 حضرت یوسف نے کہا کہ تعجب کرو کیونکہ ہی اللہ تعالیٰ سے عرض کیا تاکہ اللہ جو ملاوہ عذاب کہ مجھ  
 آخرت میں کرے تو میں کرے کہ مجھ کو عمل بلائی آخرت کا نہیں پس حکم ہوا کہ عذاب نیراہی ہی کہ فلاں کی  
 سے نکاح کر پس نکاح کیا میں اور اب اوکل اید پر صبر کر تا ہوں اور صبر کرنے میں انکار نفس ہی اور اچھا  
 کرنا خلق کا اسلئے کہ اکیل کی اور صاحب اچھی خلق والو کی نہیں نخلی ہی جہاں باطن کی اور ظاہر نہیں  
 جوتے ہیں عیب نفس کے پس واجب ہی چلنے والی راہ آخرت پر کہ آزما دے اپنے نفس کو ساتھ لیٹے  
 ریاضت کے اعادة پڑے ممبر کر نیکی اور سعدی ہوئی اخلاق اوکا اور مراض ہوا و کا نفس  
 اور یہ فائدہ ہی مخصوص ساتھ اون لوگوں کی ہی چلتے ہیں وہ مجاہدہ کی اور حسن خلق نہیں رکھتے اصل  
 خلقت میں یا ریاضت پسلی سے نہیں حاصل کرتی اور جو کہ محتاج نہیں ہیں اسکے سبب اپنے جوتے اصل  
 خلقت کے یا پہلے مجاہدہ کے پس انکے حق میں نکاح کرنا مفید نہیں اس سبب کہ اوکا اور سکور ریاضت اور فکر  
 کرنی علوم میں اور مجاہدہ کرنا ساتھ اور ظاہر نہ کہ کافی ہیں اور نکاح کا فائدہ یہ بھی ہی کہ اسکے سبب



معیشت کے اور یہ فائدہ ہی مخصوص ہے یا سائر اہل عبادت کے کہ ان کے سب سے اعمال ظاہر کے  
 کوئی تغیر عبادت اور خواہ اس لیے کہ یہی عبادت تو نہیں ہے ہی بلکہ یہ عبادت نفسی ہی اور نفسیات  
 عبادت متعدی کی اور عبادت لازمی کہ شکاری اور جنگجو کہ حاصل ہو یا بطن اور فکر اور علم و  
 اور کائنات ہو تو نہیں نفع و دنیا اور سکون فائدہ اس کے علم و انجیل عبادت ہی اور اس کے فائدہ ہی  
 کہی ہی علم دین کے سکھانے اور سب کے گناہ پر عبادت نفس کے اور فائدہ علم کا عام ہی تمام حیات کے لیے  
 اور افضل ہی حاصل کرنے فقہ کے سے واسطے عیال کے اور فائدہ کساح کا یہ ہے ہی کہ بہت ہوتا ہی  
 اسے کتب عقیدہ اور اوستے حاصل ہوتی ہی قوت بازہ اور زیادہ ہوتی ہی غوث اور دروہ ہوتی ہی دولت  
 کہ سب نفع شر اور سلامتی کے ہی آفتوں سے چنانچہ اسی سبب کہ اسی علما نے دل میں لانا صحر کہ شیت  
 ذیل ہوا کہ کہ نہیں کوئی مدد کار اور سکاد و یہ باعث فراغت ال اور جمیع خاطر کا ہی بنی جانا جائے  
 کہ کساح کے ان فائدہ میں سے کیا ان کرنے سے معلوم ہوا کہ جو فائدہ ان فائدہ وغیرہ سے عام اور مفید ہے حق  
 وہ یہ ہے کہ لاویا ہوتی ہی اور محفوظ رہنا ہی آفت شہوت سے اور آفتین کساح کی متعہ میں ایک یہی  
 کہ آدمی عاجز نہ رہے کسب حلال سے اور حاصل کرنا حلال کلمت شہوت اور یہ خصوصاً اس زمانہ میں لطف لغت  
 حدود وغیرہ کی اور اکثر احکام شرع کے مفقود ہیں پس کساح سبب انظار اور واقع ہونا حرام میں ہی اور اکثر  
 بلاکت اس کی اور اسکے ان کی ہی اور مجرم و اس میں ہی اس بلا سے حدیث میں آیا ہی کہ لاویا جہ کہ پیش آوی کہ  
 کہ کو روز قیامت کے اہل ذرا ولا اس کی ہی پس کلمہ کریں گے اس کو آگے خدا بقال آگے کہیں گے با خدا جہ  
 اوستے لے کہ اسے تعلیم کتب کو احکام دین کی اور کلمہ یا حکم مال حرام سے اور ہم بخانتی سے اور یہ ہی  
 حدیث میں آیا ہی کہ ایک بندہ جو گا کہ اس کے لیے مانند پیاروں کے نیکیاں ہونگی یہ سوال جائیگا  
 اوستے رعایت کر بن عیال کیسے اور کسب کرنے مال کیسے کہ حرام تھا یا حلال پس جاتی رہیں گی نیکیاں اس کی  
 اس مطالب میں پس فریاد کریں گے فوشے کہ یہ شخص وہی کہ لکھی نیکیاں اس کی ان عیال اس کی اور پیغمبر اصابہ اللہ  
 وسلم نے فرمایا ہی کہ قنات کو آدمی کے لیے کوئی گناہ بڑا زیادہ جہاں تامل سے نہ کیا جہاں کر کے ان عیال  
 تعلیم کیا اور وہ جاہل رہیں گے تو یہاں سے حق میں کہ گناہ ہی اور یہ آفت عظیم ہی کہ بت ہی لہم سی تجارتی  
 مکر وہ نفس البجبات یا ہی کہ مال حلال کہتا ہو یا کسب حلال کرنا ہو اور قنات کرنا ہو اس پر یا کسب  
 کہ گناہ جو مانند لائے مکرہوں کے اور شکار کرنے کی وغیرہ لک اور کوئی خرفیہ ایسا کہ گناہ کہ شعلی سار  
 بادشاہوں اور اطوائے کوئی یا ہی کہ ایک درزی سے لے ایک بزرگ سے ہو چہا کہ پادشاہ کا سیاستا جو ہر  
 یا یہ ہی مدد کار اطوائے میں سے ہو چکا یا نہیں فرمایا کہ مدد کار اطوائے کا وہ ہی کہ شعلی اور

میان ان میں

واکا اسے تیری نانہ بیجا اور تو خود عین ظالم ہی اور کہتے ہیں کہ ایک شخص نے سفیان ثوری  
 رحمہ اللہ علیہ کو بادشاہ کے دروازہ پر بلکالہ کہہ کیا جگہ بیٹھنے کی ہی فرمایا کہ ہرگز نہ یہ عیال میں  
 قلعہ نہیں دیکھی ہی یعنی خبر گیری عیال کی محکوم باعث گرفتاری اس بلکہ بول ہی اور سیاسی آؤنے کے  
 علمائے کما ہی کہ نسل ہمارے زمانہ میں مجذوریابی و ف ستقول ہی ابن عباس سے کو نقل کیا آخرت  
 صلہ اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ رہتا ہی جنگل میں سخت تل بہتا ہی یعنی سبب کم ملنے کے لوگوں سے  
 اور سبب ترک کرنے جماعت کے اور جو شخص کہ چھپے ہمارا شکار کے غافل ہو اپنے ہی اعتوں سے  
 اور سبب ہوا وقت غلبہ و درہم سے اور جو شخص یا سلطان کے پاس فتنہ میں ڈالا گیا ہے اسلے کہ اگر بوقت  
 رہتا ہی اور سبب ہر امر میں تو خطرہ ہی دین میں اور اگر مخالفت کرتا ہی اس کے تو خطرہ ہی جان پر نفل کی  
 یہ امر اور نہ ہی اور فتنائی سے اور بیچ روایت ال ۱۰ اور دے کی کہ جو شخص ہمارا سلطان پاس فتنہ میں  
 ڈالا گیا اور ہمیں زیادہ کی کسی بندہ نے سلطان سے نزدیک ملکہ زیادہ کی انتہ سے دوری مشکوۃ  
 میں ہی اور آفت نفل کی یہی ہی کہ تصور کرتا ہی آدمی ادا کرنے حقوق جو تو نہیں اور تصور کرتا ہی  
 عمر کرنے میں اور نفل اخلاق پر یہی ہی نفل نظر ہے اس لیے کہ کیا سبب کہ ہر کسی سے جو حق کے حقوق  
 رعیت اور احوال اوہ کے سے فرمایا انحضرت صلہ اللہ علیہ وسلم نے جنگلہ کراچ و حکم مسنون  
 رعیت میں تم سب رعیت رکھنے والے ہو اور تم سب پوچھے جاؤ گے اپنی رعیت سے ف بیدار  
 حدیث مشکوۃ میں بخاری مسلم سے ہوں نفل کی ہی خبر دار ہو سب تمہارے نگہبان رعیت کے میں اور تم  
 سب پوچھے جاؤ گے اپنی رعیت سے پس لام جو حاکم ہو کہ کوں رہ نگہبان ہی اور وہ سوال کیا جاوے احوال رعیت  
 اپنی سے اور مرد نگہبان ہی اور ہر والدین اپنی کے اور وہ سوال کیا جاوے حقوق رعیت اپنی سے اور عورت  
 نگہبان ہی اور ہر خاوند اپنی کے اور فرزندوں اوہ کے اور وہ سوال کیا دے گے حق اوہ کے سے اور غلام رک  
 نگہبان ہی اور مال مالک اپنی کے اور وہ سوال کیا جاوے اسی خبر دار ہو سب نگہبان ہو اور تم سب مال  
 کے جاؤ گے رعیت اپنی سے انتہی ف راعی کہتے ہیں نگہبان اور امانت دار کو بیچ اوس خبر کے  
 کہ اس کے تصرف میں ہی پس لازم ہی اسکو ادا کرنا اوہ کے حق کا اور یہ موجود ہی سب میں اگرچہ حقوق مختلف  
 ہوں اور اس حدیث میں نصیحت ہی سب کے لیے چ رعایت حقوق کے اور خبر ہی اس پر کب پرچی  
 جاوے گے اور نگہبان علمائے کہ ہر شخص نگہبان ہی اور اعضا اور جو اس لیے کے ہی اور وہ پوچھا جاوے گا  
 احوال اوہ کے سے کہ ان استعمال کیا تھے اوہ کو اور سطح استعمال کیا اور حدیث میں انکو نہ دکر کیا اسلے  
 کہ ظاہر یہ نگہبان شیخ عبدالحیج اور سید جمال الدین نے شرح مشکوۃ میں اور حدیث میں ایسی کرنا غلط

اپنی عیال سے منزلہ غلام بہاگے ہوئے کسی کی کہ قبول نہیں ہوا اسے کوئی جزو قسم نماز اور روزہ اور حج  
 سے مانتا کہ رجوع کرے طرف اُنکے اور قصور کرنا والا انکے حق میں اگرچہ عاجزی لیکن حقیقت میں غائب ہو کر  
 یعنی یہی منزلہ غلام بہاگے ہوئے کسی کی جو کہ اوپر مذکور ہوا اور آدمی عاجزی یعنی ادا کرنے کی قسم لے لے  
 چر جائے ادا کرنا حق عیال اور یہی تا عذر بعضے شائع کا بیچ ترک کرنے کی کھج کے اور اختیار کرنے مجبوری سے  
 مانند ابراہیم اور اسماء اور بشیر ابن حارث رضی اللہ عنہما کے اور یہ کہ فتنیں اگرچہ خطر عظیم رکھتی ہیں لیکن یہ نسبت  
 پہلے آفتوں کے کم ہیں اس لیے کہ خوش گذرانے ساتھ عورتوں کے یعنی نیک خلقی سے اوکے ساتھ رہنا  
 اور اُنکے حق ادا کرنے آدمی سے ممکن ہیں کہ ہو سکتا ہے لیکن طلب کرنا حملہ کا تمام حالتوں میں نہایت  
 مشکل ہے اور آفات کھج کی سے یہی ہے کہ اہل اولاد اکثر خالتوں میں غافل کرنا ہوا ہے میں اللہ سے سوال  
 باعث ہیں طلب نیابہ اور بہت سے جمع کرنے مال پر اور طلب کرنے مال پر اور فریضہ کرنے پر کہ ہم کثیر اولاد  
 میں اور جو چیز کہ غافل کرنے میں حق سے آفت نہی فرمائی تھی سبحانہ تعالیٰ نے اَلْأَمْوَالُ وَالْأَنْفُسُ زِينَةُ  
 الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ مِّمَّا يُضَاعَفُ یعنی مال اور اولاد زینت میں زندگانی  
 دنیا کی اور نیکیاں باقی رہنے والی بہتر ہیں نزدیک پروردگار تیر کیے اور مرد ہمارے اسے بیان بہر  
 نہیں ہے کہ وہ باعث ہوتے ہیں اوپر بڑا کتاب حرام کے اس لیے کہ اسکا ذکر تو اوپر ہو چکا ہے بلکہ اور یہاں  
 کہ کثرت کرنے جین کی چیزوں میں اولاد تو نہیں اگرچہ سیاح و مسرور ہوں یہی مانع ہیں دوام ذکر سے  
 اور فراغت دل سے اسلئے کہ اکثر نسل و سوانح کہ سبب قصور دین کے ہیں پیدا ہوتے ہیں اہل و  
 اولاد سے کہ شب روز اُنکی فکر میں رہنا ہی پر ضائع ہوتا ہے وقت باطل چیزوں میں اور باعث ہوتا ہے  
 مذمت کا اور اسی سبب سے ابراہیم اور اسماء رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جسے عادت کی فضا میں سے  
 ہویکے ساتھ سوئیکے اوپر تیر کر کہیکے کام نہیں ہو سکا اور انوسلمان انارانی نے فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ نے حج  
 رکھنے کے لئے اَللَّذِیْنَ یَعْنُونَ جِسْمَ یُوحٰی سِلِّیٰ کُلِّ طَرَفِ نِیَاکَ کے اور فرمایا کہ نہ کھنا ہے نہ کیسولہ ہے یا رہیں  
 کہ یوحی ہو اور اپنے حال پہلے پر قائم رہا ہوا اور حسن بعدی کے لکھا کہ جب چاہتا ہے اللہ کی پہچانی  
 بندہ کو غافل نہیں کر سکتے اور سکواہل مال حق سے اور غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اخیر زمانہ میں  
 ایک وقت آویگا کہ ہلاکت آدمی کی اوپر مانند مان اور باپ و بیوی اور فرزند اسکیے ہوگی کہ سرزنش کریں  
 اوکو محتاج بلکہ اور خلیفہ دین کے ایسی چیز کی کہ طاقت نہیں کہ متا ہو گا پس گرفتار ہو گا وہ ایسی جگہ کہ  
 جاتا رہے گا دین اوکا پس ہلاک ہو گا نفوذ باللہ سرخ لک یہی بیان فائدہ دار اور آفات کھج کا پہلے ہر  
 ہو کہ مراد انہیں حکم کہ تیر شخص پر مطلق کہ کھج افضل ہے یا مجبوری نہا لکھن یہی کہ اس میں تفصیل ہی کہ بعض

کے لیے افضل ہی اور غیر کے لیے نہیں اس پر صدق سنت اسے کو چاہیے کہ منقطع فائدہ نادر آفتون نکاح کے  
 کرے تاہم ایسا آخرت سے اور شاد سے اور توفیق اللہ کے ماتہ ہی **ف** مولانا عبد الغزیز الیہ رحمہ اللہ نے  
 اس مقام کی تقریر خوب مختصر اور ب مع کلمہ ہی ہوا وسط قطع بنائی مسلمانوں کی میان کلمہ جاتی ہیں کہ فائدہ  
 نکاح کے پہنچانے میں کہ ہونا شہوت کا اور بندہ و گت ہونا گاہ کا اور کرکٹ کھیلنے کی اور مجاہدہ نفس کا سبب بخیر  
 کرنے ہوئی اور عیال کے اور پیدا ہونا فزہ صلیح کا اور آفات نکاح کی جہنم میں عاجز ہونا طلب حلال سے  
 اور فراخی کرنی عام میں اور قصور ہونا ادای حقوق عورتوں کے میں اور قصہ کرنا عورت کی بد اخلاقی پر  
 اور اطمینان دینا عورت سے اور باز رہنا سبب بیوی اور اولاد کے حقوق اللہ تعالیٰ کے سے پس اگر نہ ہو  
 ہوں فائدہ اور جمع ہوں آفات تو مجبور رہنا افضل ہی اور اگر مقابل ہوں دو لوہا میں سے فائدہ اور آفات ہوں  
 ہوں تو جس چیز سے دین کی باتوں میں زیادتی ہو اسکو ترجیح دی جاوے مثلاً نکاح کلمہ سے شہوت کہ ہوتی ہی  
 اور نکاح کرنے میں خلل دینی سبب کی صبر نہیں ہو سکے کا عورت کی بد اخلاقی پر تو ترجیح نکاح کو ہی اسلئے کہ نکاح  
 اگر نہ تو زمانہ میں گرفتار ہو کا تمام ہوئی تقریر مولانا عبد الرحیم کی اور در اعتماد وغیرہ میں لکھا ہی کہ نکاح کرنا وحی  
 وقت توفیق یعنی غیہ شہوت کے اور اگر یقین ہو کہ بغیر نکاح کے زمانہ میں گرفتار ہو جاوے گا تو فرض ہی اور اگر راجب  
 نہ فرض اوس صورت میں ہی کہ مالک ہو مہر اور نفقہ کا اور اگر مالک نہ ہو مہر اور نفقہ کا گناہ نہیں ہی ترک کرنا  
 اور نہ اور روزہ رکھنا شہوت شاد سے اور سنت ہو کہ وہ ہی حالت اعتدال میں یعنی قدرت رکھنا ہو  
 وطن کی اور نفقہ دینے کی پس اگر نکاح کرنا ہی ساتھ ترک کرنے نکاح کے اور ثواب یا جانا ہی اگر نیت کرے  
 سبب کی زنا سے اور بھی ہو نیکی اور کوئی عبادت ایسی نہیں ہی کہ مشروع ہو حضرت آدم کے وقت سے  
 اب تک اور بہر جہت میں ہی باقی رہے سوای نکاح اور ایمان کے اور نکاح مکروہ ہی وقت خوف ظلم کے  
 یعنی اگر خوف ہو اسکا کفر یا جہل ہو یا بیوی بڑی یا دنی کرونگا اور جہل گیری اوسکی نہیں کر سکتے کا تو مکروہ ہی اور اگر  
 یقین ہو ظلم کرونگا تو حرام ہی نکاح کرنا **فصل دوسری** میں بیان آداب احوال کے کہ واجب ہی رعایت انکی  
 نکاح میں جانا چاہیے کہ وہ آداب کہ واجب ہی رعایت انکی بعد رعایت انکان اور شرابہ نکاح کے کہ تقییر  
 ہے بعض اور میں سے تعلق میں نکاح کرنا لیکھا اور بعض متعلق میں ہو سکے کہ وہ جو متعلق میں نکاح کرنا لیکھا وہ  
 یہ ہیں کہ قصد کرے نکاح کرنے میں اتباع اور اجرائی سنت کا اور پیدا ہونا اولاد کا اور محفوظ رہنا نطفہ کا اور حرم  
 اور قصد کرے اور سارے فائدے کہ جو اوپر ذکر ہوئے تاکہ وہ نکاح اعمال آخرت سے ہونہ نری تمکاش  
 نفسانی اور قصدا شہوت کہ یہ داخل اعمال دنیا کے ہیں اگرچہ اوسکی میں ہیہ حاصل ہو جائے ہیں لیکن  
 چاہیے کہ خواہش تالیف حق کی مہر اور چاہیے کہ پہلے نکاح سے احوال مرد و عورت کا پس میں ہو چلیں

کہ اسکو بہت دخل ہی شوق و لطف میں چنانچہ اسکیلے سو فی و مگر یہ لینا مرد کا عورت کو پہلی کھاج کے اور چوڑت  
 و اسوال کہ متعلق ہیں بھال پوی کے اور میں وہ ایسے کہ ہونا کھاج موجب عیش و حاصل ہونے فوائد کا ہی نہیں  
 بڑی چیز ہے بلکہ ہر بالغ بشری کے یہی کہ عورت عفت و پارسائی رکھتی ہو کہ بہرہ قدم ہی اس پر اور مقصود و مصلی  
 یہی ہی اس لیے کہ سست ہونا عورت کا دین میں اور ہر وضع ہونا اسکا سیلہ و رانی اور منہض ہونی عین  
 مرد کا ہی بسبب غیرت اور رشک کے اور اگر باوجود جود و منہض ہونے حسن جمال ہی کہ بہتی ہو تو اور ہی بدتر ہی ہوگا  
 جو ہر تہائی تو صلی و سکی حدائی پر نہایت شہد ہی اور اگر منہض کر رہی تو باعث تشویش دنیا کا ہی اور اگر سست  
 رہتا ہی تو بسبب عذاب خرت کا ہی حدیث شریف میں آیا ہی کہ جو کوئی کھاج کرے ایک عورت سے بسبب مال  
 اور جمال و سکے کے نہ مال باور کھانہ جمال اور جو کوئی کھاج کرے بسبب دین کے مال ہی باور کھانہ اور جمال ہی  
 باور کھانہ اور جو کھانہ کہ واجب ہی رعایت و سکی منگو حرمین حسن خلق اور نہ صلت نیک ہی کہ یہی موجب فرائض و  
 اور خوش گزرائی کا ہی اس لیے کہ عورت بدخلق خدا تعالیٰ کے عذابوں میں منہضی اور مصاحبت اور سکے ہر امر  
 عذاب و ج کی ہی ہمت زنانہ و در سرائی مرد کو نہ ہمدردین عالم ہست و رخ او نہ زینار از زین ہر زمانہ  
 و قار ہنا عذاب اندازہ اور ضرر اور کھانہ نہی منع سی اور کلام عرب میں آیا ہی کہ لا یشکک انساناً و لا  
 مملکۃ ولا حاکمۃ ولا حاکمۃ و لا حاکمۃ و لا حاکمۃ یعنی نہ کھاج کھانہ و نہ کھانہ کھانہ و نہ کھانہ کھانہ  
 اور رعایت اور نہ کھانہ کھانہ اور نہ کھانہ کھانہ و نہ ہی کہ عین رعی جلالی ہی اور نہ کھانہ و نہ ہی کہ احسان  
 رکھے ساتھ مال اپنی کے مرد پر اور نہ کھانہ و نہ کھانہ ہوا ہی فرزندوں پر کہ پہلے خانہ سے ہون کہ مال اسکا  
 اور نہ کھانہ کی اور نہ کھانہ و نہ کھانہ کھانہ اور نہ کھانہ کھانہ و نہ کھانہ کھانہ و نہ کھانہ کھانہ  
 انی ہی اور نہ کھانہ و نہ کھانہ و نہ کھانہ کھانہ و نہ کھانہ کھانہ و نہ کھانہ کھانہ و نہ کھانہ کھانہ  
 کھانہ اور نہ کھانہ کھانہ کھانہ اور نہ کھانہ کھانہ کھانہ کھانہ کھانہ کھانہ کھانہ کھانہ کھانہ  
 ہی اور نہ کھانہ کھانہ کھانہ کھانہ کھانہ کھانہ کھانہ کھانہ کھانہ کھانہ کھانہ کھانہ کھانہ  
 وہ کہ ہر کار ہو اور جو ہی وہ کہ نافرمان ہو خانہ کی اور غلاب ہوا و سبب اور نہ کھانہ کھانہ کھانہ کھانہ  
 علی کرم اللہ وجہہ سے متعلق ہی کہ جو صفستین کہ بڑی میں مرد میں وہ اجبی میں عورت میں مانند عمل  
 اور نہ کھانہ کھانہ کھانہ کھانہ کھانہ کھانہ کھانہ کھانہ کھانہ کھانہ کھانہ کھانہ کھانہ  
 کہ مطلوب ہیں عورتوں میں اور جو کھانہ کہ واجب ہی رعایت اور سکی منگو حرمین  
 خوب چہرہ ہی ہی کہ محض لطف شہوت کی بسبب اور سکی خوب چہرہ ہی اور ہر باعث  
 ہی العفت اور رات نظام معاش کی لہذا حال کھانہ غالب یہی کہ خوب صورتی نیک سہلی سے نہی سہر

عورت کو پہلی کھاج کے اور چوڑت

عورت کو پہلی کھاج کے اور چوڑت

قیل القریہ مولائی کہ دو ہجرت ہوتی ہی اور طے ملین ہی اس میں اچھی ہوتی ہیں مانند اختلاف نیک غیر کا کہ  
اور یہ حدیث میں آیا ہے کہ طے ملین کی جاوے عورت سبب جمال کے ہر اریدہ میں ہی کہ نہ ہی رعایت  
سین جمال کی بلکہ اور یہ یہ ہی کہ نہ ہی رعایت کرنی نہ سے جمال کی بغیر رعایت کرنے میں نیک خلق کے  
اور حدیث میں کہ عورت صاحب جمال کہ نیک خلق اور صلاحیت میں کی رکتی ہو میں کے اعمال  
نیکو میں سے ہی اور سبب الفت و محبت کی ہی اور جو چیز سبب الفت کی ہو مستحب ہی رعایت اور کے  
چنانچہ ایسی ہے مستحب ہی نیک لینا عورت کا پہلے نکاح کے اور خطا کر دیا ہے قبح جانبہ کا کہ ظاہر کی ہی  
ہر ایک پر بیٹ صواب و سر کیا اور حال کو عادت جاری ہی کی زیادتی کر نیک چچ بیان کرنے وصف میان  
یو کے اور فریبی کے مفہم نکاح میں کہا عیش نے کہ جو نکاح ہو میں دیکھنے کے انعام اور کھا عفت  
ہی اور آیا ہے کہ ایک شخص نے حج عہد ایہ المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ایسا ہی کیا مائے نیک  
دیا تاکہ وہ نہ ہوتا خضاب کر کر ایک عورت سے نکاح کر لیا جب قوم اس عورت کی طے ملین کی سبب  
تو حضرت عمر اس نیک کے کہ جسے اسکو جوان خیال کیا تاکہ اور یہ بکھلا پس بغیر دی و سکو عفت عمر نے اور  
آیا ہے کہ بلال اور حبیب کہ غلام حضرت کے تھے ایک شخص کہ اس بلال حبیب سے تباہی اور طے ملین کی کہ  
اوں تو کون کے بوجہ کہ کون پر غم بلال نے کہ ما کون بلال ہوں اور یہ دوسرا حبیب ہی تھی ہر گز  
ہر ایک کی بلکہ اللہ پاک نے اور بتی ہم غلام ہیں زاد کردا بلکہ اور ہی ہم فقیر ہیں غنی کر دیا بلکہ اور قبول کر ہم کو  
شکری اللہ کا اور اگر قبول کر دو تو ہی شکری اللہ کا پس کہا انہوں نے قبول کیا ہے ملک حبیب نے کہا  
بلال سے کہ اگر غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور خدمت میں ہوتا دینا ذکر کرو تو بہتر ہی پس منع کیا اور  
بلال نے اور کہا چاہے کہ کچھ کہی جن ہم اور اگر کوئی نکاح کرنے میں نہ التماس نہ کا اور یہ ایسا چو  
اور کار و بار کہہ کا ارادہ کری اور رعایت حسن جمال کی نہ کرے تو یہ خیانت و بداد و بدیہی اور جہان  
کے کہا کہ راہ پر چڑھیں ہی یا سنگ کہ ہو میں ہی یعنی بکھل جوی محض اشاعت محبت کے لیے کرے  
اور رعایت جمال کی سبب نیا میں سے ہی لیکن اگر کوئی ایسا ہو کہ اسکو نہ دے اور لذت و حاشیت  
یا رسائی اور پناہ حرام سے حاصل نہ تو واجب ہی اسکو رعایت جمال کی کہ لذت و شادی و شادی و شادی  
فاد میں کا ہی یعنی وہ اپنے محظوظ رہا ہی اور جو خوبیاں کہ عورتوں کی خاصیت وہ وہ میں کو کسی کی جن  
توصیف عورتوں میں سے کے اور وہ یہ میں خوش شکل نیک سیرت سیدہ و چہرہ و زانہاں گویا جہان  
است حدیث شریف میں آیا ہے کہ سیر عورتوں کو کہ عورت ہی محبت نظر کرے نہ طرف و نہ خلافہ و کا  
خوش ہو جاوے اور جب حرم کرے اسکو طے ملین کے اللہ جل جلالہ عفت و زانہاں ہی





اور بتی اوستے شہوت و رقت نہیں بگڑتا ہی لطیف ہواستے رکھا ضعیف پیدا ہوا ہی چٹا ہوا سیلے  
 جو رکھتا ہے مابے بین پیدا ہوتا ہی ضعیف ہوتا ہی فست کتاب صلاح بن گھما کی کہ حدیث میں آیا ہی  
 اغترقی اوکا قطعاً یعنی کھاج کرو نہ اجنبی عورتوں سی اور نہ کھاج کرو چھاپا و نہیں او یہ پہلے  
 کہ عرب بھان کرنے میں کہ فرزند آدمی کا کہ قرابت و قرب سے ہوتا ہی بچت یعنی دہلا ہوتا ہی مگر ہوتا ہی  
 یعنی بزرگ و نیکبخت اور طبیعت قوم اپنی کے استے پس اس تقریب سے معلوم ہوا کہ حضرت نے جو استے  
 منع فرمایا بنارکھان و قاعدہ اہل عرب کے فرمایا ہی کہ وہ صنف کے لیے اسکو اچھا بھاتے تے کچھ اہل  
 قباحت شرعی نہیں ہی بلکہ اگلا اچھا پیدا ہوتا ہی قرابت قریبہ وال سے پس یہ منع فرمانا بنارکھت کے ہی  
 استے کوئی یہ نہ سمجھ سکے کہ ایسی قرابت میں کھاج کرنا گناہ ہی اور یہ روایتیں ہی کچھ قوی نہیں ہیں کہ انہر ترک  
 کرنا کو لازم سمجھو اور احتمال ہی کہ یہ حکم منسوخ ہوا ہو اور بری مسند بری اس تقریر کی فعل جات بات تاب  
 صلہ اسد علیہ وسلم کا ہی کہ آپ نے حضرت سیدۃ النساء فاطمہ زہرا کا کھاج حضرت علی رضی اللہ عنہما سے کیا اگر یہ منع ہوتا  
 تو آپ کا ہی کو کہتے اور اس طرح اور صحابہ کرام اور صحار امت میں الی الا ان یہ معاملہ جاری رہا پس ان روایتوں کو  
 دیکھ کر کوئی اس طرح کے ناگوار نیکو بڑا بھانے و اسد علیہ الصلوٰۃ والسلام جس یہ امور میں کہ لازم ہی رعایت ثانی عورتوں میں  
 اور لازم ہی عورتوں کے و انرون پر کہ رعایت کر بن خاند کی خصلتوں کی کو دیدار اور ایک خلق ہوا و نہایت  
 الفسار و حال بہت کہ خدا میں ہونا عورت کا خاند کی قید سے بغیر کہ سکے ممکن نہیں ہی حدیث میں آیا ہی  
 انکشاف حقیقت یعنی کھاج میں گویا لوثی کر کے دینا ہوتا ہی پس لازم ہی لحاظ کرنا مگر کے احوال کا جاسے کھاج  
 اور شراب خوار اور بلی نماز کیو می نہ سکے کہ یہ سچ حکم قطع رحم کے یعنی کاشے ناتے سکے ہی اور باعث بھی نہ  
 خدا کا لوث با اسدن و ذلک فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے من ذو جگر ہائے فاسقاً فقد قطع رحمہ  
 یعنی جس شخص نے کھاج اپنی بیٹی کا فاسق سے کیا پس تحقیق نا کاٹا اوستے فصیح قسری سچ آداب گذران کر  
 ساتھ عورتوں کے ادب اول لحام و لیمہ ہی اور وہ مستحب ہی کہ جب مرد عورت کو کہ میں لاوے تو جاسے  
 کہ کچھ کسانا موافق اپنی مقدور کے بکا کر لوگوں کی صفا کی کرے کہ یہ سنت ہی اور برتر یہ ہی کہ یہ کسانا اولیٰ ہر  
 جو وے اور گرو وے وے دن یا تیرے دن کرے تو ہی جائز ہی اور مستحب ہی مبارک باد ہی جسی کھاج کی  
 اور دعا کی بیان ہر کے سرافقت کی اور مستحب ہی اظہار کھاج کا اگرچہ ساتھ دفن و راگ کے ہو اور راگ  
 جائز ہی و لیمون میں آیا ہی کہ انکدن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک صحابی کے گھر میں فشرعین  
 لیکے دفن کیا بن تین اور گار ہی تین ازمین سے ایک اڑکے نے اترتے غیب خدا صلے اللہ  
 علیہ وسلم کی شروع کی نہر مایا کہ جب رہ استے اور جو کچھ پہلے کئی تین وہی کی جاؤ اور غرض

اس نہ کہنے سے یہی کہ حضرت کی تعریف میں یہ سمجھ گئی تھیں کہ ہم میں نبی ہی کہ وہ کل کی بات  
 جانتا ہی پس یہ بات حضرت کو ناگوار ہوئی کہ غیب لانی یہ سے لیے ثابت کرنی ہیں **فمن جانا حاسی**  
 کہ حضرت شیخ نے جو جواز راگ کا لکھا یہ موجب مذہب محمد بن کے لکھا ہی اور فقہاء معتبرین کے نزدیک  
 حرام ہی خیال ہے کتاب در اختیار میں لکھا ہی **مَنْ لَمْ يَكُنْ مُطْلَقًا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مُطْلَقًا وَفِي الْحُجَرِ**  
**وَالْمَدَنِي حَرَمًا مُطْلَقًا فَانْقَطَعُ الْأَحْزَابُ بَلْ يَأْخُذُ الْهَذَا بِأَنَّهُ كَلِمَةٌ وَكُلُّ مُطْلَقٍ لَمْ يَكُنْ**  
**عِبَارَةً إِلَّا لِمَنْ يَحْتَمِلُ بَعْضُهُ عِلَاوَهُ جَرِّ رَاغٍ كَوْنُهُ لَمْ يَمْلَحْ مُطْلَقٌ كَمَا هِيَ** اور  
 بخلاف میں لکھا ہی کہ اصل غیب جرت کا یہ مطلب ہے قطع ہو کر اختلاف بلکہ ظاہر یہ یہی کہ تحقیق وہ کبیر ہی لکھ  
 اپنے نفس کے لیے جو تمام ہوئی عبارت در اختیار لی اور حضرت شیخ الاسلام نے کہ بڑے محبت میں  
 اولاد حضرت عبدالحق کیسے ترجمہ بخاری کے میں لکھا ہی کہ فقہاء کو کامل فہمی اور امانت اور مقتدی دین ہیں  
 صحیح جرت اور کراہت راک کے تشدید و تغلیط ہی اور صحیح تراور مشہور ترجمہ راجون اماموں سے منقول قول  
 سائنہ کراہت کے ہی اور انصاف سے دیکھئے تو وہ کا نا حضرت کے وقت کا ایسا جھوٹ اور مضمر بیان  
 خدو خال وغیرہ عورتوں کا نہا بلکہ کچھ شجاعت صحابہ کی اور جو کفار یا مضمون مبارکباد یا ہوتا تھا  
 ہم اپنے وقت کے کانگو کہو کہ اس پر فاس کرین پس گانے سے بالکل احتراز کرے لیکن نہ کا مضامین  
 نہیں اور جملہ آداب خاوند سے خوش خلقی کرنی ہی بیوی سے اور تھل ہونا اور کسی ایذا کا سبب مصور غم  
 اور کسی کے حدیث شریف میں آیا ہی جو مرد کہ صبر کرے اور کچھ شفی عورت کے دیاعا نامی اور کو ثواب  
 مانند ثواب حضرت یوسف بن عمر علیہ السلام کے اور جو عورت کہ صبر کرے مرد کی بد شفی پر اور کو ثواب دیا جائے  
 مانند ثواب فرعون کی بیوی کے **ف** خواجہ عبدالعزیز انصاری نے لکھا ہی کہ جو کوئی دس خصلتیں پیش  
 آجائے دینا اور آخرت میں کام آجائے تو اسے باحق صدق باطل باصناف بالنفس بقرہ بزرگان  
 بخت باختر دان بسفقت باور و نشان بسعادت باد و شتات بضمیت یاوشان بحلم  
 باجائیدان بخاموشی باعلتسان بتواضع آوریچ جسم کرنے کے عورتوں پروردگار کے نزدیک  
 اونکی بیوقوفی سے پیروی ہی سرور انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی آجائی کہ بیویان پیغمبر خدا  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی حضرت کے اعتقاد میں جواب دہی تھیں اور کہے  
 کوئی اون میں سے نہاں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام نہ کر تھی اور  
 پاس نہ آتی تھی غرض کہ وہاں حضور حضرت کی خوں کا تہا خود شافی منظور نہ تھی  
 سے غرض تھل حسن بہت خود نمائی نیست ملہ اور آجائی کہ ایک روز بیٹی امیر المومنین

اور حضرت  
 شیخ نے جو  
 جواز راگ  
 کا لکھا یہ  
 موجب مذہب  
 محمد بن کے  
 لکھا ہی

اور جملہ آداب  
 خاوند سے  
 خوش خلقی  
 کرنی ہی  
 بیوی سے  
 اور تھل  
 ہونا اور  
 کسی ایذا  
 کا سبب  
 مصور غم  
 اور کسی  
 کے حدیث  
 شریف میں  
 آیا ہی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے خدایت فصرہ کے لئے ازواج مطہرات سے تین مقابلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 جو اب یا پس او کی مان نے یکساں اور ان کے گھر میں آئین اور کساہی مٹی پر گزرنے ضرور ہوا تو دیکھ کر  
 ابو بکر کی مٹی کو یعنی حضرت عائشہ کو کہ وہ محمد بن عبد اللہ کے ہیں اور ایک بیوی نے آنحضرت کی  
 بی بیوں میں سے ماتہ سینہ مبارک پر مارا اور لپے آگے سے بنا دیا پس مارا اس بیوی کو اس کے مائے  
 پس منہ کیا اور انکی مائیکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ایک روز حضرت عائشہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے درمیان میں کچھ گفتگو ہو رہی تھی کہ اتنی میں اسے حضرت امیر المؤمنین ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اور حکم دیا پس  
 فرمایا حضرت نے حضرت عائشہ کو کہ تو کسی ہی پہلے یا میں کہوں گے عائشہ نے تمہیں کہ لیکن جو تمہیں  
 پس طہانچہ مارا امیر المؤمنین ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ کے مونہ پر اسطر جکا کہ ان کے مونہ سے خون  
 نکلا پس پناہ دہو نہی حضرت عائشہ نے ساتھ حضرت کے اور حضرت کے چچی ہو میں پس آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے ابو بکر کو فرمایا کہ جسے شجکلو اس لیے نہ بلیا بتا اور کہتے ہیں کہ اول محبت جو پیدا ہوئی ہی اسلام  
 میں محبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور اور دونوں میں سے پیدا ہو  
 کی میوں سے ساتھ جہ اور نرمی اور خوش طبعی کے گد زان کرے اور ترش رو اور خفا نوا اور اونے  
 مروا تو عقل اور یکسوئی کے کام اور مائل کر کے عادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی ہی تھی یہاں تک  
 کہ آیا ہی کہ ایک روز آپ عائشہ کے ساتھ دوڑے کسی آنحضرت آگے ہو جاتی تھے اور کہی وہ اور  
 فرمایا حضرت نے کہ بہتر تم میں وہ ہی کہ نیک ہو ساتھ ہو جو نیکے اور میں بہترین تمہارا ہوں ساتھ ہو جو نیکے  
 اور امیر المؤمنین حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ مرد کو چاہیے کہ گھر کے لوگوں کے ساتھ مانند لڑکوں کے رہے  
 اور حدیث میں آیا ہے کہ خدا دوست سنیں کہ کتابی اور مرد کو کہ سخت ہو ساتھ اہل اپنے کے اور  
 اور ادب یہی کہ زیادتی کرے خوش خلقی میں اور رعایت کرنے میں جبکہ تابع اور محکوم عورت کا  
 ہو جاوے کہ ضرر اس کا بت ہی اور کی ہی کرے ان چیزوں میں حتی کہ نوبت ظلم کی بھی بلکہ راہ اعتدال کی  
 تمام امور میں پسندیدہ ہی اور اگر کوئی بری چیز اور خلاف شرع اور نامناسب دیکھے منع کر دے اور  
 تابع اور مددگار نہ بنائیں اور حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی اطاعت کرے بیوی کی اس کے خواہش نفس  
 میں نہ کہ بل اسے کا اور کو حق تعالیٰ آگ دوڑ میں اور یہ ہو آیا کہ مخالفت کرو عورت کوئی کہ اسکی  
 مخالفت میں برکت ہی اور گناہی علانیہ کہ عورتوں کے ساتھ مشورہ کرنا چاہیے تا جو کچھ کہ وہ کہیں غلا  
 ہو کے گیا جاوے اور قرآن میں حق تعالیٰ نے خاند کو سید فرمایا ہی اس آیت میں وَالْفِطْرَاسَ كَمَا  
 كَرَّمَ النَّسَابَ یعنی بایا یوسف اور زلیخا کے زلیخا کے مردار کو یعنی خاند کو کہ عزیز تاناز یک درازہ کے

یعنی عیسیٰ  
 علیہ السلام  
 نے فرمایا  
 کہ جسے  
 شجکلو اس  
 لیے نہ بلیا  
 بتا اور کہتے  
 ہیں کہ اول  
 محبت جو پیدا  
 ہوئی ہی اسلام  
 میں محبت پیغمبر  
 خدا صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی  
 ہی حضرت عائشہ  
 رضی اللہ عنہا  
 سے اور اور  
 دونوں میں  
 سے پیدا ہو

یعنی عیسیٰ  
 علیہ السلام  
 نے فرمایا  
 کہ جسے  
 شجکلو اس  
 لیے نہ بلیا  
 بتا اور کہتے  
 ہیں کہ اول  
 محبت جو پیدا  
 ہوئی ہی اسلام  
 میں محبت پیغمبر  
 خدا صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی  
 ہی حضرت عائشہ  
 رضی اللہ عنہا  
 سے اور اور  
 دونوں میں  
 سے پیدا ہو

پس الشاعت کوئی مرد کو عورت کے عکس موضوع کا ہی یعنی مرد سید ہی عورت کا عورت کو اطاعت کرنی چاہیے اور سبکی بیان اولیٰ بات پائی جانی کی اگر مرد اطاعت کر لیا عورت کی اور اطاعت کرنی مرد کو عورت کی ذیل الشاعت کا ہی ساتھ کفران یعنی ناشکری کے معنی نعمت اسکو یہ ملے کہ اسکو حاکم کیا تھا اسد نے اس پر اسے بدل ڈالا ساتھ ناشکری کے کہ اس نعمت کی قدر بخانی اور آپ تابعدار ہو گیا اور نہ عورت کی مانند مثال نفس آدمی کے ہی کہ اگر چہ عورت ہی تو غالب ہوتا ہی اور ہاک کر تا ہی اور اگر مارا ہی تو منسوب در سب ہوتا ہی اور عورتوں کے مزاج پر بہ خلق اور نقصان عقل غالب ہی پس یاد اونس کے درت کرنے کی برہنہ کی برہنہ سے ابو کو درست کرے اور یہی ہی طریقہ حاکم کا چھ محافظت رعیت کے اور حدیث میں آیا ہی کہ مثال عورت صاحب کی مانند کوئی سفید سینہ کے ہی کچھ کتنی تو نوسبہ کے یعنی عورتیں نیک بہت کم ہوتی ہیں اور حضرت بلقہا کی وصیتوں میں آیا ہی کہ پرہیز کر عورت بری سے کہ وہ بڑا کر دیتی ہی پس اے بڑا بے کے اور طریقہ عورت کے ادب دینے کا یہ ہی کہ ایستہ آبستوب سکماوے اول ساتھ نصیحت اور نرمی کے منع کرے اور اگر وہ کام نہ آوے تو تہدید اور تہذیب سے پیش آوے اور اگر تہذیب باز نہ آوے تو پیٹ پر کر سہوے اور سبکی طرف سے یا تنہا سووے ایک سب سے تین شب تک اور اگر سید ہی فاؤنگ کرے تو مارے لیکن اس طرح مارے کہ ہڈی اور سبکی ٹوسے کہ ٹوٹ جائے سکنا ہی اور منہ پر نہ مارے کہ اسے منع آیا ہی اور زیادہ تین روز سے کتہ نہ کرے کہ استہ سے منع آیا ہی اور اگر عورت نافرمان اور نافرمان ہی تو چاہیے کہ بغض آوے اور اس کے اور بعضے اقربا مرد کے حکم یعنی مسخفت بنیں تاکہ وہ انہیں صلے کرادیں اس طرح ہی حکم قرآن شریف میں اور اگر کسی امر میں اسے نصیحت کرے تو دس دن تک بلکہ مہینہ نہ نک جاوے کیونکہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہی یوں ہی کیا تھا حضرت زینب سے وف حدیث میں آیا ہی کہ یہاں ہو گیا اور حضرت صفیہ کا کام ہی حضرت کی ایک بیوی کا اور حضرت زینب باس کہ یہ بھی بیوی ہیں انکی ایک اور ڈٹ زیادہ تھا سواری سے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب کو کہ دی تو صفیہ کو یہاں وٹ پس کہا زینب نے کیا وہ کی میں اس بہو دیکو پس خفا ہوئی اس حضرت مسلم زینب سے اور ترک ملاقات کی اونسے دیکو اور محرم اور کچھ دنوں صفر کے میں یہ حدیث مشکوٰۃ میں ہی حضرت خفا سبب اونسے نسب اسکے کہ رغبت کی اور بہر اگما ایک مسلمان کو پس تعلیم ہی امین لوگوں کو نکو کہ گناہ کی چیزوں میں ہو بلکہ تہذیب کرے رہیں اور حملہ آدب سے یہ بھی ہی کہ مرد ہی عورت ہو کیونکہ ہی عزت مرد میں نہیں گناہا اور حدیث میں آیا ہی کہ **فَجَعَلَ اللَّهُ مِنْ كَلْبَتَا يُعَاذُ بِمَا لَيْفَ** بجا لے کر ہے اللہ تعالیٰ اس کیونکہ کہ غیرت نہ کرے

اور یہی فرمایا ہی کہ میں عزت والا ہوں اور جو کوئی غیرت نہ کہے دل و سکا اور نہ ہی اور یہی حدیث میں  
 آیا ہی کہ میں غیرت والا ہوں اور خدا عزت والا زیادہ ہی مجھے اور خدا کی غیرت ہی کا سبب ہی کہ حرام کی  
 اپنی بندوں پر گناہ اور جیسا بیان کہ موجب ضرر دینا اور آخرت کے ہیں اور فقہ مشہوری اس سخت علی الصمد  
 علیہ وسلم کا ساتھ حضرت عائشہ کے چچ مقدس رکھتے یعنی سنان زنا کے کہ ایک منافق نے لٹکایا تھا اور  
 اللہ تعالیٰ نے برائے اُمّی کلام امہ میں نازل فرمایا چنانچہ یہ قصہ سورہ نور میں مذکور ہی لیکن چاہیے کہ غیرت  
 میں ہی طریقہ اعتدال کا رہے اور طریقہ اعتدال کا یہ ہی کہ ابتدا سے اون کا موئیں کہ انعام اور کبار اہل  
 تغافل نہ کرے اور چچ بدگمانی اور جاسوسی کے سبب نہ کرے کہ یہی منع ہی اور حدیث میں آیا ہی کہ بعض  
 غیرت ہی کہ دشمن رکشا ہی او کو کھڑا اور وہ غیرت مرد کی ہی ساتھ اہل اپنی کے بغیر انہیں فساد کے یعنی  
 لی سبب غیرت کہے اور غیرت بلا سبب سوموں شیعانی سے ہی اور موجب فساد اور ہلاک جانین  
 کی ہی اور طریقہ خوب اس بات میں یہی کہ تاخیر کم کو اسے گھر میں راہ نہ دے اور عورت با نوا نہ کرے  
 باہر نہ نکالے آیا ہی کہ حضرت رسالت بناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بوجہ  
 کہ کو فسی چیز تیری عورت کو او نہوں نے عرض کیا یہ کہ نہ سنہ مرد اجنبی کا دیکھے اور نہ مرد اجنبی سنہ  
 او کا پس منہ سے لٹکایا نہ تے ان کو اور فرمایا کہ تو اب نہیں میں سے ہی کہ کجی حق میں فرمایا ہی اللہ  
 تعالیٰ نے ذی رحمۃ بَعْضُہُمْ بِبَعْضٍ یعنی یہ جماعت ہی کہ پیدا ہوئے بعض انکے بعض سے  
 یعنی تو ہی امین لہ ولاد میں سے ہی کہ جبکا ذکر کیا اللہ تعالیٰ نے اور اصحاب رسول خدا صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے سوانح و یواروں کے بند کر دیتے تھے تا نظر عورت کی باہر نہ پڑے اور آیا ہی کہ معاذ  
 رضی اللہ عنہ کی بیوی سبب کسا رہی تھی آدمایب کیا یا ہوا ابنا ایک غلام کو دیا پس مارا معاذ نے  
 او کو یعنی سبب عزت سے کہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عورتیں مسجد میں اور جمعہ میں  
 اور عید و عین حاضر ہوتی تھیں اور صحابہ کے زمانہ میں منع کی گئیں مگر یہ بیان آتی تھیں اور مختار اسناد میں  
 منع ہی مطلق یعنی نہ جوان آویں نہ پڑ بیان اور جائز نہیں ہی نکلتا ہرگز و لیکن موافق عالم مٹا س کے یہاں  
 کہ واسطی ضرورت کے اذن دیوے اسلئے کہ مباح ہی نکلتا عورت باہر کا مرد کے گھر سے ساتھ رضی  
 مرد کے اور واسطی تماشا اور نظارہ باز کے اذن دیوے کہ یہ باعث فساد ہی اور اگر واسطی ضرورت  
 نکلے تو ان کے او نہ نہ چہلے واسطی خوف فقر کے اور مرد کو پہنچائی کہ عورت کو مان پاب کے گھر نہ جانے دے  
 باوہ او کی پاس آویں تو نہ آئے دے و لیکن مناسب یہی کہ کسی کسی بعد ایک جہت کے یا معنی کے  
 منع نہ کرے فقہ کی کتابوں میں لکھا ہی کہ نہ منع کرے جو بیکے مان یا بیکو او کی پاس آتی سے ملاقات

کے بے برہتہ میں اور بسک طرح اسکی بیوی اسے مایاب کے ان جاوے تو منع کرے اور سکو  
 جانے سے برہتہ میں یکبار اور اگر بیوی سوای مایاب کے اور محرم قرار نہ ہو کے ان طایا جاسے یا کو  
 ملاوے اپنی ذات تو منع کرے آمدورفت و کئی سے سال بہر میں یکبار اور بعضوں نے کہا ہی کہ ہر مہینہ  
 میں ایک بار اور اور عیاد ہی کا اعتدال کہے میسوں کے فقہ میں زیادہ زیادہ دی کہ زیادہ از حد ہو اور  
 وہ آتے ہیں اور اسراف میں بڑھاوین اور نہ انکار دہوے کہ ضروریات سے محتاج رہیں فرمایا  
 اللہ تعالیٰ تکلوا و استنبوا و لا تشربوا کما یحییٰ المسلمین یعنی نہ کھاؤ اور  
 پیو اور حد سے زیادہ خرچ کرو تحقیق اندھین دوست کہ کتابی حد سے زیادہ خرچ کرنا لوگوں اور حج  
 خرچ کرنے و دے کے اسے گھر کی لوگوں بر فضیلت بہت ان ہی حد میں آیا ہی کہ خرچ کرنا اسے  
 گھر والوں پر افضل ہی تصدیق کرنے سے حقروں اور مسکینوں پر اور جاسے کہ معاش میں حال بہر  
 بیکارے ابن سیرین نے لکھا ہی کہ سبھ ہی مرد کو کہ جو حد میں داخل اہل بی کے مالود و بکایا کہ  
 مفقود راستے خواہی کہ بی گھلانے چلائے میں اور جاسے کہ آب و کما کما سے کہ او کو مرنے سے  
 کہ عیادت تن بروز و کئی ہی اور بعد ہی عروت سے اور اگر تنہا عورت ہی منظور ہو تو جاسے کہ پوشیدہ  
 کماوے او کو د کماوے سنن اور جو کہ انار او کو مذہب سے تعریف و سکی کرے او کی سائے کہ یہ بدتر ہی مذہب سے  
 اسلئے کہ اگر حج ہو گا اور وقت کہانے براہ حال اطفال کے کماوے اور اگر بیک شرف خاں بر کہا میں تو جہ  
 اور غرض کہ بی کما نا ہی کہ بعد کما نا مت مکرہ ہی کسی صحابی سے منقول ہی کہ خدا اور فرشتہ او کی جنت سے  
 اوں گھر والوں پر کہ کما تے میں نکتے اور اکثر ای تمام اسکا کرے کہ وجہ حلال سے بد کرے اور اہل عیال کے  
 بعد میں تسامیل نکوے کہ قیامت میں گرفتار حساب میں ہو گا اور سبب کے بکرا اچا یا کما نودہ باندہ اور اور  
 آداب سے یہی کہ کماوے گھر والو کو احکام شرع کے کہ متعلق میں ساتھ کما کے شو علم بعض اور نفاس اور ملنا  
 اور ماٹا لے کہتے اور فطری کرے عورت کو احکام نماز اور روزہ کے اور اور جو مذہب میں اس کے کہ کما تے میں  
 تسامیل کرے کہ روز قیامت سے سوال کیا جاوے گا جیسے کہ فرمایا ہے **کَلَّا لَا تَتَذَكَّرُ إِلَّا نَجْمُ الذُّرَىٰ**  
**سُبْحَانَ الَّذِي أَسْمَىٰ بِهِ رَبَّكَ ذَاتَ الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ** اور اگر وہ تعلیم میں تصور کرے  
 تو جائز ہی عورت کو کہ صلا کہ باس جاوے ایچا کی اگر گھر ضرورت کے سیکہ چکے تو بہر جاہر میں ہی کہ اولی ملاقات  
 عیال کے جاوے اور میں عام ہو تو اور اس میں ہی کہ اگر اسکی کئی بیباں ہو میں تو غفل کرے باری مقرر کرے  
 ایک ہی طرف کا ضرور ہے اسلئے کہ رعایت باری مقرر کرے واجب ہی اور اگر ملاقات کی سبیل ترک ہو  
 فقار سے حدیث میں آیا ہی کہ جسکی دو میباں ہوں اور بے کرے ایک کی طرف دن قیامت کے





دسین عزیز و محبوب ہووے اور جلد کہہ جئے آوا یک روز قطب عالم حرر اللہ فرماتے مئے کہ جو کہ  
 کہ اسباب دنیا سے خدمت رسالت پناہ ملے اللہ علیہ وسلم نے حج کا یہ حضرت فاطمہ کے دیا کوئی  
 مخلوق ندی سکے گا اول کسی تہی کہ میثقی کی جگہ بھماوین اور دوسرے چار باقی کر اوسپر سو دین اور  
 تیسرے خادروں کا تاکار لکے گا مگر کرے اور چہ ملک آنحضرت کے سوا اے انکے اوسدن کوئی چیز  
 نہ تہی یہ دین آداب گذران کے ساتھ عورتوں کے کہ لازم ہی رعایت اکل تا حاصل ہووے عیش اور  
 پورا ہووے اتباع سنت **فضل جو تہی حج** آداب جماع کے اور لڑکا جو نے اور طوائف نے کے  
 آداب جماع کے یہ ہیں کہ اولی باتین اور تیسرے چار شروع کرنے کے اسکو بیت و خل ہی راست پیدا ہونی  
 اور حاصل ہونے لذت میں حدیث میں آیا ہی چاہیے کہ نہ گھر سے ایک تھرا اپنی بیوی پر مانند حیوانیت  
 کے و لیکن چاہیے کہ اول پیامی نیچے لکون نے عرض کیا کہ پیامی کون ہی فرمایا جو سے ملنا اور کلام کرنا اور  
 یہی حدیث میں آیا ہی کہ تین چیزیں جا میں نہ نہ ترک ہوئیں مرد سے اول نام و لقب بغیر پوچھنے جدا  
 ثنوی اوس شخص سے کہ چاہتا ہی دوستے اوسکے اور دوسرے یہ کہ اگر کوئی اگر اکرام کرے اسکو قبول  
 کرے اور دوسرے اسکو یعنی شہادتوں خوشبو یا کیمہ وغیرہ دینا ہی تو رد کرنے اور تیسرے یہ کہ نہ  
 پڑی اپنی بیوی پر سے التبت حاصل کر نیکی اور بات کو نیکی اور نیکی نو دین مرد و عورت کو نہ پہنچان  
 حدیث میں آیا ہی کہ جب چاہے ایک تھرا اجماع کرنا اپنی بیوی سے چاہی کہ گئی نو دین مانند کہ ہو گیا  
 اور دیکھا ہی کی ستر مخصوص کا مکہ وہی منقول ہی حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت نے ہرگز سزا دیکھا نہیں کیا  
 اور نہ انہوں نے ستر حضرت کا اور طہیت ہی اسکو مکہ وہ رکھی ہی و لیکن دیکھا سوائے ستر سے کہ مکہ وہ دین  
 کہ باعث ہی شہادت کا اور منقول ہی بعض صحابہ سے کہ مستحب ہی دیکھنا عورت کے بد مکہ کہ بد باعث زیادتی  
 لذت و شکر کا ہی اور چاہی کہ شروع ساتھ سم اللہ کے کرے اور خدا کو یاد رکھنے کہ وہ بیکہ غفلت  
 کی ہی اور قتل ہوا اللہ احد ہی پہلے صحبت سے اور کہے ہسم اللہ العظیم افزہ اجمل بنا ذریعہ طہیت یعنی  
 شروع کرنا ہون میں ساتھ نام اللہ ہی عظمت والیکے یا اللہ وہی تو ہیکہ اولاد و بنگ اور قتلہ و ہنود سے  
 بسبب عظیم قتلہ کے اور مکہ وہ ہی جماع کرنا تین شب میں مین کی اول شب میں اور تیسرے شب میں  
 اور آخر شب میں کہتے ہیں کہ اکثر ان را تو نہیں شیطان حاضر ہوا کرتے ہیں اور منقول ہی کہ بہت  
 اسکے امیر المؤمنین حضرت علی اور ابو مرہ سے اذ عورت اور مرد بد جماع کے کہنے تہا کہ کہ نیکی ہے  
 نیز اعلیٰ حد یہ دین اور جب جماع کے نیکی جملہ سے جملہ لکا کہ سو میں بلکہ نہ سے ستر کا کہ سو میں کہ کہ  
 کتاب لہ خبر دین گھاسی اور اگر عورت مرد کے ستر کو ساتھ لہ کر کے التبت ساتھ سے ہاں کرے تو ثواب



اور ادب اولاد ہو چکے ہیں کہ بپا ہونے سے خوش ہووے اور بی بی کے ہونے سے غمگین ہووے بعد  
 نہیں کہ بھلائی کہیں ہی اور میٹھو کے رحم کرنے اور غمخوار کی نصیحتیں اور ثواب میسرانہ میں بیخود اصلہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا ہے کہ جب کسی عورت بی بی ہو وی اور پرورش کرے اور کو اور اجا اب کما دے اور غمخواری کرنا چاہے  
 اور کسی ہوگی وہ بتر کہ لشکر اپن اور بائیں کے کہ بچاوی کی لگ دورخ سے اور بی بی حدیث میں آیا ہے کہ کوئی  
 نہیں ہی کہ ہوں اور کسی دو پیشان پر نیکی کرے اور سے مگر یہ کہ داخل کریں گے اور کو بہشت میں اور بی بی  
 فرمایا ہے کہ سیکے ہوں دو میثان یا دو میثان پر نیکی کرے اور سے اوکی زندگی تک ہو نکھان اور وہ نہتہ  
 ایک جگہ اور چاہے سیکے کہنا دے میں اور مانند اس کے میں بیٹھو کو بیٹوں پر مقدم رکھے فرمایا ہے خدا  
 علیہ السلام نے کہ کوئی جاوے بازار میں اور خرید کرے کچھ اور داوے کہ میں پر منحصر کرے  
 ساتھ اس کے بیٹھو کو بیٹھو کو نظر رحمت کریں اور کسی طرف اللہ تعالیٰ اور جسک طرف نظر رحمت کی اللہ تعالیٰ نے  
 عذاب نہیں کرنا اور کو ہرگز اور بی بی حدیث میں آیا ہے کہ کوئی خوش کرے بیٹھو کو بس گویا کہ دیا خوش  
 خدا سے اور کوئی کہ دیا خوش خدا سے خرام ہی اور سب راگ دور زکی اور چاہے کہ اذان کی جاوے  
 بچہ مکان میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کی ہی حضرت ماجد علیہ السلام میں جس وقت کہ پیدا  
 ہوئے یعنی اذان کا میں اذان سکے اور بائیں میں کہ بیہرہ بی بی میں آیا ہے کہ اہل سے خرمین کرتی  
 اور کو تمام الصبا میں اور بی بی زبان کہنے فرزند کی اولیٰ لا اِلٰہَ اِلَّا اللہ سکما دے تا اول بات اور کہ  
 میں میر اور سبج ہی حستہ کرنا اور سر موٹہ ناما نوین دن یا چودہ دن یا کسبوں میں دن  
 اور نامہ کہ کتابی سا نوین دن شتعب ہی اور سر موٹہ نے میں اوٹے اور اہل سا تو ان  
 دن ہی اور فرزند کے حقون میں سے یہ بھی ہی کہ اور سکنا نام اچھار کے اور حدیث میں  
 آیا ہے کہ تملوے نامون میں سے بہت پیار سے نام نزدیک اللہ کے عبداللہ اور عبدالرحمن  
 میں اور حدیث میں آیا ہے کہ جائز ہی نام کہ کتابی شتعب خدا اصلہ علیہ وسلم کے نام پر  
 نہ کتب پر میں سے شتعب محمد نام رکھے ابو العاسم آیا ہے کہ ایک شخص نے حضرت  
 زمانہ میں بکار ایک شخص کو کہ محمد نام تھا اور سکنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچہ  
 اور کسی طرف اوسنی کہا کہ کسی اور کو بکار ہا ہوں یا رسول اللہ پس منع کیا آنحضرت نے رکھے  
 نام اور کتب اپنی کے سے یہ بعضوں نے کہا ہی کہ منع ہی جسمع کرنا در بیان  
 نام اور کتب کے کہ بعض نے ایک شخص کا نام محمد رکھے اور کتب ابو العاسم تو یہ  
 درست نہیں بلکہ بعضوں نے کہا ہی کہ حضرت کے زمانہ میں تعاد جہتی مطلق اور نجاری ہی اور آیا ہی

مع  
 حضرت  
 ماجد علیہ السلام

کہ عیسیٰ نام ابو حنیفہ کے تھیں دیا یا احمد کے تھیں کے باب میں نہیں مکر وہ جانا اسکو اور اگر علم راہو  
 تو مستحب ہی ہوا انسا اسکا ایک شخص کا عاصی نام تھا اسکا حد لغت نام دل والا فہم ہے یہ  
 معلوم ہو کہ بعض لوگ جو خطوبین عاصی یا آخر اپنی نام پر کہتے ہیں نہ چاہے کہنا اسکا اسلئے کہ اہل اپنے  
 گناہ کا اچھا نہیں دیکھتی ثابت ہوتی ہی گناہ کرنے پر اور اللہ تعالیٰ کے آگے ازراہ عاجزی کے اظہار  
 اپنے گناہ کا کرنا اور بات ہی کہ وہ عاجزی اور انتہائی اور اسطرح سالار کش یا نبی بخش یا عبد اللہ یا عبد  
 الکریم کے گیسکا نام ہو تو بدل کر ایسا نام رکھے اور آیا ہی کہ زینب کا پہلے ترہ نام تھا یعنی بنو کار کے  
 حضرت نے بدل کر زینب نام رکھا اور منع فرمایا ہی حضرت نے ان نام کے رکھنے سے نبی برکت اور  
 رحمت اور صلاح اور نافع اور مائدہ انگلیکے اسلئے کہ اگر کوئی شخص جو حج کہان برکت ہی اور اسکے جواب  
 میں کیا جاوے کہ یہاں برکت نہیں ہی تو یہ اچھا نہیں اور حل کر کہ جو بچہ پیدا ہو جاوے کہ نام کہیں  
 اسکا کرہ زیفاست کے وہ بھی اونچا فہم حکم شاید اوس کچھ کا ہی کہ جس میں صلوات جلت کیا  
 پائی جائے مانند آواز کرنے یا آواز بانہ لانے وغیر ذلک کے اور چاہیے کہ اگر لکھتے ہیں اپنے  
 میں ذکر بیان اور لکھی کے پیدا ہونے میں ایک بکری بیج کرے اور اسکو عقدہ کہتے ہیں اور پختہ کرنا  
 سنت ہی اور اگر لکھتے ہی بکری پر لکھا کرے شیئی کہ ہونی میں تو ہی جائزی اور مذبی بکری کہ حقین  
 رڑے نہیں کہ سنت یون ہی ہی اور یہ ہی سنت ہی کہ بالونکی قدر سونا یا چاندی نقد کر سکے  
 اور حقیقہ عام ابو حنیفہ کے مذہب میں سنت نہیں وہ کہتے ہیں کہ پہلے سنت تھا بعد اسکے منسوخ ہوا  
 آداب طلاق کے یہ میں کہ طلاق بی لیکن موقوف ترین سبب جو کئی ہی نزدیک خدا تعالیٰ کے اور چاہے  
 کہ اس میں قصہ عورت کی مذاکا نہ ہونے یہ سبب شرعی ہے کہ ایذا مومن کی حرام ہی پس چاہے کہ  
 طلاق دیا وقت ضرورت کے ہو اور اسلئے مکر وہ ہی حالت حیض میں کہ اوس میں دہم جاتا ہی اسکا کہ  
 سبب برکت طہیث کے دی ہو اور اگر بڑی ہوئے ہو ہی خاوند کے مان باپ کے نزدیک ازراہ حق  
 کے تو چاہے کہ طلاق دے اسکو متعلق ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ گامیری ایک بیوی میں  
 جانا تھا اسکو اور بات یہ بعضی عورت مکر وہ کہتے تھے اسکو اور حکم طلاق کا کہ اسے کھینچے بیٹے حضرت  
 صلے اللہ علیہ عبدالمسلم سے عین کوا فرمایا طلاق دیدے لہی ما بن عمر اور اسے معلوم ہو کہ حق مان اب کا  
 صدق ہی اور عایت خاطر عورت کے لیکن چاہے کہ غرض فائدہ و زبان میں نہ ہو جسے بلا وجہ شرعی  
 انھیں رکھتے ہوں اور جائز ہی طلاق اوس عورت کی کہ خاوند کو راضی نہ کرتی ہو اور اوس عورت کی  
 کہ کچھ خلیج ہو اور اسکا کہ اس کے دین میں فساد ہو اور او کی کد ایداد سے خاوند کو اور چاہے کہ

وہ کہتے ہیں کہ عورت کی طلاق اگر بے عذر ہو تو جائز ہے

مذہب



یہی کہ خاوند کے گھر سے کسی کو کچھ دیوے نہیں مگر بھلاؤ کی اور اور حق یہی کہ روزہ قتل کے  
 مگر اوکس رہنا سے اور اگر رکے کی بغیر اوکس مرضی کے تو قبول نہیں ہو گا اور اور حق یہی کہ باہر  
 نہ نکل مگر باذن خاوند کے اور اگر نکلے کی بدون اذن کے تو لغت کہ بیچے اور سرفروشتے پر نیکی وقت  
 اور سوائے انکے بہت حدیثیں آئیں ہیں خاوند کے حقوق میں اور جو ضروری حقوق خاوند سے  
 دو چیز ہیں ایک یہ کہ برہمن پوشیدہ رہے اور بارہائی رسکے حدیث میں آیا ہے کہ خاوند کی  
 صحن کہ زمین افضل ہی مسجد کی نماز سے اور نماز کے گھر کے گودام میں بہتری نماز صحن کے سے اور اور حق  
 یہی کہ طلب کرے بیوی زیادہ حاجت سے اور برہمن کرے اوس کھاں خاوند کے سے کہ حرام کن  
 ایہ طرح تہی عادت تھکے زمانہ کی عورتوں کی کھتے میں کچھ مرد گھر سے باہر آتا تو بیوی اور فرزند اوسکے  
 کے گئے کہ دور کرنا اپنی تین کب حرام سے کہ جو کچھ ہم پہنچے گا حلال سے ہم اور ہر وقت اوقات  
 اور ہر نہیں رکھتے ہم اگر دو پنج براور جا ہے کمان باب عورت کے پہنے کچاح کے اوسکو آداب  
 خاونداری اور خوش گذرانی نہ کماوین کہ یہی ایک حق ہی بی بی کما مان باب پر آیا ہے کہ ایک عورت  
 نصیحت کرتی ہی اپنی بی بی کو وقت نکاح کے کہ امی بی بی میری تو باہر جاتی ہی اپنی قدیمی گھر سے اور  
 اہل ہوتی ہی مردی چکانہ براور جاتی ہی طرف ایسے صاحب کے کہ ہرگز نہیں دیکھا ہی ہونے اوسکو  
 لازم کرنا اپنے پر اطاعت اوسکی اور رضا اوسکی اور رہنا تو اوسکے ہاں مانند فرس بجتی ہوئی سکے ہی  
 عاجز و کوتاہ وضع نامو وے وہ غلام تبراہت نزدیک ہونا تو اوستے نامید خود سے وہ تجھے ہمیں بہت  
 جتنے رہنے سے نظرمیں رکھ جو جاتی ہی اور بہت دور ہی نہ رہنا اوستے تا فراموش کرے جگو اگر زندگی  
 تیری جا ہے نزدیک ہونا اور اگر دوری جا ہے دور رہنا ایسی بات نہ کہنا کہ اوسکی کانین بری معلوم ہو  
 اور ایسی چیز کرنا کہ اوسکی اطمینان بری دکھائی دے اور جو کچھ کہ جا سیے وہ کرنا اور جیسا کہ جا سیے  
 ویسے ہی رہنا اگر یہ کیا تو نے چچکارا پایا تو نے و کرنا ہلاک خراب ہوگی اور یہ نصیحت جا سیے ہی سب  
 آداب کہ تین بی بیج درازگی کی نہیں باب تیسرا بیج آداب یارانہ وغیرہ کے اور اس باب میں ہر حال  
 فصلیہ ہیں **مصلحت چار** بیان جب شد اور غضب شد کے جان کہ الفت خرد حسن خلق کا ہی اور نیک خلقی  
 بہترین اعمال ہی ایک صحابی نے حضرت صل اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا چیزیں بہتر ہیں  
 کہ اللہ تعالیٰ آدمی کو دین میں فرمایا نیک خلقی اور حدیث میں آیا ہے کہ جبکہ اللہ تعالیٰ نے نہ رت نیک و بہت  
 نیک ہی ہیں نہ کیا نیک اوسکو آگ دور کی تو یہی حدیث میں آیا ہے کہ بہت مبارک عمل نیک اعمال میں  
 نیک خلقی ہوگی ایک روز آنحضرت صلا اللہ علیہ وسلم نے ابو ہریرہ کو فرمایا کہ لازم کہ اپنی اور ہر

یہی کہ خاوند کے گھر سے کسی کو کچھ دیوے نہیں مگر بھلاؤ کی اور اور حق یہی کہ روزہ قتل کے

نیک خلقی کما ابوہریرہؓ یہ کیا چیز ہے نیک خلقی یا رسول اللہؐ فرمایا کہ جو کوئی انقطاع کرے محسوس تو وہ آپ کے  
 اوستے اور جو کوئی ظلم کرے پتھر عثر کرے تو اوستے اور جو کوئی محروم کرے تجھ کو دیوے تو اس کو  
 اور جب نیک خلقی بہترین اعمال میں تو فرماؤ کہ محبت و الفت ہی وہ ہی بہتر ہوئی ہے جنہوں سے  
 خصوصاً وہ محبت و الفت کے سبب عین و تقویٰ کے ہو و سب سے اور چ فضیلت خیر اللہ کے حدیثیں بہت  
 آئی ہیں منجیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جسے میلانی کا ارادہ کیا ہے وہ بتائی اور  
 دوست اچھا کہ اگر فراموش کرتا ہے اللہ خدا کو تو یاد دلا دیتا ہے وہ اس کو اور اگر یاد رکھتا ہے خدا کو تو مدد  
 کرتا ہے اس کی اور یہی حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی بھائی چارہ کرتا ہے کسی سے اللہ اس کی تین بہت میں  
 ایسا ورجہ ملتا ہے کہ کسی عمل سے وہ درجہ پائیں سکے اور یہی حدیث میں آیا ہے کہ روز قیامت کے روز  
 عرش کے کڑبان رکھیں ہوگی اور اوپر کئی ایک لوگ بیٹھے ہونگے کہ تمہارے مانعہ دو ہیں رات کے  
 جائزہ کہ ہونگے اور لباس اس کے نورانی ہونگے اور اور سب لوگ خوف و ہراس میں ہونگے اور ان کو  
 کسی چیز کا ذرین ہوگا اور یہ وہ لوگ ہونگے کہ جبکہ حقین فرمایا ہے اَلَا اَنْ اَوْ لِيَاۤءَ اللّٰهِ الْاٰخِرُ  
 عَلٰیہُمْ وَاَ لَآ اَھُوۡنَ فِیۡہِمْ اَوْ لٰیۡنِیۡ اَکَاہُ ہود و دوست اللہ کے نہیں ڈر ہوگا اور نہ وہ غلبہ ہونگے  
 صحابہ نے جو چاہا کون لوگ ہیں وہ یا رسول اللہؐ فرمایا وہ لوگ کہ دوستی رکھتے ہیں آپس میں اللہ کے  
 اور بیٹھے ہیں آپس میں اللہ کے لیے اور آپس میں ملاقات کرنے میں اللہ کے لیے اور یہی فرمایا کہ شا  
 طر کے لوگ ہیں کہ روز قیامت کے ان کو حق تعالیٰ اپنے سایہ رحمت میں رکھے گا اور اس روز نہیں سایہ  
 ہوگا مگر سایہ اللہ کا ایک امام عادل ہی دو شہرا جو ان صالح کے ساتھ صلاحیت کے نشوونما پایا جو اور  
 مسرورہ کہ دل اس کا مسجد ہی میں چھارتا ہے اور چوتھی وہ کہ اللہ ہی کے لیے دوستی رکھتا ہے اور باہر  
 وہ کہ وہ یا رسول اللہؐ فرمایا وہ کہ ملایا اس کے تین عورت صاحب جمال نے پس راہ اللہ سے اور بار  
 اور ساتھ ان وہ شخص کے تصدیق کرتا ہے ایسا پوشیدہ کہ دائیں ہاتھ سے دینا ہی تو بائیں ہاتھ سے کوئی نہیں ہوتا  
 صدق یا رسول اللہؐ درستی کے کہ حق تعالیٰ نے وحی بھی ایک پیغمبر کو کہ زبیر اور انبیا میں واسطی راستہ تیری ہی  
 اور انقطاع تیرا ہے اور رجوع کرنا میری طرف واسطی عت تیری ہی ویکر خاص میرے لیے میری کہ  
 رکے تو میرے دشمنوں کو اور دوست رکے میرے دوستوں کو یعنی یہ بات خاص اللہ ہی کی محبت میں  
 حاصل جوتی ہی آئیں اپنے حظ بعض کو فعل نہیں ہوتا اور حدیث میں آیا ہے کہ دعا کی حضوت نے  
 خداوند اللہ کہد فاسق کا مجھ پر احسان اور نہ محبت دے مجھ کو اس کی اور آیا ہے کہ حضرت حق سبحانہ تعالیٰ  
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وحی پہنچی کہ اگر تو عبادت کر سنے مجھ کو برابر عبادت آسمان و زمین والوں کی

وہ کہ وہ یا رسول اللہؐ فرمایا وہ کہ ملایا اس کے تین عورت صاحب جمال نے پس راہ اللہ سے اور بار  
 اور ساتھ ان وہ شخص کے تصدیق کرتا ہے ایسا پوشیدہ کہ دائیں ہاتھ سے دینا ہی تو بائیں ہاتھ سے کوئی نہیں ہوتا  
 صدق یا رسول اللہؐ درستی کے کہ حق تعالیٰ نے وحی بھی ایک پیغمبر کو کہ زبیر اور انبیا میں واسطی راستہ تیری ہی  
 اور انقطاع تیرا ہے اور رجوع کرنا میری طرف واسطی عت تیری ہی ویکر خاص میرے لیے میری کہ  
 رکے تو میرے دشمنوں کو اور دوست رکے میرے دوستوں کو یعنی یہ بات خاص اللہ ہی کی محبت میں  
 حاصل جوتی ہی آئیں اپنے حظ بعض کو فعل نہیں ہوتا اور حدیث میں آیا ہے کہ دعا کی حضوت نے  
 خداوند اللہ کہد فاسق کا مجھ پر احسان اور نہ محبت دے مجھ کو اس کی اور آیا ہے کہ حضرت حق سبحانہ تعالیٰ  
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وحی پہنچی کہ اگر تو عبادت کر سنے مجھ کو برابر عبادت آسمان و زمین والوں کی





نے دے یعنی تلامذہ غریب مائیں محفل اور تعزیر دہری وغیرہا کے لیے دنیا ممد و باعث ہی اگلے گناہ کا  
 ذخیرہ چاہیے اور جو کچھ کہ مدد کرنا لائیں ہی گناہ میں لینے مثلاً کثیرہ وغیرہ بدینا یا رولی کسلا دینی اور  
 بسبب اسلام اور سیکے دیوے تو مضایقہ نہیں اور اگر خجاست اور سکے خاص ترے حق میں ہو تو اول  
 یہ ہی کہ کھول لی تو کہ یہ مرتبہ صدقہ کا ہی اور یہ بیچ ابتدا یا رانہ اور بہائی چار سیکے ہی اور اگر حق یا رانہ  
 پسے کا ہو اور بعد اسکے گناہ کہے تو اوہ میں دوطریق ہیں مذہب بعضوں کا عفو اور پردہ پوشی ہی اور  
 طریق بعضوں کا اعتصاف اور ترک ملاقات ہی اور مدار اسکا نیتوں پر ہی یعنی فریق اول کو نیت یہ  
 ہوتی ہی کہ ملتے رہیں گے تو اوہ کو مجاہدین کے اور فریق ثانی کی نیت میں یہ ہی کہ وہ لائق ملاقات کے  
 نہ کہ مخالف محبوب کا مخالف یا بی ایام احمد ضیل نے ترک کیا یا راجیجی بن معین کا اتنی ہی بات پر  
 کہ مائیں نے کہ میں سوال نہیں کرنا ہوں کسی سے لیکن اگر بادشاہ بطریق محمد کے کچھ بھی تو قبول  
 کروں گا میں اور ایسی ہی ترک کیا یا رانہ حارث محاسبی کا بسبب تصنیف کرنے اور ٹکے رد مقرر کرنا اور  
 گناہ کیا نہیں کہ تو اول ان کے شہنہ لکھا ہی بعد اسکے اوہ کو رد کرنا ہی اور ایسی ہی ایک سبب  
 یا رانہ ترک ملاقات کی بسبب تاویل کرے تو ٹکے اس حدیث میں ان الله خلق آدم على صورة  
 نبطی ترجمہ اسکا یہ ہی کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آدم کو اپنی صورت پر اور مرد صورت سے بہان  
 صفت ہی ایسے اپنی صفت پر پیدا کیا پس امام احمد کو تاویل اسکے ناگوار گذری وہ کہتے تھے کہ  
 اسکے لفظی کہو اور حال جلنے مراد کا اللہ تعالیٰ پر کرو اور یہ امر ہی کہ مختلف ہوتی ہی نیت انہیں  
 بعض کو مقصود شہادت اور انکسار سے یہ ہوتا ہی کہ سبب گمراہی عوام کا ہوا اور بعض کو بسبب نہایت دوستی کے  
 کہنے والے سے شدت انکار ہوتا ہی اور بعض کو خوف ہوتا ہی اسکا کہ مبارک امر کرے صحبت  
 اوہ کی اور بعض کو کلی نظر شرقی ہی اور خلق کے اور عاجز ہونے اور ٹکے بیچ دست قدرت خدا کی  
 اور وہ بہ جاری اللہ تعالیٰ کے اس سے وہ خضر ہوتے ہیں کہ بد عاجز ہو کر ایسے مالک جلال کی  
 نافرمانی کرتے ہیں اور یہ نظر مذکور کہیں بسبب متقابل اور مراد ہی کے ہی ہوتی ہی کہ یعنی کو  
 یہ سمجھتے ہیں کہ یہ چار سے عاجز ہیں اور اللہ مالک جیم وہ انہر جم ہی کر چکا یہ سمجھ کر وہ سستی کرتے ہیں  
 جزی بات کے سن کر نے سے پس یہ چار میں لیکن یہ ایک امر ہی کہ اوہ میں تحقیق و ثبات کرنا تشریف اور  
 سخت تقلید میں خارج ہی دائرہ شرع سے یعنی فقط و کما دیکھی کسی کہ وہ لوگوں پر بڑی بات  
 نے خضر کرنا ہی میں ہی کہ وہ یہ نہ چاہے بلکہ نیت کرے اس کا کو اور نیت خالص اس میں کہ  
 نے مختلف بلکہ تقلید اور کسوٹی اسکے یہ ہی کہ اگر کوئی شخص تصور کرے چچ حق خاص سے کہے اوہ کو

معذور رکے اور بہ لیا جاسیے وہ مقبول نہ وہ کہ چھ محاطات حقوق باطنی کے کوئی دقیقہ چھوڑے اور  
 چھ حقوق شرع کے اور چھ غیر کے حقیقت کو ساتھ عقیدے کے ساتھ لاوے یعنی حقوق شمس عیاد اور دیکھنے حق تلف  
 کرتا ہی شرارت سے اور ممانہ عقیدہ کا کرتا ہی کہ مینی فلاں کی دیکھا دیکھی کیا ہی قسم ہی کہ یہ فربس شیطانی ہی  
 اور اکثر باعث کہ اوپر مذکور است اور سابل کے چھ امر معروف اور نہی منکر کے ہی رعایت و لونگی اور نہ چھ  
 وحشت و کئی کے ہی ہمہ ہی فربس شیطانی سے ہی اگر قادر بنوا پر تغیر اور تغیر کے تو طریقہ اعراض اور  
 انکار کا یعنی بڑے سے جاتے کا چھوڑے اور جان کہ جو کچہ کہ کما گیا بطریق جمال کے ظاہر ہوا او سے یہ  
 کہ او سے درجہ اعلیٰ بغض میں ترک اور اعراض اور قطع کرنا نہی اور مدد کا ہی لیکن جانا جا سیکے کہ یہ ایسا  
 امر نہیں ہی کہ درجہ ظاہر عمل کے داخل ہو تحت تکلیف کے اور حکم کیا جادے ساتھ واجب ہونے اور سیکے  
 سب لوگوں پر نزل اور واجبات کے اسلیئے کہ شراب خوار اور مرکب بدکاری کے چھ زمانہ غیر خدا اصل اللہ  
 علیہ وسلم کے اور صحابہ کے ہی تھے لیکن انکو باطل چھوڑ دیتے تھے بلکہ حال انو کا مسافات تاکہ بعضوں پر  
 تشدد کرتے تھے اور بعضوں نے اظہار بغض و عداوت اور بعضوں نے اصلاً تعرض ہی نہ کرتے تھے اور بعضوں پر  
 رحمت و شفقت سے نظر کرتے تھے اور دوری سنیں کرتے تھے ان سے پس یہ دقیق دین کے کہ میں کہ مختلف  
 اور میں احوال سالکان طریقت کے اور عمل ہر ایک کا او میں موافق حال اور وقت اور سیکے ہی میں جن پر قدرت  
 کر سکتے تھے تشدد کرتے اور اگر قدرت نہ کر سکتے او سے بغض و عداوت ظاہر کرتے اور جسے خوف ضرر ہوتا او کے  
 طرف مبالغہ ہی کرتے اور جو نہ غریب ہوتے اور توقع انکے اسلام کی ہوتی اور ہر جرم و شفقت کرتے اور نہایت  
 او میں کراہیت اور استحباب ہی مانند تمام فضائل اعمال کے نہ حرمت و وجوب یعنی ہر دوسرے بغض و غم نہ کرنا  
 مکروہ ہی نہ حرام اور کرنا بغض و غم کا انسی مستحب ہی واجب اور چھ حق ایسے امور کے واقع ہی کا اعمال  
 یا کیفیت یعنی اگر وہ اجزاء اعمال موقوف غبت پر ہی اسلیئے کہ کہی ہوتا ہی کو چھ نظر رحمت کرنے کے اور  
 نرمی کر کے طریقہ تواضع اور خلقی کار عایت کیا جاتا ہی اور چھ تنبیہ اور اعراض کر کے ثبوتہ کہ روخی کا لحاظ  
 کیا جاتا ہی اور حاکم و معنی ان امور میں ل ہی پس طالب مصادق کو چاہیے کہ ہر چیز میں کہ موافق طبیعت  
 اور خواہش نفسانیکہ ہو خلاف او سکی کرے۔ ہر اسلیئے کہ جمیع کچھ اعراض اور انکار کے مقصود یعنی اور غیب اور  
 انصار صلاح کا ہو ایسی ہی تصوری کہ نرمی اور رحم میں ہی علامت اور دل جوئی و اسلیئے کہ ایک  
 غرض کو غرضوں و نیاسے کہ مال ہی اور جاہ اور شہرت ساتھ علم و تواضع کے اور قصد اجتماع لوگوں کی اور  
 تعریف کرنے اور نیک کا اور مانند انکے کہ محض سنیں ہی یہ اوس کسی پر کہ تلاش کرنے والا احوال اپنے کا  
 اور حکایتیں منسلح کی چھ زجر اور اعراض اور نرمی اور عفو کے بہت ہیں اور اختلاف

احمال انکے کا محبت خلاف احوال کے ہی یعنی کوئی زہر کرنا تا اور کوئی نہ کرنا تا پس یہ محبت خرافات  
 حالتوں کے تھاجیساکر بیان مفصل اسکا اور ہر ہوجا ہی **مضمل و سہری** چہ بیان اون صفوں کے  
 بشرط نہیں بچ اختیار کرنے صحبت کے جان کہ اکثر یوں ہی کہ کرنا یارانہ کا واسطی کسی غرض نامہ کے  
 ہوتا ہی اگرچہ یہ ہی تصور ہی کہ بسبب برائی اتفاق اور موافقت طبیعت اور جنسیت کے ہوا جو کہ اس  
 قسم میں اختیار کو دخل نہیں ہی بلکہ ثواب یا سبب عذاب کی نہیں ہونگی پس اکثر یہی کہ یارانہ واسطی  
 فائدہ کے ہوا و فائدہ نصہر ہی بچ دینی اور دنیا دیکے فراد دنیاوی سے یہی کہ موقوف ہوا پر  
 زندگانی دنیا کے اور محدث ہوا پر حاصل ہونے فائدہ آخرت کے مانند جمع کرنے مال کے اور حاصل  
 کرنے جاہ شہ کے یا بڑی انفت حاصل کر نیکی سادہ دیکھنے کے اور ہسائلی کے اور مناسب مجال عقل کے  
 یہی کہ غرض اس کے یارانہ سے یہ نہو پس چاہیے کہ غرض یارانہ سے محض حاصل کرنا فائدہ دین کا  
 مانند حاصل کرنے علم عمل کے اور مانند حاصل کرنے اس قدر مال کے کہ کفایت کرے واسطی منہج کے  
 اور حاصل ہونے سبب اس کے فراغ خاطر اور جاتی رہی تشویش الی اور مانند مدد جانے کے بچ  
 احوال اور مصیبتوں کے کہ باعث فتور اوقات اور قصور عبادتوں کے ہیں اور مانند خلاص ہونے کے  
 کثرت مال سے اور قید جاہ سے کہ باعث تشویش خاطر ہی اور مانند رکت حاصل کر نیکی سادہ  
 نری دعا کے کہ سبب حصول مقاصد اور مطالب کے ہی اور مانند اتفاد شفاعت کے قیامت میں  
 متقول ہی بعض اکل بزرگوں سے کہ بہت پیدا کر دم بہائی سلمان جانتے کہ ہونے سے اسطے  
 کہ ہر مومن کو اپنے بہائی سے بعد شفاعت ہی کہ جب بخشا جاوے گا بندہ شفاعت کرے گا اپنے بہائی  
 سلمان کی امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ لازم ہے کہ تو غم اپنے بہائی مقرر کرنا کہ  
 بہائی کام آں ہیں دنیا اور آخرت میں کیا سنیں جانتا ہی تو حال اہل دوزخ کا کہ گھسب سنگی مٹا لگتا  
 میں متافعیین و کلا صہد ہی کہیں یعنی زمین ہی ہمارے لیے کوئی شفاعت کرنا والا اور نہ یار  
 غمخوار اور جب معلوم ہو کہ فائدی یارانہ کے یہ ہیں تو ضرور ہو کہ لائق یارانہ کے ہوں گا کہ صحبت  
 اسکی سبب حاصل ہونے ان فائدہ و نکلے جو اور پہچانا اسکا وقت تجربہ کے اور دیکھنے حال کے غلط ہو  
 لیکن کلام مجمل بچ شرط یارانہ کے یہی کہ یار حافل ہو کہ احسن کی صحبت میں بھلائی نہیں ہوتی  
 اور آخر کو نوبت انفعالیہ اور پریشانی کی پہنچی ہی اور نفع اسکا ضرر ہی اور دوستی  
 اسکی دشمنی ہی اور اسی سبب سے کہابی بزرگوں نے کہ دشمن دانہ بہتری  
 دوست نادان سے طشت دشمن و آگ بی جان بود بہتر از ان دوست کہ نادان بود

یہ محبت  
 محبت  
 محبت  
 محبت

صفیان ثوری رحمہ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ نظر کرنا اجماع کے موند پر بزرگ گاہ ہی کہ لکھا جاتا ہے نامہ  
 اعمال میں اور بعضوں نے کہا ہے کہ القطار کرنا اجماع سے وصل کرنا ہی ساتھ خدا کے اور مراد خدا  
 سے وہی کہ بھیجے اشیا کو موافق اس کے مقصود کے کہ مقصود اس کے کیا ہے اور اسے کیا ہی  
 اور معلوم کرے تحقیق طاعات کی اور تنہا کرنا بیکل مراد ساتھ خدا کے جہاں کہیں کہ تعلق  
 کی ہی ہی ہی حدیث میں آیا ہے کہ کوئی مخلوق عقل سے زیادہ تر بعینہ نہیں ہی خدا کے نزدیک  
 ایک بار رو برو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک شخص کی تعریف کی لوگوں نے اور سنا لیا  
 اور حکم تعریف میں فرمایا کہ عقل او سکی کسی ہی عرض کیا لوگوں نے کہ یا رسول اللہ جو تعریف  
 کرتے ہیں او سکی کوشش کرنے کی عبادت میں اور سنا سو نہیں اور آپ انکی عقل کا حال پوچھتے ہیں  
 فرمایا کہ جن اسب تاقیابی کے کرتا ہی وہ گناہ کہ زیادہ ہوتا ہی گناہ فاسق ہے اور نقاب  
 درجوں عبادت کے قیاس کو موافق درجوں عقل کے ہونے سے عقل ہی حضرت مراد نہیں عبادت کے  
 کو فرمایا مرد کے تین کوئی چیز بہتر عقل سے نہیں ہی کہ بتائی ہی آدمی کو راہ سیدھی اور باز رفتی ہی  
 او سکو تمام کو راہیوں سے بلا شکر کامل نہیں ہوتا ہی ایمان آدمی کا اور مستقیم نہیں ہوتا ہی میں  
 او سکا مگر ساتھ کمال عقل کے معقول ہی امام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ چہا انہوں نے آنحضرت  
 سے کہ یا رسول اللہ کس چیز سے نصیحت ہوتی ہی مرد کے تین دیا ہی فرمایا کہ ساتھ عقل کے پیر چہا  
 عائشہ رضی اللہ عنہا کہ آخرت میں کس چیز سے نصیحت ہوتی ہی فرمایا عقل سے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا  
 ہی نصیحت ساتھ اعمال کے فرمایا ای عائشہ کوئی عمل نہیں ہوتا ہی مگر بقدر عقل کے کہ جو عقل ہے کتنا  
 ہی عمل ہی بہت کرتا ہی اور حدیث میں اور اقوال صحابہ کے عقل کی نصیحت میں مینما را ہی میں اور جلد  
 تر انظار اندہ سے یہی ہی کہ یا عرض خلق ہو کہ اکثر عاقل ہوتے ہیں کہ اپنی عقل سے مایوس ہو کر  
 معلوم کرنے میں لیکن بسبب غضب اور رشوت اور بخل اور مانند انکی متابعت خواہش نفسانی کے  
 کرنے میں اور خلاف معلوم اپنے کے عمل میں لاسے میں پس شرط حسن خلق تمام کرنے والی  
 شرط عقل کے ہی اور دونوں شرطیں حقیقت میں ایک ہیں اور مقصود یہی کہ عاقل ہو دے عمل  
 کو نہوا لا قضای عقل پر اور اگر انکفا اوسی شرط ہے بر کرے تو ہی روای اور اور شرط انکارانہ کے  
 یہی کہ نہوا فاسق کہ مفسد مفسق و فاجر بر اور مفسق عاوت او سکی اور صحبت فاسق سے توقع نفع کی  
 نہ کسنی چاہے کہ چونکہ جو کوئی خدا تعالیٰ کے حقوق نہت ہونے سے نہیں نہرتا ترے حق سے  
 انکار کرے کیا اور مفسق شافی کمال عقل کے ہی اور بعض فاسقوں نے اگرچہ کبھی نفع سہرہ ہوتا ہی جیسک

سخاوت شراب خواہے ولیکن ہونا ضرر کا اوستے زیادہ ہی بہ نسبت نفع کے اور ثابت مبینہ یہاں  
 نفع اوسکا اور کسی ہوتا ہی کہ زور دیتا ہی اور بکسی سرکاشا ہی اور بکھڑ شراط یا رنہ سے یہی ہی کہ  
 یا رب عقی سنو کہ اوسکی صحبت میں خوف سرایت کرنے بدعت کا اور تجاوز کرنے بُرائی اوسکی کا ہی  
 لغو ذباستہ من ذلک راہ حق یہی ہی کہ بدعتی سے القطع کرنے اور اوسے یا رنہ کرے اور نہ شرا  
 رسے اگر جائے کہ نفع نہیں کریگا مباحثہ اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہی اور جہر شراط یا رنہ سے یہی ہی کہ یا رب  
 حریص دیا کانو سے تا تو ہی خریص نہوجا وے کہ حریص دیا دیوانہ ہی حقیقت میں اور عاقل ہی  
 ظاہر میں اور یہ درہی مید و اکیا و اہو اوسکی جس صورت میں کہ عالم گرفتار ہوں امین لیکن علمائے حق  
 کہ چلنے والے میں راہ آخرت کے اور قصود اذکو علم سے علی ہی ہے وہ البتہ پاک ہوتے ہیں  
 اس بلا سے اور وہ واقعہ دینے والی اس بیماری حرص کی محال ہی تیر لوگ ہیں لائق صحبت کے  
 اگر خدا تعالیٰ نصیب کرے والا سلا لکرنا و کئی کتابوں ہی کا خوب ہی کہ البتہ اسکو چ توڑنے شورش  
 نفس کے تاثیر ہی یقینی اور ادنیٰ فائدہ امین یہی کہ خلاصی ہوتی ہی چل مرکب سے اور اس ہی نامہ  
 میں جو فائدہ کہ طاب صادق کو اون بزرگوں کی کتابوں سے ہوتا ہی جانشینی شیخ زمانہ ہمارے یہی  
 نہیں ہوتا اور حاصل یہ کہ صحبت بد اخلاق کو کوئی سے احتراز کرے کہ سلامتی اسی میں ہی اور  
 بیہودہ تقصیر و اوقات نکرے کہ عرفین ہی اور اکثر ضرر آدمی کا بسبب صحبت بد کی ہی اور آخرت میں  
 ثرہ اوسکا سزا خداست کے نہیں ہی سہیل نندی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی پر یہی کہ تین شخصوں کی صحبت  
 سے ظالمان غافل اور عالمان بل عمل اور صوفیان جاہل سے فصل غیسری بیچ حقوق بہاں  
 چارہ کے اور بارانہ کے جان کہ بہاں چارہ ایک رابطہ ہی کہ حاصل ہوا ہی اتفاق سے مانتہ  
 کساح کے پس ضروری امین رعایت کرنی حقوق کی تا وہ باقی رہے اور جو حقوق بہاں چارہ سے  
 تیر ہی کہ اوسکے لیے تیری مال میں کچھ حصہ ہو غیر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ حال  
 بہاں کو کا مانند حال و نو ناتوئے کی کہ ہوتا ہی ایک دوسر کو غرض یہی ہی کہ ہر ایک مدد کار  
 ہو اور آپس میں شریک منافع میں اور نفع پہنچا نا ساتھ مال کے تین مرتبہ پری ایک یہ کہ جسکو دینا  
 وہ بہتر کہ خادم اور غلام تیر کیے ہو وے کہ جو کچھ زیادہ تیری حاجت سے ہو اوسکو دیکر وہ کہ  
 اور یہ تیرین مراتب کا ہی اگر یہی سنو تو بہاں چارہ ہی نہیں اور چاہیے کہ اس مرتبہ میں انتظار  
 سوال کا نکرے کہ یہ نہایت تقصیر ہی حاصل یہ کہ جو کچھ کہ اپنی حاجت سے راہ بہاں مسلمانوں  
 یہ کہ مدد اوسکی کرے اور انتظار اوسکے مانگنے کا نکرے اور رفتہ رفتہ یہی کہ اوسکو شریک اپنا کرے تو لوگ

چہ  
 سے

اپنے جانے اور مال کو آدھوں آدھ بانٹ دیوے آپس میں اور بید مرتبہ اوسط درجہ کا ہی اور واسطے  
مراتب پر ہی کہ شیوہ ایشان کا اختیار کری تو پیسنے او کی حاجت کو مقدم رکھنے اپنی حاجت پر  
اور بید مرتبہ صدیقو کا ہی جس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے درست کرنے سامان لکھا جا رہے  
صحابہ و مومنین و مسند و مسند مال طلب کیا تو سب صحابہ آدھا مال لے آئے اور آدھا آدھا اپنے گھر و لوگوں  
لیے جوڑا لے آئے اور امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق اکبر سا مال لے آئے پھر خذہ اصلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا کہ کیا جوڑا تو ای صدیق اپنے اہل و عیال کے لیے عرض کیا صدیق نے  
کہ اللہ و رسول کی کھٹی یعنی اللہ اور رسول اس کا پس ہی پس حضرت نے اور صحابہ کو فرمایا کہ وفق  
نعم میں اور ابو بکر بن الیسا ہی کی کہ جیسا اسکے فعل میں اور تمہارے فعل میں اور اسی مرتبہ میں داخل ہے  
ایشان راستہ نفس کے یعنی اور کی جان کو غنہ رکھنے اپنی جان سے چنانچہ فقول ہی کہ ایک خلیفہ نے  
واسطے قتل کرنے ایک جماعت صفیہ کے حکم کیا اور ان میں شیخ ابو الحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ ہی تھے  
جلاد نے چاہا کہ توار پیدا دے شیخ ابو الحسن کے آئے اور کہا کمال مجھ کو کہ میں دوست رکھتا ہوں  
کہ ایشان کروں یعنی ترجیح دوں اپنے بھائی کو سوائے کہ زندہ رہنے کے جب یہ خبر خلیفہ کو پہنچی تو سب کو  
جوڑو یا اور کہا ہی لکھ بزرگوں نے کہ جب کوئی یار رکھے کہ اپنے مال میں سے کچھ مجھو دے اور  
وہ مال والا بوجہ کہ کتنا مال چاہتا ہی تو وہ لائق دوستی کے نہیں یعنی چاہے تہا کہ سب مال لے  
لے آتا اور آیا ہی کہ ایک اچھے بزرگوں میں سے ایک یار کے پاس آیا اور کہا کہ چار ہزار درہم کی احتیاج  
رکھتا ہوں میں و ہوا دے کہ اس میں سے آدھی لیا وہ پہلا اور کہا کہ دنیا کو اختیار کیا تو نے خدا پر تو  
لائق دوستی کے نہیں اور آیا ہی کہ فتح موصی رحمۃ اللہ علیہ کو ولی اللہ کے تھے اور ایک مکان بھائی  
مسلمان کے آئے او کو کیا پس صندوق او کا طلب کیا اور جو کچھ حاجت رکھتے تھے نکالا جب  
وہ شخص آیا تو ایک خادم نے اس کے اس قاعدہ کی خبر دی اس نے کہا اگر کچھ کتابی تو کو تیرے تیر  
واسطے خدا تعالیٰ کے آواز دیکھی کہ مجھ کو ساتھ ایسی خبر خوش کے شاد کیا تو نے اور ایک شخص ابو ہریرہ  
پاس آیا اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تیرے بھائی چارہ کروں واسطی خدا کے کہا ابو ہریرہ نے کہ میں  
کچھ نہ کہنے کا تو کہ حقوق برادر کے شکل میں کہا اس شخص نے کہ کیا ہے وہ کہو نا جو میں کہا ابو ہریرہ  
کو کوئی چیز تیرے ستر دیک و دنیا میں دوست زیادہ مجھے نہیں کہا اس شخص نے کہ والدین ہی  
اس مرتبہ کو نہیں پہنچا ہوں اور خرچ کرنا بے بسائیوں پر بیترقی اتھوق کرنے سے تفسیر دین پر  
امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ اگر میں میں درہم دوں اپنے بار دنیاوی کو

وہ شخص  
ابو ہریرہ  
نے کہا  
کہ میں  
چاہتا  
ہوں کہ  
تیرے  
بھائی  
چارہ  
کروں

تو میری ہاست کے تصدیق کرو نہیں سو دہم فقروں پر اور یہی فرمایا کہ اگر میں کہنا لاؤں کہ جس میں اس پر  
 یار میرے تو میری ہاست کے آزاد کرو نہیں بردہ کو اور سب پر و انصار میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی  
 اسیلے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انبار کرتے تھے یعنی ترجیح دیتے تھے اپنے صحابہ کو سب پر و نہیں  
 اپنے پر اور جملہ حقوق یارانہ سے یہی کہ جس کی غمخواری اوکل ساتھ مال کے گناہی مدد اوکل جائے ہی  
 واجبی اپنی حج حاجتوں اوکل کے پہلے سوال کے مستعد ہو اور اس میں میں مرتبہ میں اعلیٰ اور اوسط اور  
 ادنیٰ کما ہی طلبا کے کہ جس میں کہ تو فی حاجت ہی کسی یار کے آگے اور سعی نکلی اوسنی تیری  
 حاجت والی میں تو کہہ اوپر چار کچھ میں اور گن او سکھو و نہیں اور حدیث میں آیا ہی کہ حق تعالیٰ کے لیے  
 ظروف میں روی زمین پر اور وہ دل میں اور بہترین ظروف کا وہ ظرف ہی کہ صاف زیادہ اور بہت زیادہ  
 اور نرم زیادہ ہو یعنی صاف ہو گنا ہوئے اور سخت ہو دیں میں اور نرم ہو باقی مسلمانوں پر اور قرآن میں  
 میں اللہ تعالیٰ نے پیچ وصف اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا ہی **رَحْمَةً لِّكُلِّ نَبِيٍّ مِّمَّنْ يُصَلِّيهِمْ** یعنی انھیں  
 سخت کے جسم تیرے کہ آپس میں محبت الفت کتے تھے اور رحم کرنے تھے اور ہر جامع ہی غمخواری سب قسموں  
 یعنی زخم ہو گا تو سب خواہ اس سے او او گئی اور نہیں تو نہیں اور جملہ حقوق یارانہ سے یہی ہی کہ سناکت ہو کہ  
 یار کے عہد تھے حاضر و غائب میں ہر کھٹا غلط اور تھا بل کر سے اور روڈ و کہ کوئے اوس چیز میں کہ کہے اوکر  
 یار اور اگر او سکھ راہ میں دیکھے کسی کام میں یاد سے تو نہیں چھے کہ کمان تہا تو اوکی کرنا تہا تو شاید کہ وہ اسی  
 جگہ گیا ہو یا اسے کام میں ہو دے کہ اوکے ظاہر کرنے سے حجاب کہ تا ہو مصیبت اوکے دوزخ میں پہنچا  
 یعنی جو وہ بول کر اعداوس بات کو کہ ساتھ اوکے مخصوص کیا ہی کسی اور سے کہنے اور سید اوکے ظاہر کرے  
 اگر چہ بعد انقطاع و جدائی کے ہو کہ یہ علامت بد باطنی کی ہی اور ظاہر کرنے عیب و سنون  
 اور اہل و اولاد او سکی سے کہ جس میں ایذا او سکھ ہو دور رہے کہ حضرت رسالت پناہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے عیب کی کا اوکے منہ پر نہیں کہا آیا ہی کہ ایک شخص زعفرانی  
 کپڑی پہنے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رو برو آیا بعد اوکے جانے کہ نہ فرمایا  
 کہ اس کے تین کہہ دینا کہ اگر یہ رنگ کپڑی سے دور کرنے تو بہتر ہی اور اگر کسی سے عیب  
 یار کا شفا ہو دے تو اوکے منہ پر انکار نہ کہے کہ حقیقت میں آپ عیب کرتا ہی او سکھ اور یہ  
 دشمن اکثر اہل حسد و رقابت کی ہی اور اگر کسی سے تعریف او سکی تھے تو اوکے کدے سے  
 کہ جہاں او کا قبیحہ حسد کے سے ہی اور او سکی تعریف میں زیادتی کرے خود شائبہ کہ باطن  
 شائبہ جو کہ ہر مانوج عیب یار او کی کا ہو حاصل یہ کہ جو کہ کہ او کی کا گوارا ہوا تھے خاموش رہے مگر اور

عجب کما ہی طلبا کے  
 کہ تو فی حاجت ہی کسی یار کے آگے

عجب کما ہی طلبا کے  
 کہ تو فی حاجت ہی کسی یار کے آگے

چیزیں کہ متعلق ساتھ مروت اور نہی تنگی کے ہوا اور سکوت کرنے میں اسے اجازت ہو سکوت  
 بیان سفری اور سکواور کراہت اسکی حقیقت میں احسان ہی اس کے حق میں اگرچہ ظاہر میں بڑے  
 معلوم ہوا اور امر و نہی میں بھی طریقتِ حلم و مہربانی کا جاری رکھے اور طریقہ بیچ باز کرنی نفس کے  
 خطا پکڑنے اور عیب کرنے یا کیسے یہی کراہی میں نگاہ کرے کہ کچھ عیب یا نقصان پانا ہی  
 یا نہیں پانا تو محال ہی حضرت یوسف علیہ السلام کا قول اللہ تعالیٰ نقل فرماتا ہی وَمَا اَبْرَأَ نَفْسِي اِنْ  
 النِّفْسُ كَاثِرَةً بِالشُّعْرِ یعنی پاک نہیں کرتا ہونین اپنے نفس کو یعنی نہیں کہتا ہونین کہ نفس  
 میرا میل کرنے سے طرف آرزو کی پاک ہی تحقیق نفس البتہ حکم کرنے والا ہی بُرائی کا پس جبکہ تونہ پاک  
 ہوا عیب نقصان سے تو مندرور کہ اپنے بنائی مسلمان کو اور حیا کر کہ جیسا کہ ترجیح دینے کرنے  
 اس خصلت کے عاجزی وہ ہی عاجزی اور جیسکے تو خدا تعالیٰ کے حقوق میں قصور کرتا رہا ہی اگر وہ  
 تیری حقین تصور کرے تو کیا ہوا اور ڈانٹ بُرائی کا صفات خداوندی ہی اس لیے دعائیں واقع ہوا ہی  
 يَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِيلِ وَسَمَّا الْعَلِيمِ یعنی اسی وہ ذات پاک کہ ظاہر کیا خوبی کو اور چھپایا بُرائی کو اور  
 بخیر ظاہر کرنے خوبی کیسے اور چھپانے بُرائی کیسے یہی کہ حضرت خداوند سبحانہ و تعالیٰ نے صورت  
 ظاہر تیری کو ایسا خوب و زیبا پیدا کیا ہی اور جو کچھ بُرائی اور کمالات پیٹ میں پوشیدہ رکھا ہی بغیر  
 یا بخیر و بشتاب محبوب ترین بند و لگانہ و یک خدا تعالیٰ کے وہ شخص ہی کہ متعلق ہوا ساتھ اخلاق و یکے کا  
 یعنی اے میں اس کے صفات مثل عفو و عذرہ کے حاصل کرے اور جیسکے حضرت جل جلالہ اپنے  
 بندوں اور مخلوق کا عیب چھپاتا ہی اور گناہوں کو عفو کرتا ہی اگر تو اپنے برابر سے یا بہتر سے  
 یہ معاملہ کر لیا تو کیا ہو گا اور یہ ہی ہی کہ طلب کرنا ایسے مصاحب کا کہ پاک ہو عیبوں سے  
 طلب کرنا محال کا ہی اور دور کرنا اس کے عیب کا موجب ترک مصاحبت کا ہی اس لیے کہ کوئی ایسا نہیں ہی  
 کہ بعض صفات نہیں تنگ اور بعض صفات ہی انہوں نہایت قاریہ ہی کہ نیکیاں اچھی غالب ہوں بُرائیوں پر  
 اور یہ چاہتا کہ او میں کوئی بُرائی نہ ہو مشکل ہی پس نظر مسلمان مصنف کی ہمیشگیوں پر ہی اور یہ عفت  
 محبت ہی و نظر منافق اور بل الصافون کہ ہمیشہ عیب پر ہی جیسکے کہا ہی کسی شاعر نے وصفت  
 الرَّضَا مِنْ كُلِّ عَيْبٍ كَلِمَةٌ وَوَلَكِنْ عَذْرَا السَّخِيَّةِ الْمُسَاوِيَاتُ بِمَنْ اَكْثَرَ رِضَاكَ عَرَبِ  
 سے پہلے ہوئی ہی و لیکن آنگہ غضب کی ظاہر کرتی ہی بُرائیوں کو یعنی آدمی جسے راضی نہا ہی اور کمال  
 نہیں دیکھتا اور جسے عفت نہا ہی اس کی بُرائیاں دہونڈہ دہونڈہ کر رکھتا ہی سے نہ بیند و مد میں  
 مکرہ + ابن مبارک نے فرمایا ہی کہ مومن ہمیشہ عیب طلب عذر کے ہی اور منافق ہمیشہ عیب کے



پہلی اور تفصیل میں عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو انفرادی یہ یہی کہ اوپر لغزش بہانیوں کے خطا پر پکڑے تو  
 اور حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے پناہ پکڑو بڑی ہمسایہ سے کہ جب بھلائی دیکھو ڈاکم دے  
 اور جب بُرائی پاوے مشہور کرے اور جیسا کہ واجب ہے کہ زبان بڑائیوں یا کسی روکی اس طرح لازمی  
 کہ دل سے ہی سکوت کرے اور سکوت دل کا یہی کہ گمان بد نہ لیاوی کہ گمان بد غیبت دکن ہی پس اس کے  
 فعل کو جب تک کہ ہو سکے بھلائی پر عمل کرے اور اگر یقین مجھو ہو ساندہ دیکھنے عیب اسکے تو عمل اوپر ہو اور  
 نفسان سے کرے تو اس کے ممکن ہو اور اگر ممکن نہ ہو تو معذور کرے تو جان کہ خفا گمان بد کا یا تو سنا  
 تفرس کے ہی یعنی ساتھ پائے جانے قرینہ اور علالتوں کے کہ اسے بے اختیار حقیقت اس کے دین  
 بیشی ہی جیسا کہ ایک شخص کو دیکھی تو کہ عیشہ در طلب کرنے ضرور بالانشین کے ہوتا ہی اور اگر کوئی  
 اس کو منع کرتا ہی تو لڑتا ہی اور تمام اوقات اس کی ساندہ ذکر کرنے اس بات کے اور طلب کرنے اس بات  
 اسکے گذرتی ہی بنے اختیار گمان ہوتا ہی کہ یہ تنگی ہی اور دفع اس گمان کا ساندہ تکلف کے ممکن  
 نہیں ہی اور جب تک ہو سکے قصور نہ کرے اس گمان کے دفع کرنے میں اور ایک قسم ہی کہ خفا اس کا  
 بد اعتقاد ہی اور یہ ممنوع اور بُری ہی ہر مسلمان کے حق میں صاحب ہو یا غیر صاحب عین  
 آیا ہی کہ حرام ہی مومن بزرگمان بد کرنے اپنے بھائی مسلمان پر اور یہی فرمایا ہی کہ در در کو  
 اپنے تین گمان بد سے کہ وہ ایک قسم ہی جوٹ کی اور جو کوئی کہ بد اعتقاد ہی جو فعل کہ کیسے دیکھتا ہی  
 اگر جو دو جو کہتا ہو البتہ اس کے تین بُری ہی و جو پر عمل کرتا ہی سہ گمان بد ہمیشہ زشت کارہ نامہ  
 خود خواند اندر چڑیا رہد اور باعث بدگوئی اور عیب جوئی پر اکثر حسد ہی کہ حاسد کی نظر میں سوا برائے  
 کچھ نہیں نظر آتا اور اگر تکی دیکھی تو مر اچا ہی اور بعض تو کو باعث بدگوئی اور عیب جوئی کا یہ ہوتا ہی اگر  
 میں اظہار اعتقاد کا کروں تو سب ادا مجھ کو برا جا میں اور کم اوستے دیکھیں یعنی ایک شخص اسکے نزدیک  
 واقع میں اچا ہوتا ہی لیکن لحاظ نہ کرے اس کی بھلائی نہیں کہتا بلکہ بُرا کہتا ہی اور در پل عیب  
 جوئی کے رہتا ہی اور یہی سنی اختیار پار کے ہی بسبب عار کے سب سے آگ دوڑ خلو اختیار کرتا  
 گمان نادان ہی اور بعض تو کل ہل خلقت ہی بد اعتقاد ہی و بد باطنی ہر ہوتی ہی اور اسکے کہ دو انہیں اور  
 سیدہ حاسد کا ہمیشہ کہہ اور عداوت سے بہرہ رہتا ہی جب تک کہ مجال کلام کی نہیں پائی خوشی  
 یعنی کہ نہ عداوت اور علامت اس کی یہ ہو کہ وقت فرصت میں یعنی زبان مجال کلام کی بائی  
 اس کے ظاہر کرنے سے در گذر نہیں کہ تا ہی حاصل یہ کہ بیچ غمو کرنے قصور کو کہنے قصور کرنے اور  
 جس مجلس میں کہ بیٹھ جو کہ مسنا ہو نہ مسنا جائے کہ یہ نبی امانت ہی عکاسی علمائے صُمد ڈاکٹر

ملاحظہ فرمائیے کہ  
 یہی مسلمان کے حق میں  
 صاحب ہو یا غیر صاحب  
 عین



کہ دوست رکھتا ہے وہ کہ اوہ کی آگے تعریف و سلی کیا ہوے کہ یہ بڑا سبب ہی زیادتی محبت کا اور ایسی ہی  
 تعریف کرنی اوہ کی اہل و اولاد کی اور اوہ کی صفت کی اور اوہ کی فعل و خلق کی اور اوہ کی بیعت اور تسبیح  
 اور شہادہ و تصنیف کرنی کی اور تمام اون چیزوں کی کہ خوش ہووی وہ تعریف کرنے اوہ کیے و لیکن چپکے  
 کہ بجائے آئینہ ریا اور جوہ کی کہ جو کہ لائق تعریف کرنے کے ہو تعریف کرے ف مراد تعریف  
 کرنے سے تعریف کرنی غائبانہ ہی اس لیے کہ سامنے تعریف کر لی نہ ہی آیا ہی کہ ایک شخص نے حضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کسی کی تعریف کی اوہ کی منہ پر حضرت نے فرمایا و اسے جھگو کا ٹوٹی کر دی  
 بھائی اپنے کی تین بار فرمایا یہ استہجاء اور یہ منہ اس لیے ہی کہ باعث عیب و تکبر کا ہوتا ہے اور مقلد  
 عالمگیری میں کہتا ہے کہ تعریف کرنی دمی کی تین طرح ہر ایک تو یہ ہے کہ تعریف کرے اوہ کی اس کے  
 منہ پر یہ قسم تو وہ ہی کہ منع کیا گیا ہے اس سے آورد و سری یہ ہے کہ تعریف کرے اوہ کی غائبانہ لیکن  
 جانتا ہے کہ تعریف کی اوہ کو پہنچے گی پس یہی ممنوع ہے آورد و سری یہ ہے کہ تعریف کرے اوہ کی  
 غائبانہ اس حال میں کہ نہ وہ اہم اس کے پہنچنے نہ پہنچنے کی اور تعریف کرے اوہ کی ساتھ اس چیز کے  
 کہ اوہ میں ہی پس اس تعریف کا مضائقہ نہیں آتے پس مراد حضرت شیخ کی تعریف کرنے سے تعریف  
 کرنی تیسری قسم کی ہے اگرچہ وہ منہ لے اور خوش ہو لیکن اس کو وقت تعریف کرنے میں خیال نہ ہو و اسد اعظم  
 بالصواب اور اسی قبیلہ سے ہی یہ کہ جس کسی سے غیبت اور مذمت اوہ کی سننے میں تجا یا اشارۃً حمایت  
 اور رعایت اوہ کی کر کرچہ تا یہ کیا جلاوے کہ سکوت بھان شیوہ محبت سے دور رہی اور اگر خوف شر  
 و فساد کا ہو تو خاموش رہے تو و لیکن جاسیے کہ راضی نہ ہو تو اور اگر اوس مجلس سے باہر نکل سکے  
 تو بہتر ہی حاصل ہے کہ یا کہ وہ پیش نظر رکھے تو مکمل اوہ کو مثل اپنے جانے اور مدار تمام حقوق و ادب کا  
 اسی پر ہی حدیث میں آیا ہے کہ تمام سنیں ہوتا ایمان ایک کا تم میں سے جھنگ کہ دوست رکھے اپنے  
 بھائی مسلمان کے لیے اوس چیز کو کہ دوست رکھتا ہے اپنے لیے اور اسی قبیلہ سے ہی نصیحت کرنی اوس چیز  
 کہ متعلق ہی اسکے دین کی اور دنیا میں امور دنیا میں کا احتیاج اچھی بات پہلے کی زیادہ ہی احتیاج مال سے  
 اور طریقہ صحت کا یہی کہ انگارہ ہوا و سکوا و یر فو اند فعل کے اور آفتون اوہ کیے اور فعل کی آفتون سے  
 ڈرا و تو اور اوہ کے فائدہ و نفع پر مطلع کر تو تاکہ وہ متنبہ ہو وے اور نصیحت یہی کہ غفلت میں نہ کر تو  
 کہ جہان کوئی اور نہ کہ اوہ کے عیب پر مطلع ہو اور بر ملا کہنے تو اور لوگوں پر خطاب کرے تو  
 کہ یہ نصیحت کنی ہی نصیحت اور ایسا ہی طریقہ تھا اگلے حل کا کتاب و عقد اخوان میں لکھا ہے  
 اگر ایک نزرگ سے لوگوں نے کہا کہ آیا دوست رکھتے ہو تم اوہ کو کہ خبر کرے تمہارے عیب کی

کہا اور انہوں نے کہا ان کے واسطے خدا کے کہے کہا لوگوں نے کہ وہ کیونکہ ہی کہا نصیحت  
 کرے تنہا نصیحت کرے بر ملا اور فرق درمیان تو بیچ اور نصیحت کر نیکی ساتھ انجما زار و پونیدہ  
 کر نیکی ہی یعنی اگر ظاہر کیا سمجھا نیکی تو بیچ کہیں گے اور اگر پوشیدہ کہا نصیحت کہیں گے جیسے کہ فرق  
 درمیان مدارات اور مدارات کے ساتھ غرض کے ہی کہ باعث ہی تعافل پر اگر غرض چشم ٹوٹی  
 اور تعافل سے اصلاح دین اپنے کی اور اصلاح دین یہاں سلمان کی ہی تو وہ مدارات ہی اور  
 شبہ دین دار و یگانہ اور اگر باعث اور بہر خط نفس اور حاصل کرنا خواہشوں نفس کا ہی تو وہ مدارات ہی  
 اور چرنا نصیحت سے سبب محض حسن اور جمالت کے ہی مثال اسکی یہ ہی کہ کوئی شخص کسی کو خبر ہو  
 کہ تیرے کی زمین پچھو اور سانپ چبا ہی نکال ڈال کہ ایدہ انچا ویگا اور وہ عصفہ میں آجاوے تو شک  
 نہیں ہی ہمیں کیونکہ اسکی حماقت سے ہی اور تمام ہری حصلتیں بہرہ صانپ اور پچھو کے ہیں کہ اراج اور  
 دلوں کو کاٹنیگی اور گورین بصورت سانپ اور پچھو کے نہیں گی اور اطلاع عیوب پر ایک فائدہ ہی  
 صحبت کے فائدہ نہیں سے یعنی اچھی صحبت کا ایک یہ بھی فائدہ ہی کہ اپنے عیوب پر آدمی مطلع  
 ہوتا ہی سبب مطلع کرنے صاحب نیک کے اور اگر یہ فائدہ ہی صحبت میں حاصل نہوں تو گوشہ  
 نشینی ہی بہتری اور اسی سبب سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُوْمِنِ  
 یعنی مومن آئینہ مومن کا ہی یعنی جیسے آئینہ میں عیب چہرہ کا معلوم ہو جاتا ہی ایسی ہی مسلمانوں کا ہے  
 کہ مسلمان بھائی کو دیکھ کر عیب پر مطلع کر دیوے لیکن آئینہ کی طرح کہ کسی اور کو خبر نہوایا ہی کہ جب  
 سلمان فارسی صحابی امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت عمر نے اونسے پوچھا  
 کہ آیا کوئی بات میری ایسی سنی ہی تو نے کہ مکروہ رکھتا ہو اور انہوں نے کہا حاشا و کلا بہر اصرار  
 کیا حضرت عمر نے اور کہا کہ ضرور کہو جو کچہ کہ سنا ہو تم نے مسلمان نے کہا کہ سنا ہی میں نے کہ دو  
 جوڑی رکھتا ہی تو ایک دن میں پہنتا ہی اور ایک رات میں اور کہتا ہے پرتیرے دو سال جس جمع  
 ہوتے ہیں یعنی یہ باتیں مجھے ناگوار معلوم ہیں انہوں نے کہا کہ کچہ اور ہی عیب سنا ہی میرا مسلمان  
 کہا نہیں اور یہ بھی آیا ہی کہ حذیفہ مرعشی نے یوسف بن سباط کو لکھا کہ میں نے سنا ہی کہ تم نے اپنا دین  
 دو کوڑکیوں بیچ ڈالا یعنی سنا ہی میں نے کہ دو وہ والی کے پاس گیا تو اور کہا کہ کتنی کو بیچتا ہی تو بہر  
 دو وہ اسنے کہا آئدہ کوڑکیوں تو نے کہا چہ کوڑکیوں دے اور وہ مجھے بیچتا تھا تو اسی چہ کوڑکیوں  
 دیدیا یعنی دو کوڑکیوں کی رعایت کروائے گو یا مانگنا ہوا انکا اور یہ نقصان ہی دین کا ہیشا ہر  
 تامل نہوے تو اور نصیحت اس عیب میں معذرت کی کہ وہ غافل ہوا دے اور قدرت

کہ اگر کسی کو  
 نصیحت کرنا ہو  
 تو اسکی  
 طبیعت کو  
 سمجھنا چاہیے

کہ کتاب ہوا سکے دفع برابر اور سب عیب میں کہ طبعی ہوا اور تا بعد ارقس کا ہو نصیحت فائدہ نہیں کرتی  
 پس اگر پوشیدہ کہ کتابی بخشے وہ عیب تو جاسے کہ زبان پر نہ لادے تو اور تجاہل اور تنافل کوئی  
 اور اگر ظاہر کرے نصیحت میں ہمالہ کر اور اگر یقین ہو کہ فائدہ نہیں کرتا ہی نصیحت کرنا تو سکوت  
 اولیٰ ہی اور طریقے صحابہ کرام کے امین مختلف تھے مذہب ہر دور دار اور حضرت عمر اور ابوبکر  
 اصحاب رضی اللہ عنہم کا یہ تھا کہ جب یقین ہو کہ نصیحت اسکو فائدہ نہیں کرتی ہی اور نہ گناہ پر  
 ہی تو انقطاع اوستے اولیٰ ہی اسلئے کہ جب وہ رضایہ خدا میں ہوا تو اسکو رضایہ کیونکہ ہوگا  
 یعنی جب اسے اللہ تعالیٰ کی رضامندی ملی تو جگہ پہی اوستے راضی رہنا چاہیے اور نہ سب  
 ابو و دار اور امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور بعضی صحابہ رضی اللہ عنہم کا جہاد اسکے متناہ  
 کہتے تھے کہ جب متغیر ہو وی حال تیرے ہاں یکا تو ترک و سکوت کہ بتاؤ کہ اصلاح پذیر ہو اور  
 اسی سبب سے کہا ہی علمائے کہ اوپر لغزش قدیم عالم کے گرفت نہ کرے کہ وہ اپنی ترک کر دے گا  
 اور حکایتیں بزرگوں کی اسباب میں بہت میں حاصل یہی کہ طریق اولیٰ ہم یعنی ضروری ہی اور  
 طریقہ دوسرا یہاں یکا یہ تمام بیچ اون امور کے ہی کہ متعلق ہی ساتھ آراستگی میں یا دنیا بانی  
 مسلمان کے اور جو کچھ متعلق ہی ساتھ تقصیر کرنے اور یکے تیرے حق میں تو واجب و مسمن تحمل اور عفو  
 اور تنافل اور تجاہل ہی ہی لیکن اگر ایسی تقصیر ہو کہ ہیشکل اسکی باعث انقطاع کی ہو تو اسکا ظاہر کر دینا  
 بہتری اور اولیٰ یہی کہ کئیہ یا رقعہ لکھ کر مطلع کرے صریح و بالمشافہ لکھے اور چاہے کہ بہر حال غرض  
 تیرے یارانہ اور بہائی چارے سے نصیحت چاہنا اور رعایت کرنی یا نفع لیا ہو باوجود اسکے کہ تیرے  
 حق میں تقصیر واقع ہو ابو علی رہا ہی کہ اولیا میں سے ہیں کہ میں چاہتا تھا کہ ساتھ عبداللہ  
 رازی کے کہ وہ بھی اولیا میں سے تھے یارانہ اور ارتباط پیدا کروں اور وہ ارادہ صراحت کرتے  
 تھے پس کہا عبداللہ نے کہ اسی ابو علی تو میرے گایا میں میں نے کہا کہ تم ہی ہو کہما عبداللہ نے  
 چاہے کہ بہر حال تابع اور مطیع میرا رہے تو اور جو کچھ کہ موہن و ہی کرنا پس باہر نکلے ہم اتفاقاً ایک  
 رات منہ ہر عبداللہ نے ایک جادری اور جگہ اور اسباب کو اسکے اندر لیا اور تمام شب کے  
 سر رہتا ہے ہونے لڑے رہے میں نے کہا کہ تو ڈری ویر مجھ کو ہی دیکھے کہ خدمت کرو نہیں کہا عبداللہ نے  
 کہ میں نے نہ کہا تھا کہ میری اطاعت لازم رکھتا اور مجھ کو امیر اپنا جانتا یعنی میری اطاعت میں دخل ہی  
 کہ جو کچھ میں کروں امین جو نہ و جہاں کہ اور اقتصاد میری سردار یکا ہی ہی کہ جو میں کرتا ہوں اور جملہ  
 حقوق یارانہ میری ہی کہ دعا کرنی اسکے لیے حالت زندگانی اور مرث میں لازم گئے تو اوجہ کیا کہ

اپنے لیے اور اپنے بھائی کے لیے دعا کرتا ایسی ہی سب سے بھائی سلمان کے لیے دعا کرتا اور فرشتے  
 میں دعا کرنی اسکے لیے رجوع تیری طرف کرتی تھی مجھ کو ہی اوستے غائبہ ہوتا ہی حدیث شریف میں آیا کہ  
 کہ جو کوئی دعا کرتا ہی اپنے بھائی سلمان کے لیے غائبہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کہ اول تجھ سے پہنچتا  
 کرتا ہوں یعنی اول تیری مراد بر لاؤ گا پھر او کی اور ایک حدیث میں آیا ہی کہ دعا مسلمان کی اپنے  
 بھائی سلمان کے لیے غائبہ نہ دینے کی کجائی ہی یعنی قبول ہوتی ہی **ف** اور ایک حدیث میں آیا ہی  
 کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دعا مسلمان کی اپنے بھائی سلمان کے لیے غائبہ قبول کجائی  
 اور دعا کرتا ہی اسکے پاس فرشتہ ہوتا ہی کہ وہ متعین ہی دعا چرب یہ دعا کرتا ہی اپنے بھائی  
 کے لیے سلام کی کتابی وہ فرشتہ کہ متعین ہی اس پر **أَعِزُّنَا لَكَ بِمَنْ يَأْتِيكَ** یعنی یا اللہ قبول کر اور تیرے  
 لیے ہی مثل اسکے جو ہم سے وہ فرشتہ دعا کرتا ہی کی طرف خطاب کر کر یہ کتابی اور ایک روایت  
 میں آیا ہی دو مثل اسکے جو یہ حدیث صحیح مسلم میں ہی حاصل یہ کہ فرشتہ اسکے لیے دعا کرتا ہی کہ  
 دیکھا جاسکے کہ کیا نصیحت ہی کیسے لیے غائبہ دعا کرتا ہی کہ فرشتہ اسکے لیے دعا کرتا ہی اور در  
 صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں دعا کرتا ہوں اپنی سجدہ میں سر آدھونے لیے اپنے بارہ دینے  
 نام بنام اور بعض سلف سے سنوں ہی کہ دعا کرنی مردوں کے لیے مانند تحفہ کے ہی زندقہ کے لیے  
 وہ جو کوئی دعا کرتا ہی مرد کے لیے فرشتے اس دعا کو نور کے مطابق ہر کمرہ آگے بیت کے  
 بجائے میں اور کہتے ہیں کہ یہ تحفہ ہی تیرے لیے تیری بھائی کی طرف سے خوش ہوتا ہی وہ بیت  
 جیسا کہ خوش ہوتا ہی زندہ تحفہ سے اور جو حقوق یار نہ سے یہ ہی کہ ساتھ یار کے وفا اور انعام  
 رکھتے تو اور معنی وفا کے یہ ہیں کہ ہمیشہ محبت پر ثابت رہے اور بعد اسکے دیکھ اسکے لیے دعا کرتا ہی  
 اور ساتھ اولاد و متعلقوں اسکے احسان دینے کہ تو کہ محبت اسطیٰ آخرت کے ہی پس اگر یہ موت کے  
 منقطع ہر جاوے تو یہ غائبہ ہی حدیث شریف میں آیا ہی کہ ایک بڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہر  
 حاضر ہوتی حضرت نے توفیق و خاطر داری او کی کی اور احوال ہر کی صحابہ نے پوچھا کہ یہ کون ہی یا رسول  
 فرمایا کہ یہ مجھ کے دونوں یعنی حب وہ زندہ تین تو یہ آتی ہی پس اچھی معلوم ہوتی ہی یہ مجھ کو خدیو کو  
 باددلاق بلکہ اور حدیث میں آیا ہی کہ عذیکہ ایمان سے ہی اور جو دوسرے ہی رعایت کرنی متعلق  
 دوست کی کہ یہ دوست کے نزدیک پسندیدہ تر ہوتی ہی یہ نسبت رعایت کرنے اسکے اور کمال محبت  
 اتحاد کا یہ ہی کہ محبت محبوب سے گذر کر یہ مجھے اور ہم کہ متعلق ہو اسکا انکہ گناہ اسکا تیرے نزدیک تیار  
 اور گناہوں سے اور اس لیے کہ یہی حلالے کہ نہ محبت حق کا یہی کہ جو خدا صمد علیہ وسلم کو دوست رکھیں اسے کہہ کر

کہ یہ حدیث صحیح مسلم میں ہے  
 کہ یہ حدیث صحیح مسلم میں ہے  
 کہ یہ حدیث صحیح مسلم میں ہے  
 کہ یہ حدیث صحیح مسلم میں ہے

کہ محبت خدا تعالیٰ کی سبب انعام و احسان اور عین کی تہ اور یہ آمیزش رکھتی ہی ساتھ غرض کی لیکن محبت  
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سبب سے کہ محبوب حق کے ہیں ثمرہ صدق محبت کا ہی ساتھ حق کے اور ثمرہ محبت  
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی کہ محبت رکھیں اور ان کی آل کی اور جملہ وفاسے یہی کہ گھسی امر میں امور دینی  
 اور دنیوی سے حسد آپس میں دریاں میں نہو کہ فائدہ دوست کا عین فائدہ اس کا ہی اور جملہ وفاسے  
 یہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تو واضح اس کا ساتھ بہائی کے اگرچہ نہایت جاہ و مرتبہ کو پہنچے ہر چند کہ یہ نہایت مشکل  
 بعضی حکمائے کما ہی کہ جب بہائی تیرا حکومت و مرتبہ پاوے اگر آدمی محبت ہی باقی رہے اور ان کی ترے  
 ساتھ تو وہ پوری ہی یعنی اسلئے کہ اس صورت میں اس قدر رعایت کرنی ہی غنیمت ہی مرتبہ کو پہنچ کر محبت پہنچا  
 تو کسان باقی رہتی ہی لیکن چاہیے کہ خلاف شرع چیز و زمین موافقت دوست کی کرے کہ یہ فاسی نہیں  
 بلکہ تو اس کے لئے کہ ہی میں ہی اور جملہ وفاسے یہی کہ بعد از مفارقت دوست کے بہت مشکل ہے تو  
 اور دوستی نام میں رہے اور اکابر کی فراموشی نہ کرے کہ یہ شہیہ شاد و شگاہی اور جملہ وفاسے یہی  
 کہ بات صاحب غرض کی اور ان کی حقین سے تو خصوصاً اس کی کہ اسے کو لباس دوستی میں ظاہر کر  
 کہیں جو اس کی بابت ہرگز قبول نہ کرنا اور جملہ وفاسے یہی کہ دوست کے بدخواہوں سے یا راند نہ کرے تو  
 اور جملہ وفاسے یہی کہ دوست کی جفا پر صابر رہے تو کہ ہمیشگی محبت کی بدون اس کے مشکل ہی اسلئے  
 کہ صاحب محبت غرض کی ہمیشگی نہیں رکھتی اور جملہ حقوق یا راند سے یہی کہ تکلف یا راند کے درمیان میں نہو  
 یہ تکلف میں سے ہی کہ ایسی چیز کا جو بد و سیر کرے کہ اوپر اگر ان ہووے قسم حاجت یا ہم سے  
 بلکہ مصداقاری سے یہ ہو کہ تو جو جہاں اس کا اوٹھاوے اور خدمت کرے تو اور جملہ تکلف سے ہی مفید  
 ہونا تو واضح کا اور انتظار کرنا تنظیم کا دوست سے یعنی متوقع اور منتظر رہنا تواضع و تعظیم کا اس کی جانب سے  
 کہ یہ طریق محبت سے ذوری اور جملہ تکلف سے ہی کہ دوست سے شرم رکھے تو اون چیز و زمین  
 کہ تنگہ خوش آید کہ کما نہ اور سوسنے اور بیٹھنے اور اوسٹھنے اور تمام امور سے کہ یہ طریق اتحاد سے  
 دوری اور حکایات سلف کی اس قدر میں بہت ہیں اور تکلف سبب انقطاع محبت کا ہی اور تکلف کرنا اس سے  
 ہمیشگی محبت کی تصور نہیں اور بے تکلفی سے ہی یکہ محب پر سبب ترک کرنے نوافل عبادت کے اعتراض کرے  
 صوفی شرا کرتے سے چار چیزوں کی بعد اس کی دوستی کرتے سے اول یہ کہ اگر تمام سال میں سو رمضان مبارک کے  
 افطار کرے تو کئے کہ روزہ رکھ کر اگر تمام سال میں سو عیدین اور ایام تشریق کے روزہ رکھے تو کئے کہ افطار کرے اگر  
 تمام شہر سو گھنٹی روزانہ عشا کی تو کئے کہ اگر تمام شہر نماز تہنہ رہے تو کئے کہ سورہ اور محبت تمام نماز تہنہ  
 یسار رہے جسے صحابہ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ اللہ کرنا ہی تکلف کرنا اور کون کونہی تکلف اکثر یا کارہو سے میں

یہ محبت ہے کہ دوستی میں رہے اور اکابر کی فراموشی نہ کرے کہ یہ شہیہ شاد و شگاہی اور جملہ وفاسے یہی کہ بعد از مفارقت دوست کے بہت مشکل ہے تو

اور کہا ہی علمائے کرام پر کرم نازد و روع کا آگے بہاؤ کے ریا نہیں ہی کہ بیان اتحاد ہی یعنی  
 جہان اتحاد و سب تکلفی ہونی ہی تو وہاں بیان کرنے اپنے افعال کیسے نمود نہیں منظور  
 ہونی بلکہ مقصود بیان واقع اور رغبت دلانا دوست کا ہوتا ہی اور تفصیل بیان کرنے حقوق بارانہ  
 اور آداب محبت کی دشواری اور بخل یہی کہ تمام حالتوں میں تمام اعضاء اور جو اس مشغول چم  
 خدمت اور شفقت دوست کے رکھے اور ظاہر و باطن میں مخلص اور محب ہے جسکو حق تعالیٰ نے  
 ازل سے مودب و مہذب پیدا کیا ہی ہے تکلف اس سے تمام آداب سرزد ہوتے ہیں اور جسکو کامل  
 میں بر خلق پیدا کیا ہی ہے چند تکلف کرتا ہی آداب میسر نہیں ہوتے تو ریسے دیر بوا سطر یا اور جیسا  
 بتکلف اپنے سین لگا کر کہا ہی ہر اسے وقت مقتضای طبیعت پر جانے لگتا ہی والہ الموفق والمعین  
 فصل چوتھی چ بعض آداب معیشت اور معیشتی کے ساتھ اقسام خلق کے منتخب چیدہ کلام حکم سے  
 جانا چاہیے کہ سب کاموں میں توسط یعنی میانہ روی محمود ہی اور کمی زیادتی دونوں بُری ہیں بار  
 رہ بغیر تکر کے تو آئینہ کبدون مذلت کے مجموعہ پر کراڑہ یعنی جو مجمع کہ گناہ و بیفائدہ ہوں جیسے  
 سب کما خشکے مجمع یا بازار و کئے مجمع اور جو مجمع کہ باعث ثواب ہیں مانند مجمع درس و خطا کے واکلی  
 شریکی یعنی فضیلت و بہت ثواب آیا ہی جب مجلس میں شیشے ہر طرف نہ کیے یعنی نہیں ایک ہی ہر  
 اور ہر چٹا بنی اور دوزانو شیشہ اور چٹیک ہو سکے رہ عقبہ شیشہ کلام بہت مت کر اور بالکل خاموش  
 ہی مت برہ اور بخیانت چٹخ اور اڑی اور انگوٹھی سے نہ کھیل سکے نہ توڑ دانتوں میں خلال نہ کر لینے  
 سامنے لوگوں کے کہ وہ دیکھ کر کہیں کہا وینکے ناک میں انکلی نہ کہ بہت کہاں نہیں اور نہ تو کہ نہیں اور  
 مکی ہونہ پر سے بہت زاور اجائی سامنے لوگوں کے نہ لے اور ہمیشہ انکرا لے لینا رہ اور ہر دم کہ  
 نہ لگا اور باؤں دراز کر اور کلام متعفا اور مستمع مت کر کہ علامت نمودیوں اور متکبر وکی ہی اور کلام  
 ساتھ ترتیب و اطمینان کے کہ کوئی بات کرے کان رکھ یعنی اسکو اچھی طرح سن متحب بہت نکر  
 یعنی اسلئے کہ بے تیزی ہی اور لوگ کہہ راتے ہیں اسے اور طلب بات کے دوہرا نیکر ہنسی کی باتوں  
 اور قہقہے کہا ہنوں سے خاموش رہ ساتھ بیٹے اور شعرا و تصنیف اپنی کے اور ساتھ اس چیز کے کہ غصہ  
 ہی ساتھ اپنے عجب نکر عجب کتے ہیں پہلے اور خوش ہونیکو اپنے تین مانند عورتوں کے  
 آراستہ نکر اور مانند غلاموں کے خوار ہی نہ کہہ حاجتوں میں الحاح یعنی مبالغہ نکر ظلم بروہر مت رہ  
 اور اور کسیکو ہی ظلم پر دیکر نہ کر اچھی اہل و اولاد کو خصوصاً اجنبی کو مقدار مال پر طعن نہ کر اسلئے لگا کر  
 کہی تو امانت کر نیکے اور اگر بہت ہی تو ناراض ہونگے یعنی ازراہ حسد کے سختی بہت مت کر



اور نرمی ہی حد سے زیادہ مکر کو ٹہی اور غلام سے ٹھٹھا لکھ کر دیا اور تیرا جانا مریگا جلدی نکرے یعنی مومن  
جو کچھ کہے سوچ کر کہہ دشمنی میں باوقارہ آفات ماننے سے بہت نکرے یعنی جیسے عادت ہی یعنی بے نیکی  
کہ ماتہ پنچا کر بات کرتے ہیں بادشاہوں کے نزدیک نہوار اگر ہو وی بھی تو ہشیارہ لکے قرب پر  
منور نہوار لکے انقلاب یعنی الٹ کر ڈالنے سے بڈر نہوار مخالف لکے لکے مکرہ اور لکے  
اہل و اولاد کی بات میں دخل نہ سے اور کسی کی اولاد کو اس کے سامنے بڑا نہ کہہ کہ کسی کو امانت اپنی  
اولاد کی خوش نہیں آتی ہی اور اگر چہ وہ آپ ہی کہے تو تو موافقت اور سلی نکرہ اور دوستی نہمت  
کیسے دور رہ اور مال کو بہتر آبرو سے نکرے یعنی جیسے عادت ہوتی ہی طامعوں کی کہ آبرو کو مکرہ مال  
کہاتے ہیں اور جب مجلس خیر آوے پہلے السلام علیک کہے اور جان کو حکمہ پاوے  
بیٹھ جائے اور جس کے پاس بیٹھے خاص اسی سے سلام علیک نہ کہے بلکہ سب سے کرے چہ راہ  
نہ بیٹھ اور اگر بیٹھے تو چاہے کہ نظر کو بند کرے یعنی نا محرم کو نہ دیکھے اور مظلوم و مضعف کی  
مدد کرے اور راہ ہو لے کو راہ بناوے سلام کا جواب دے سائل کو دے اچھی بات بتاؤ  
اور بری بات سے بچ کرے راہ میں مصاحبوں سے سبقت نہ کہ جانب قبلہ کے اور ادبی طرہ میں  
نہو کہ نہیں بلکہ بائیں طرف یا پالو بکے بھی راہ میں اکڑنا اور اترا نا نہ چل اور آواز بلند نہ کرنا  
ساتھ ہنشین نہوار اگر ہو دے تو عنیت نہ کہے یعنی نہ کسی اور کی اس کے آگے اور نہ اس کی اور  
اس کے اور جھوٹ نہ بول اس کے آگے اور سید اس کا ظاہر نہ کرہ وقت اس کے آگے حاجت نہ لیجاؤ  
زبان آراستہ کر اور بات واضح کہہ اور نہ ذکرہ بادشاہوں کے اخلاق کا کر اور خوش طبعی کم کر اور  
اون کے غصے سے پر حذر رہ اعتماد اور بد دوستی دنیا داروں کے نہ کر اور ان سے بے تکلفی نہ کر اور بعد  
کہا نیکی لکے خیال نہ کرہ قبح انکا نہ کر اور ان کے حرم یعنی ناموس میں حیانت نہ کر اور عوام کے  
ساتھ نہ بیٹھ اور اگر بیٹھے ہی تو اون کی باتوں میں شریک نہ رہ اور اون کی دہائی باتوں پر کان نہ نہ کہہ  
اور ان کی سختیوں سے تعافل کر اور خوش طبعی بہت نہ کر کہ اس سے آبرو جاتی ہی اور کہتے پیدا ہوتا ہے  
اور دوستی جاتی تھی ہی اور خوش طبعی فضا کو عیب دار کرتی ہی اور حکیم کو بے اعتبار اور دیکر  
مردہ کرتی ہی اور حذر اس سے دور کرتی ہی اور غفلت پیدا کرتی ہی اور ظاہر اور ظاہر کرتی ہے  
اور جس مجلس میں کہ خوش طبعی اور لغو و لعب ہو وقت اون سے کیرد عاثر ہے نا کہ جو کچھ کہیں  
مجلس میں مرزد نہوار عفو ہو **مُحَمَّدٌ لَكَ اللَّهُمَّ زُجْجَلُكَ أَتَمَّهْدُكَ أَنْ تَكْفُرَ إِلَهُ إِلَّا أَنْتَ**  
**أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ + فَبِاسْمِكَ عَزَّ وَكَلَامُهُ الْمَجْلِسُ كَتَبَ هُنَّ بُو بَرِہَ خُ**

مجلس میں مرزد نہوار عفو ہو

روایت کرتے ہیں کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی شیئہ کسی مجلس میں اور بہت جو مان لو پیسے پہلے اپنے کیدہ خانہ بخشا جائی جو کہ کہ ہوتا ہی اوس مجلس میں اور ایک روایت میں منقول ہی حدیث ہے کہ جب بیٹھے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی مجلس میں یا نماز پڑھتے تو بڑے چند کلمات یعنی پڑھا گے مگر جو کچھ پیر پر چلتے ان کلمات کا تاء و حذف سے پس فرمایا حضرت نے کہ اگر بولے اور پڑی جادی ہل بات یعنی ثواب کما کر تو ہوتی ہیں یہ کلمات چنانچہ ہر دن قیامت تک ہمیں وہ بات محفوظ رہتی ہی محمود و زوال سے اور اگر پڑی بات بولی جاتی ہی تو ہوتے ہیں یہ کلمات کفارہ اسکا اور وہ کلمات یہ ہیں سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَشْهَدُكَ وَأَنْتَ بِيَدِكَ إِلَيْكَ اسْتِغْفَارُ رُوَايَاتِ مِنْ لَعْنَةِ اَشْدَدِّ اَنْ كَانِي هِي اور بہرہ و نور و ابین شکرہ شریف میں ہن باب چوتھا بیچ حقوق مسلمان و قرابت رحم اور برسات اور ملک یعنی پردہ وغیرہ کے جان کہ انسان مدنی الطبع ہی میںے محتاج ہی بیچ حاصل کرنے اسباب زندگانی کے ساتھ اجماع اور مخالفت کے ساتھ ہم جنس اپنے کے پس ہر ہی سیکھا اذاعے حقوق مخالفت اور ہمسائیگی کا اور ادب بقدر حق کے ہی یعنی جیسا حق ہو گا و میسا ہی اور اسکا ادب ہو گا اور حق بقدر رابطہ کے ہی اور عاترین رابطہ نگار رابطہ اسلام کا ہی کہ سب مسلمان شریک ہیں اس میں غلبہ کے رابطہ معرفت کا بحسب تفاوت کے یعنی کسی سے رابطہ معرفت کا کم ہی اور کسی سے زیادہ پس نہیں ہی حق اسکا کہ ہر اسکی شئی ہی مانند حق او کیلئے کہ اسکو دکھائی اور اسے اسطرح بعد اس کے رابطہ مصاحبت کا اور درجہ ایک ہی متفاوت ہیں پس نہیں ہی حق مصاحب سفر کا مانند حق مصاحب ہوس و مکنت کے اور اسے بیچ رابطہ ہمسائیگی کا بقدر قرب کے مختلف ہوتا ہی اور بعد اس کے حق بنائی جا رہ کا اور باران کا ہی بعد اسکی حق قرابت موافق تفاوت کے اور حق قرابت رحم کا ہو کہ ہی اور حق بان باپ کا ہو کہ تر اور برمان بیان ہر ایک کا ان حقوق میں سے یکا تا ہی اور فصلوں میں فصل بیچ حقوق مسلمان کے اور جامع اکثر حقوق کا بلکہ تمام حقوق کا یہ ہی کہ مسلمان کو دوست رکھے جسکیلئے اپنے تئیں دوست رکھتا ہی اور یہ برائی میں داری اور نہایت مسلمان ہی حدیث شریف میں آیا ہی کہ حکم مسلمانوں کا اتفاق میں مانند جدہ کے ہی کہ اگر ایک عضو در ذاک ہو تو تمام اعضا کو قرار نہیں ہوتا یعنی اسطرح مسلمان کو چاہیے کہ دوسرے مسلمان کی ایذا دیکھ کر مقرر ہو جاوے اور تدبیر اسکے ذہنی کرے سہنی آدم اعضا کی یکدیگر کہ در قریش زبیک جو ہر اندہ جو عضوی بدر آور روزگار + در عضو ہر اندہ قرار + اور جملہ حقوق مسلمان سے یہ ہی کہ کسی مسلمان کو تیرے ماتہ و زبان سے ایذا نہ پہنچے حدیث شریف میں آیا ہی کہ بھلائی کر مسلمانوں سے اور اگر بھلائی نہ کرے تو بھلائی رانی تو نہ پہنچا کہ یہ ہی

۹  
عین شریف  
میں سے

۹  
عین شریف  
میں سے

چوتھوں سے ہی ایک صحابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ کو جو  
 تعلیم بھیجے کہ نفع کرے مجھ کو فرمایا اور کہ مسلمانوں کی راہ میں سے اوس چیز کو کہ ایذا دے یا دیکھو ایسے  
 جیسے پہرنگ یا آدمی موذی یا جانور موذی و غیر ذلک اور ثواب بت و مودہ جو ای دور کرنے پر ہو یا کٹائی  
 اور غصات کا راہ میں سے اور ایذا مسلمانوں کی بے جت شرعی بدترین و حال کی ہی اور مرانیہ ان کے  
 تفاوت میں اور ادنی مرتبہ اسکا یہی کہ مسلمان کی طرف اسطرح نظر کرے کہ وہ اوس نظر سے  
 ایذا پاوے اور حدیث شریف میں آیا ہی کہ در اسین ہی مسلمان کو کہ اشارت کرے طرف کسی  
 مسلمان کے ساتھ ایسی نظر کے کہ لوگوں کو ایذا دے حاصل یہ کہ جو کچھ کہ ناگوار اور برا معلوم ہو اوسکو  
 وہ ایذا ہی اور محقوق مسلمان کے سے یہی کہ تواضع کرے ساتھ ہر مسلمان کے اور نگہ نہ کرے  
 کہ خدا تعالیٰ شخص متکبر کو دوست نہیں رکھتا اور اگر دوست اوس پر نگہ کرے تو تحمل کرے اور اگر بد اسکا  
 لے تو ہی جائز ہی و لیکن بدی راہی منہل یا شدہ جزا ہے اگر فردی آنسٹن الی من اسکا ہوا بدترین  
 بد لیں نگہ کرے یہی کہ انکی صحبت سے کفارہ کشی کرے نہ یہ کہ یہی نگہ کرے اسلئے کہ جس بات پر وہ ہر  
 عیب کرے آپ وہ کاہیکر کرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہایت تواضع اور شفقت رکھتے تھے  
 آیا ہی کہ ایک روز آپ ساتھ جماعت صحابہ کے راہ میں چلے جاتے تھے کہ گامان ایک عورت ملنے  
 آئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ تم سے ایک حاجت رکھتی ہوں بیٹھے فرمایا کہ جہاں مناسب ہے تو بیٹھا کہ  
 تابع تیرا ہوں پس بیٹھے آپ اور حاجت برآری لو سکی کی ابو ہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ ہرگز نہ ادا کی آنحضرت کا  
 کسی نے نہ بکرا کہ آپ نے ماتہ کینچا ہو پیمان تک کہ وہ کینچا اور ہرگز کلام کسی سے نہ کیا مگر یہ کہ تمام  
 کینچا اسکی طرف پیرنے تھے اور ہر او دہرے منہ پیرنے تھے مگر کہ تمام کرتے کلام کو صلی اللہ  
 علیہ وسلم اور محقوق مسلمان کے سے یہی کہ سخن چینی نہ کرے اور بات کینچی کیسکو  
 نہ چنچا دے اور اگر کوئی مسلمان کی حق میں کچھ کہے تو نہ مننے اور جو کوئی کہ خبر اور دین کی خبر  
 پاس لاوے اسکے آگے کہ نہ کہ کہ خبر تیری ہی اور دین کے آگے لجاو چکا کہ آزمائی ہو چکی  
 یہ بات ہمیشہ ہر کہ عیب گرا نہ پیش تو اور دشمنہ و لا جرم عیب تو پیش دگران خوب پروردگار  
 حدیث شریف میں آیا ہی کہ سخن میں نہشت میں نہیں داخل ہو گا **ف** سخن چین وہ ہی  
 کہ دو شخصوں میں عداوت ہی نہ ایک کی بات دوسرے کو پہنچا یا کر تا ہی تا عداوت ٹہرے  
 یا حاکم کے آگے چنیاں کس یا کر تا ہی تا وہ زیر و زبر کرے اور اکثر فساد و فتنہ مسلمانوں میں  
 بسبب سخن چینی کے پیدا ہو تا ہی اور کارساقون کا عہد جاوین ممد آنحضرت کے میں ہی تھالور

یہ حدیث شریف  
 بیان کی ہے  
 حدیث شریف  
 بیان کی ہے

ایک غرض اغراض کی میں سے اتفاق میں یہی تھی کہ خبریں مسلمانوں کی کافروں کو پہنچا کر میں ملو  
فتنہ انگیزی کریں اور جو جینی آدمی کو خوار اور بے اعتبار کر دیتی ہے اور قبول کر لے۔ دلوں کیسے  
دور ڈالتی ہی جیسے لوگ اوتھے منتظر رہتے ہیں لغو بابت مدہ اور جو حقوق مسلمان کیسے یہی  
کہ جب کسی مسلمان سے لڑے تو زیادہ تین روز سے بیزار نہو اور ترک ملاقات ہی ہو کرے حدیث  
شریف میں آیا ہے کہ حلال نہیں ہی مسلمان کو کہ ترک ملاقات کرے اپنے بہائی مسلمان سے  
زیادہ تین روز سے اور جب ملین تو اجا نہیں وہ ہی کہ پہل کرے سلام علیک کرنے میں  
اور یہ ہی حدیث میں آیا ہے جو کوئی کہ عفو کرے مسلمان سے عفو کر لگا خدا تعالیٰ اور سے روز قیامت کے  
اور اگلے انبیا علیہم الصلوٰۃ کے احوال میں آیا ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام  
وحی بھی کہ یہ تمام مرتبہ تہوار کہ بند کیا ہی میں نے سبب عفو کرنے تہوار کیے ہی بہائی مسلمان کو  
آدم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہرگز بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سبب حق  
اپنے کے بدلہ لیتے تھے مگر یہ کہ امین ہنگ حرمت دین کی ہوتی اور طریق عفو کا نہایت  
آداب بزرگوں کیسے ہی اور نادان و کینوں سے مرگز عفو نہیں ظاہر ہوتا کہ عفو نہایت بزرگی  
اور غایت بردباری کی ہی ولیکن جانا جاسیے کہ جو کچھ کہ شہوری کہ زیادہ تین روز سے  
ریخ نہ کرے یہ مطلق نہیں ہی بلکہ اگر کوئی شخص ایسا ہو کہ سلامتی دین و دنیا کی اسکی آشتی کے  
ترکہ ہی کرنے میں ہو تو اگر زیادہ مدت نہ کرے بلکہ تمام عمر او سکوندیکے توجا نہی اور  
اسطرح مقول ہی صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین سے اور بعضوں نے اومنین سے ترک کیا تھا  
یارانہ بعضوں کا سبب نہت کے کہ حاصل تھی اونکو اومنین میں سے سلامتی دین کی ولیکن نہت کے  
کہ بعض و کین نہت کہ کین کہ یہ جائز نہیں ف یعنی جس صورت میں کہ یقین ہو دنیا کی نہت کا  
اور اسکے لیے ترک ملاقات کرے تو کین نہت کے اور اگر سبب بدینی او یکیکے ترک ملاقات کیا گیا  
تو بغیر کین نہی کہ کینا جاسیے کہ آنحضرت نے اَلْحَبُّ لِلّٰہِ وَ الْبُغْضُ لِلّٰہِ کو اسلام کی شاخوں سے  
فرمایا ہی اور حقوق مسلمان کیسے یہی ہی کہ احسان کری تو جسے کہ ہو سکے اور تیز نگری تو دریں  
اہل دنیا اہل کے مقول ہی کہ ایک شخص حضرت محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ  
باسر آیا اور کہ کہ کمال رکستا ہوں میں سو مال زکوٰۃ کے اور اسکے اہل یعنی لائق کو نہیں  
جانتا ہوں کہ کون ہی ایس کس پر تصدق کرو نہیں فرمایا کہ تصدق کر جسے کہ تو تواد اہل ہو  
بانا اہل نا تجا کبھی حق تعالیٰ دی وہ چیز کہ اہل ہی تو اوسکا اور دے وہ چیز کہ اہل نہیں تو اوسکا اور

یہاں تک کہ  
اگر کوئی شخص  
ایسا ہو کہ  
اسکی آشتی  
کے لیے ترک  
ملاقات کرے  
تو کین نہت  
کے اور اگر  
سبب بدینی  
او یکیکے  
ترک ملاقات  
کیا گیا  
تو بغیر  
کین نہی  
کہ کینا  
جاسیے کہ  
آنحضرت  
نے اَلْحَبُّ  
لِلّٰہِ وَ  
الْبُغْضُ  
لِلّٰہِ کو  
اسلام کی  
شاخوں سے  
فرمایا ہی  
اور حقوق  
مسلمان کی  
کسے یہی  
ہی کہ احسان  
کری تو جسے  
کہ ہو سکے  
اور تیز نگری  
تو دریں  
اہل دنیا  
اہل کے  
مقول ہی  
کہ ایک  
شخص  
حضرت  
محی الدین  
سید عبدالقادر  
جیلانی  
رضی اللہ  
عنہ  
باسر آیا  
اور کہ کہ  
کمال  
رکستا ہوں  
میں سو مال  
زکوٰۃ کے  
اور اسکے  
اہل یعنی  
لائق کو  
نہیں  
جانتا ہوں  
کہ کون  
ہی ایس  
کس پر  
تصدق  
کرو نہیں  
فرمایا کہ  
تصدق  
کر جسے  
کہ تو  
تواد  
اہل ہو  
بانا  
اہل  
نا  
تجا  
کبھی  
حق  
تعالیٰ  
دی  
وہ  
چیز  
کہ  
اہل  
ہی  
تو  
اوسکا  
اور  
دے  
وہ  
چیز  
کہ  
اہل  
نہیں  
تو  
اوسکا  
اور

ت میں آیا ہی کہ احسان کرساتہ اہل دنیا اہل کے اسلئے کہ اگر وہ اہل اسکا سنیں ہی تو تو خود اہل ہی  
 یثراوینا تو صفائے نبین ہونیکا اور یہ طریق کمال صدق و ایمان کا اور غرہ کمال جو دو عرفان کا  
 مان کہ معلوم ہو کہ دنیا اسکا باعث فسق اور دنیا گارگناہ کا ہی تو مذہب اسکو اور نبین  
 ہنغین ہی کہ یہ جلا جت شد اور بغض شد سے ہوگا اور مدار اسکا میت پر ہی ف حاصل کلام  
 نہ شیخ پر کیا یہ ہی کہ عدم علمی میں دنیا پر کیا روای اور ققیش و تمیز نگار اسکا قیید عالی عتی اور  
 ایمان و عرفان سے ہی اور در صورتیکہ معلوم ہو کہ دنیا اسکا باعث فسق و گناہ کا ہوگا  
 ہشالی پہلے کو دیکھا تو وہ اور کثرت اسکی کریگا اسکو دنیا چاہیے انتی کتنا ہی مترجم  
 ن اس کتاب کا کہ بعض نگو یہ میت ہوتی ہی کہ زیادہ محتاج کو دین گے تو اسکی بہت حاجت  
 نہ ہوگی یا نیک کو دینے قوت عبادت پر حاصل کریگا اس میت سے تلاش مکر اہل کو دیتا ہی  
 یہ ہی کہ یہ میت اسکی ہی باعث زیادہ قیادے کی ہوگی جس پہلے کو اور باعتبار فضیلت ہوئی  
 سکو اور باعتبار نیت بات ہی بعضی وایتون ہی سے معلوم ہوتی ہی غرض کہ مدار نیت پر ہی  
 بلکہ حضرت شیخ روح نے کہا وہ اتدا علم بالصواب اور حقوق مسلمان سے یہ یہ ہی کہ ہر کسی  
 یں اسکے معاملہ کرے اور بطور اسکے پیش آوے کہ یہ ہی جلا احسان اور حسن خلق سے ہی  
 اس اجمال کا یہ ہی کہ جابلو شے اظہار علم کننا چاہیے اور کم سخنوں نادان سے سنا تہ  
 نت و بیان کے پیش نہ آوے کہ یہ سبب ایذا دینے کا ہی یعنی سبب کم مہی کے وہ ایذا و ملو  
 سمجھے میں بلکہ اپنے مرتب سے تنزل کرے اور موافق اسکے ہو کہ ہمیں تو رحم و محبت کرنا ہی لیکن  
 کہ نوبت ترک دین اور نام شروع کی پہنچے کہ یہ حسن خلق سے سنیں ہی یعنی شدا اسکی ہی ہوئی  
 میں ہنک سلام کی یا بے ادبی بنیت اسم مبارک اللہ تعالیٰ کے یا آنحضرت کے وغیرہ  
 تی ہی تو موافقت اسکی کرے اور حقوق مسلمان سے یہ یہ ہی کہ تمام لوگوں کو لئے کشادہ  
 ی سے پیش آوے اور ترش رو نہوا اور سختی نکرے حدیث شریف میں آیا ہی کہ اِنَّ اللہَ  
 الشَّھلَ الطَّیْقَ یعنی خدا تعالیٰ دوست رکھتا ہی آدمی نرمی کرنے والے کشادہ رو کو بلکہ  
 صلہ اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ آیا جانتے ہو تم کہ سپہ چرام ہی آگ دو زخلی غر  
 ابے نے کہ خدا تعالیٰ اور رسول اسکا دانا تر ہی ہمسایا کہ اور آدمی نرم گوئی ہل کر کے  
 رحمت میں آیا ہی کہ جنت میں بالا غائب ہیں کہ بہت صفائی سے ظاہر انکا اندر سے اور  
 کا ظاہر سے معلوم ہوتا ہی ایک اعرابی نے عرض کیا کہ کسکے لیے ہونکے وہ یا رسول اللہ

یہ ہی کہ یہ میت اسکی ہی باعث زیادہ قیادے کی ہوگی جس پہلے کو اور باعتبار فضیلت ہوئی  
 سکو اور باعتبار نیت بات ہی بعضی وایتون ہی سے معلوم ہوتی ہی غرض کہ مدار نیت پر ہی  
 بلکہ حضرت شیخ روح نے کہا وہ اتدا علم بالصواب اور حقوق مسلمان سے یہ یہ ہی کہ ہر کسی  
 یں اسکے معاملہ کرے اور بطور اسکے پیش آوے کہ یہ ہی جلا احسان اور حسن خلق سے ہی  
 اس اجمال کا یہ ہی کہ جابلو شے اظہار علم کننا چاہیے اور کم سخنوں نادان سے سنا تہ  
 نت و بیان کے پیش نہ آوے کہ یہ سبب ایذا دینے کا ہی یعنی سبب کم مہی کے وہ ایذا و ملو  
 سمجھے میں بلکہ اپنے مرتب سے تنزل کرے اور موافق اسکے ہو کہ ہمیں تو رحم و محبت کرنا ہی لیکن  
 کہ نوبت ترک دین اور نام شروع کی پہنچے کہ یہ حسن خلق سے سنیں ہی یعنی شدا اسکی ہی ہوئی  
 میں ہنک سلام کی یا بے ادبی بنیت اسم مبارک اللہ تعالیٰ کے یا آنحضرت کے وغیرہ  
 تی ہی تو موافقت اسکی کرے اور حقوق مسلمان سے یہ یہ ہی کہ تمام لوگوں کو لئے کشادہ  
 ی سے پیش آوے اور ترش رو نہوا اور سختی نکرے حدیث شریف میں آیا ہی کہ اِنَّ اللہَ  
 الشَّھلَ الطَّیْقَ یعنی خدا تعالیٰ دوست رکھتا ہی آدمی نرمی کرنے والے کشادہ رو کو بلکہ  
 صلہ اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ آیا جانتے ہو تم کہ سپہ چرام ہی آگ دو زخلی غر  
 ابے نے کہ خدا تعالیٰ اور رسول اسکا دانا تر ہی ہمسایا کہ اور آدمی نرم گوئی ہل کر کے  
 رحمت میں آیا ہی کہ جنت میں بالا غائب ہیں کہ بہت صفائی سے ظاہر انکا اندر سے اور  
 کا ظاہر سے معلوم ہوتا ہی ایک اعرابی نے عرض کیا کہ کسکے لیے ہونکے وہ یا رسول اللہ

فرمایا کہ اوس کے لیے کہ نرم کے ملت اور کھلاوے لوگوں کو کھانا اور خاڑ پڑے رات میں اوس میں  
 کہ لوگ سہلے ہوں بیسے نماز تھو کی اور مسلمان کے حقوق سے یہی ہی کہ وعدہ کو وفا کرے پھر خدا  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وعدہ دین ہی اور یہی حدیث میں آیا ہے کہ تین چیزیں علامت ہیں  
 مسلمانوں کی جھوٹ بولنا وعدہ خلافی کرنی اور امانت میں خیانت کرنی فرمایا کہ جیسے تین خصلتیں ہیں  
 وہ منافق ہی اگرچہ نماز و روزہ کرے آذر و وعدہ کو وفا کرنا کہ جو کئی خصلتوں میں سے ہی اور کینہ آدمی میں  
 پورا کرنا وعدہ کا کہ جو تباہی اور مسلمان کے حقوق میں سے یہی ہی کہ نہ داخل ہو کیسے گھر میں مگر بلایا  
 بلو کھل کر بے اذن داخل ہونے میں ایذا و تکلیف اسکی ہی اور نہایت اذن چاہئے کہ عین باز تک ہی  
 اس میں اگر اذن دے تو چاہے ورنہ پھر اوسے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ اذن چاہنا ہی  
 اول بار اس لیے ہی کہ چپ ہوں و دناؤ آواز اسکی سنیں اور دوسری بار اس لیے کہ صلاح و قائل کریں کہ آئے  
 یا نہ آئے دین اور تیسری بار اس لیے کہ اذن دین آئینکا یا پیر دین اور حقوق مسلمان سے یہی ہی کہ  
 ہفتوں کا ادب کرے اور چھوٹوں پر رحم و شفقت حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی بڑھوں کا ادب و محظوظ کرے  
 اور چھوٹوں پر رحم کرے تو وہ ہم میں سے نہیں ہی بیسے ہمارے طریق پر سن اور آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم چوں پر نہ رہائی و شفقت بہت رکھتے تھے اور کبھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے پر آئے  
 اور شمس کے سامنے آئے اوٹھا لیتے لوگوں اور بعضوں کو آگے اسے گھوڑے پر بٹھاتے اور بعضوں کو  
 پیچھے اسے صاحب کو فرماتے کہ تم ہی بٹھا لو میں بعضوں کو بسنے ساتھ بٹھاتے اور بعضوں کے لیے  
 صحابہ کو حکم فرماتے کہ اوٹھا لو میں گھوڑوں پر بٹھا لو یا گود میں اوٹھا لو اور جب تڑتے تو اس کے پتہ میں غم نہ کرنا پھر  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم آگے اسے بٹھایا اور حکم سوچے اور چکر لڑو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 پاس لائے تائب دعا کریں تو انہی کو دین بٹھائیے اور کبھی کوئی رکھا جو شہاب کہوتا تو اب اوٹھو  
 اسے گود میں سے اٹا کر نہ بیٹے اور کوئی اٹھائے لگتا تو اب منع فرماتے پھر دعا و شفقت کرتے تا کہ  
 ٹھیکے بڑی خوش ہو دین اور بھانجی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچا اور جب وہ چلے  
 تو آپ کھڑے ہوئے اور اگر نیابیل آتا تو اول رکھ کر دیتے اور یہ سنت ہی کہ نیابیل اوسے تو اہل  
 جو ٹھوٹو دیوے بعد ازاں آپ کھلاوے بیسے اس لیے کہ وہ خوش ہو جاتے ہیں اور بیع و تقسیم  
 و توقیر و بیون کے حدیثیں بہت آئی ہیں اور تقسیم و بیون کی سبب بخیر و داری اور عرو و رازی کی  
 پس یہ بیسے نہیں ہوتی مگر اوس کو کہ خدا تعالیٰ نے جاہلی کے عرو و داری اور عرو و رازی کی  
 اور حقوق مسلمان سے یہی ہی کہ جسکی نہایت حق بہر اور لباس اسکا دلالت کرے اس کے حال پر جو غلبہ

تو رعایت و سبکی کرے اور محافظت و سکے مرتب کی کرے کہ رعایت فرماؤ تو کی رعایتیں ہی پس تو قیصر  
 و اجرام اشرف اکابر کی ایسی ہو کہ جسے شفقت ارزاں و ادب نے پر جسے جیت یہ لازم ہی و سبکی و سبکی  
 لازم ہے جسے اس لیے کہ رعایت ہر ایک کی لائق مرتبہ کی جاتی ہے اور اس کے خلاف میں ایذا دینی ہی  
 اس لیے کہ اگر آدمی معزز و مکرم کی تعظیم نہ کرے تو وہ ایذا پاتا ہی اور اگر مرتفع پر تنہا رسا القات کرے  
 تو وہ اوس میں خوش ہو جاتا ہی آیا ہی کہ آگے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہا کہ کہا ہوا  
 کہ ایک سائل آیا فرمایا کہ دیدو گیا اس فقیر کو پیدا اسکے ایک سوار ہی اوس راہ سے گذر آیا کہ دلاؤ  
 اس سوار کو کہنا سکے لیے لوگوں نے کہا کہ یا ام المؤمنین مسکینو نکو دور سے دی دیتی ہوا اور غریب  
 بنی ماسی ہلائی ہو فرمایا کہ حفاظت ہر ایک کو مرتبہ و قدرت دی ہی پس لازم ہی ہمہ کہ حفظ اون سزاں کا کرنا  
 مسکین و راضی ہی ساتھ ایک گناہ کے اور طبع نہیں کرتا زیادتی کی اور یہ بھی ایذا کہ گناہ گرا کو بطور گناہ  
 ٹھیکہ و ناپس خوب نہیں ہی ایذا مسلمان کی اور منقول ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کہہ سکے کہ فرستے اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین جمع ہونے ناکمان جبر بن عبد اللہ بکلی آئے  
 جو کہ جگہ بیان تو کہہ سکے دروازہ پر بیٹھ گئی پس آنحضرت نے ہانک پڑا دیٹ راوی کی طرف پیش کا کہ اس پر  
 بیٹھ جائیں حرر بنے اوس کو کہو کہ انہوں پر کہہ لیا اور دے اور نہ کہ یا رسول اللہ یہ لکھا نہیں ہی کہ اس  
 کبریٰ پر بیٹھوں انکم ملک اللہ کا اگر مکتبی پس دیکھا آنحضرت نے قوم کی طرف اور فرمایا کہ اب  
 اوسے تمہارے پاس کوئی بزرگ کسی قوم کا تو تعظیم و توقیر کراؤ سبکی اور جب کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے پاس آیا اور آنحضرت کتب پر بیٹھ ہوئے اور اوپر کھجائیں نہوی کہ وہ ہی بیٹھ آئے ساتھ نو  
 آنحضرت گہرا اپنے نیچے سے کھینچ کر اوس کے نیچے بچھا دیتے اور اگر وہ نہ بیٹھا تو آب ہانڈ کر کے پیمان  
 کہ وہ بیٹھا صلے اللہ علیہ وسلم اور حقوق مسلمان سے یہ ہی کی کہ صلح کر دے مسلمانوں میں  
 اگر نہ سکے حدیث میں آیا ہی کہ بہترین صدقات اور حسنات اصلاح کرو اپنی ہی مسلمانوں میں لیکر دے  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو فرمایا کہ آیا خبر دو میں نکلوا س عمل کی کہ بہتری درجہ نماز اور  
 روزہ اور صدقہ سے عرض کیا صحابہ نے کہ مان خبر دیجیے یا رسول اللہ فرمایا صلح کرو اپنی درمیان مسلمانوں  
 اور کہی جگہ کہ چوٹ بولنا جائز ہی او میں سے ایک جگہ یہ ہی ہی پس دو مسلمانوں سے  
 صلح کرو انے میں ہی ہیوٹ بولنا جائز ہی اور اسی جہت سے کہا ہی بعض علماء نے کہ وہ  
 صلح آئینہ از راستی فقہ انعمین کی جگہ چوٹ بولنا چوٹ بولنا ہی وہ یہ  
 میں جو اس حدیث میں مذکور ہیں کہ فہرما یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں ہمت

جھوٹ بولنا طرح تین چیزوں کے ایک تو جھوٹ بولنا اور دوسرا اپنی بیوی سے تاکہ راضی کر دے  
 اور سکو یعنی شہلا بیوی سے محبت نہیں رکھتا اور اس کے خوش کرینے کے لیے کتنے کئے کریں  
 سب سے بہت چاہتا ہوں اور اس طرح اور روایت میں ہو یکو بھی خاوند سے جھوٹ بولنا جائز  
 آیا ہی جیسے دو نو کو انھما رحمت کرنا جائز ہی اگرچہ خلاف واقع ہوتا محبت و الفت پیدا ہو  
 اور دوسرے جھوٹ بولنا لڑائی میں یعنی جہاد میں شہلا کے کہ لشکر اور جلا آتا ہی ہماری  
 مدد کے لیے یا دشمن سے کہنے کہ دیکھنا جنگجو پیچھے سے کوئی شخص مار نہ کر آیا اگرچہ خلاف  
 واقع ہو یہ کہنا جائز ہی اور تیسرے جھوٹ بولنا آپس کی صلہ کروا دینے کے لیے یعنی شہلا  
 دو شخصوں میں عداوت ہی اور ہر ایک سے کہنا ہی دوسرے کے طرف سے کہ وہ تو تمہاری تعریف  
 کیا کرتا ہی اور جسے بغض نہیں رکھتا تاکہ وہ بجاوین یہ حدیث مشکوٰۃ میں ہی اور ان جملہ میں  
 جھوٹ بولنا جائز اس لیے ہوا کہ اگر بیان واقعی کرتا ہی تو فتنہ برپا ہوتا ہی اور جھوٹ بولنے میں فتنہ  
 ہوتا ہی اور حقوق مسلمان سے یہ ہی کہ مسلمانوں کے عیب کا پردہ پوش ہو کہ لیسک عیب  
 ظاہر کرے اگرچہ یقینا جانتا ہو اس کے عیب کو حدیث شریف میں آیا ہی کہ جو کوئی عیب  
 کسی مسلمان کا دیکھے تو تعالیٰ عیب دیکھا دیا اور آخرت میں دیکھتا ہی اور چونکہ خدای زما کی  
 ماعزے کے سچ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمان میں مبتلا ہوا تھا پھر صلے اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا اگر دیکھا اس عیب کو تو تبریز اور اسی پردہ پوشی کے لیے کہا ہی عداوت کے تو  
 گناہ پوشیدہ کی پوشیدہ کرنی چاہیے اور توبہ گناہ آشکارا کا آشکارا اور جب لازم ہو اگر کسی پر  
 دیکھنا عیب اپنے کا واسطے حق اسلام کے تو دیکھنا عیب مسلمانوں کا بھی لازم ہو گا بسبب  
 حق اسلام ان کیلئے بلکہ لازم تر ہو گا اور یہ بھی ہی کہ گناہ کے ظاہر کرنے میں فاسد کرنا دین کا  
 اور متک حرج شرع کی ہی اور واسطے مبالغہ پردہ پوشی ہی کے یہ بات ثمری کے ثبوت زمان میں  
 اتنی احتیاط کی ہی کہ چار گواہوں سے ثابت ہوا اگر ثابت نہ ہو مدعی کو حد قذف یعنی بتان زنا کی  
 ماری جاوے اور صفت بخاری اور سناری کی خاصہ باری تعالیٰ کا ہی طبیعت پس پردہ فہر  
 علمائی پردہ جان پردہ پوشہ بالائی خود حدیث شریف میں آیا ہی کہ جب فردا قیامت کو  
 حق تعالیٰ حساب ایک بندہ لکھ کر لکھا دیکھا اور دامن سناری میں دیکھنے کا  
 اور حق کی انگوٹھ سے پوشیدہ کر لکھا پس فرمایا جاننا ہی تو کہ فلاں گناہ کرتا تو نے اور فلاں  
 گناہ کیا تا تو نے پس بندہ کبھی فلاں ای رب میرے کہے ہیں میں نے گناہ جب بندہ اذکار کا



تو خوف سے نزدیک بلاکت کے پہنچ گا کہ دیکھ لیا کہ کیا اللہ تعالیٰ پس فرما دیکھا حق جل جلالہ  
اسی بندے میں جسکی تیرے گناہوں کو دنیا میں بہت ٹھکانا تھا آخرت میں ہی غفاری کرونگا  
یعنی بہت بخشو گا۔ تیرے اور بہت سارے مسلمانوں کے ساتھ ہوگا اور کافروں کو رسوا کرے گا اور پھر  
ملا لگا کر ان کے لہو کی لکڑی کے ذریعہ کڈے گا۔ اَلَّذِيْنَ كَذَّبَ بَوَاعِلُهُمْ اَلَا كَفَتْ اَللّٰهُ عَلَی الْعٰظِلِيْنَ  
یعنی یہ وہ لوگ ہیں کہ جو حوث کو لے اپنے پروردگار پر آگاہ ہو کہ لغت ہی اللہ کی ظالموں پر  
نمودہ اندہ تھا اور حدیث میں آیا ہی کہ جو کوئی کان دے کہ مسلمانوں کی خبروں پر یعنی جیسے جاسوس  
تجسس خبر دے کر پرتے ہیں اور ان کو خوشحال دے یہ فرداے قیامت کو اس کے کان میں  
شیشہ ڈالیں گے اور ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک چور کو لائے پس  
حکم فرما اساتہ ماتہ کاٹنے اور اس کے جیسے کہ حکم شریعت کا ہی جو روکنے لیے اور جہہ مبارک  
حضرت کا مستقر ہوا چھالو گوں نے کہ کیا کہو وہ جانا آپ نے یا رسول اللہ اس کے ہاتھ کاٹنے کو  
خرمایا کہ مجھ کو قانم کرے حدود شرع ہے چارہ نہیں ہی لیکن تمہی حق بہال لینے کے مددگار  
شیطان کے نمودار اور غفوار پر وہ پوشی کیا کرواں اللہ عقیق کر دے چھوٹا جسے تحقیق اللہ  
بہت بخشنے والا مہربان ہی حدیث میں آیا ہی کہ ایک روز آنحضرت نے فرمایا کہ ای وہ گروہ کہ اعلان  
لائے ہو تم زبان سے اور نہیں داخل سہا ہی ایمان تمہارے دلوں میں نسبت کیا کرو لوگوں کی  
اور نہ پڑو رہی گناہوں کیلئے تا خدا تعالیٰ اہل تمہارے گناہوں کے ذریعے اور جسے گناہوں کے  
درپے خدا تعالیٰ پڑے گا فصیحت کرے گا اور سکوا کرچہ سو پر دوسین ہوگا مقتول ہی کہ امیر المؤمنین ع  
رضی اللہ عنہ کے کان میں ایک شب ایک شخص کے گھر میں سے آواز کانٹیل آئی آپ دیو اور آپ  
کو دکر اس گھر میں گئے ایک شخص کو دیکھا کہ شراب پی رہا ہی اور ایک عورت دیکھ سنا  
جیٹی ہی پس فرمایا حضرت عمر نے اسی دشمن خدا یہ کیا گناہ ہی کیا دوسنی اسی امیر المؤمنین نے  
اگر ایک گناہ کیا ہی تو آپ نے تین چیزیں کیں بن ایک تو جاسوس کی آپ نے حال آنکہ وہ تیرے

وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيهِمْ لَاحِقًا ۖ إِنَّكَ بِرُؤُوسِ الْعَرْشِ الْمَجِيدِ ۝۱۰۰  
 اے اللہ! ان لوگوں کی موت سے غم نہ کھو اور تیرے یہ کلمے اذن و بے سلام کہہ کر بچاؤ۔ میں  
 آپ جیہ اے حالانکہ قرآن میں ہی وَلَا تَدْعُ خَلْقًا يُعَذِّبُكَ لَعَلَّكَ تَنْسُوا  
 اے اللہ! نہ کہہ لو کہ تم کو عذاب دینے والے ہیں کہ تم بھول جاؤ۔  
 اے اللہ! اہل بیت علیہم السلام پر رحم فرما تاکہ وہ تیرے یہ کلمے نہ کہہ سکیں کہ تو اگر معاف کر دین  
 تجھ کو کہ اوستے قسری اندکی یا امیر المؤمنین اگر معاف کر دے تو ہم میں کر داسن گناہ کے مہین

پہنچا پس آپ نے معاف کیا اور باہر نکل آئے رضی اللہ عنہ اور حقوق مسلمان سے یہی کہتے  
 جھگڑنے کے جانے سے ہرگز نہ کرے تا لوگ بدگمانی میں نہ پڑیں اور غیبت نکین کہ اسمین ضرر لگتی ہے  
 اور جو نہ کرے سب اسکا ہو گا یہی گناہ میں شریک ہو گا کیونکہ جو کوئی سب گناہ کا ہوتا ہی رہی  
 وہیں شریک ہوتا ہی چنانچہ اسی سب سے قرآن مجید میں منع فرمایا اللہ تعالیٰ نے بتوں کے بُرا  
 کہنے سے سانسے کفار کے تا وہ بُرا نہ کہنے لگیں خدا تعالیٰ جل جلالہ کو اس آیت میں وَلَا تَسْتَوُوا  
 الَّذِينَ يَدْعُونَكَ مِنَ الذُّلِّ فَتَسْتَوِيَ اللَّهُ لَا تُفْلِحُ عَدُوٌّ أَغْتَبِرُ عِلْمِ یَسْنُو اور نہ بُرا کہو نہ کہو  
 کہ بکارتے ہیں اور کو کفار سوائے اللہ کے یعنی بتوں کو پس بُرا کہیں گے وہ اللہ کو بُرا کہتا رہا نادانی  
 اور اکر وراختہ نے فرمایا کہ بھائی سے ہی گالی دینا آدمی کا اپنے ماں باپ کو عرض کیا صحابہ نے  
 کیا رسول اللہ کیا گالی دیتی آدمی اسے ماں باپ کو فرمایا مان گالی دیتی یہ کسی اور کے باپ کو  
 پس وہ گالی دیتی یا اسکے باپ کو اور گالی دیتی یا کسی کے باپ کو پس وہ گالی دیتی یا اسکی ماں کو یہ نہ  
 بخاری سلم میں ہی پس جو کہ یہ سب ہوا مان باپ کی گالی دینے کا گویا اسنے گالی دی اور  
 ایچ دفع کرنے تمت کے سبب بدگمانی لوگوں کے حدیثیں ہوائی ہیں آئی ہیں کہ ابو ذر حضرت  
 سائر ایک یوی کے اپنی بیویوں سے باتیں کر رہے تھے اور ایک آدمی وہاں سے گزرا اس +  
 حضرت بنے اور سکو نہ پایا اور فرمایا کہ اسی فلا نے یہ بیوی دیری ہی صفیا دے عرض کیا کہ یا رسول اللہ  
 اسکی حق میں کس کو گمان بدی کہ آپ ایسا فرماتے ہیں فرمایا کہ وسواس شیطان سے نہ رہو نہ پا جا  
 کہ وہ بی آدم کے بدن میں مانند خون کے جاری اور سراست کی ہوئے ہی اور حضرت عمر رض ایک  
 شخص پر گذرے کہ وہ سر راہ ایک عورت سے باتیں کر رہا تھا پس اٹھایا حضرت عمر نے اور ہڑوڑہ  
 اوس سے کہنا یا امیر المؤمنین یہ بیوی دیری ہی فرمایا کہ کیوں نہ ایسی جگہ باتیں کیں تو نے کہ کوئی  
 دیکھتا نہیں اور گمان بد نہ لیجاتا اور حقوق مسلمان سے یہی کہ سفارش کرے محتاج کو اوس  
 شخص سے کہ وہ اوس کے نزدیک کچھ قدر و عزت رکھتا ہو اور سعی کرے یہ حاجت روانی مسلمانوں  
 حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ میرے پاس لوگ حاجتوں  
 طلب کرنے کے لیے آتے ہیں اور سوال کرنے میں اور تم ہرے پاس ہوتے ہو میں سفارش کیا کرتا ہوں  
 باؤ اور فرماتے کہ میں تاخیر کرتا ہوں کاموں میں تا تم سفارش کرو اور ثواب اسکا پاؤ اور بادشاہ کو صحت  
 جو کچھ فوائد میں از بخلا ایک یہی فائدہ ہی کہ کسی سفارش کر دیا کہ کچھ سہل راہ بتا دے کاتب ثواب  
 آباہی ف آیا ہے کہ جو کوئی رہنمائی کرنا ہی سیکو ایچ بات کی تو اسکو بھی ثواب

ویسا ہی ہوتا ہی جیسا کہ نوا کی ہوتا ہی مثلاً ایک شخص نے کسی سے کیس کو کچھ دلوا دیا یا تصور کیا کہ  
 کروا دیا یا ظلم سے اور خلاف شرع باتوں سے باز کرنا کیس کو تو اس کو سب ویسا ہی ثواب ہوگا جیسا  
 اسکے کہ نوا کی ہوگا اور روایت میں آیا ہی کہ اسے ہند کی مدد کرتا رہتا ہی جھنگ پر اپنے ساتھی مسلمان  
 مدد کرتا رہتا ہی اس طرح اور بہت روایتیں آئی ہیں یہ عجب نعمت ثواب کی ہی اور بلا شقت حلال  
 ہوتی ہی ذرا سی زبان بولا دینے میں افسوس ہی کہ اسے لوگ ایسے غافل میں کہ خیال ہی نہیں کرتے  
 اسکا لیکن چاہیے کہ قصد میت بادشاہوں کی صحبت سے ہی ہو کہ لوگوں کے کاموں میں سی کرتا  
 رہو چنانچہ کہ اسکو بہانہ انکی صحبت کا کرے اور لوگوں کے آگے دلیل اسکو دے وہ ف یعنی انکی صحبت  
 آفات ہی بہت ہیں پس اگر خالص میت مذکورہ رکھے تو جائز ہوگا اور اگر غلط بہانہ اسکا کہتا ہی اور لوگوں سے  
 یہ اظہار کرتا ہی کہ میں انکی صحبت میں اسلئے آتا ہوں اور مقصود قضا خواہش نفسانی ہی تو چاہا  
 نہیں اسے تعالیٰ علام الغیوب ہی ہر ایک کی نیت کو وہ جانتا ہی ومان بہانہ بازی کچھ کام نہیں  
 انکی اور حقوق مسلمان سے مددی کہ ابتدا کرے ساتھ سلام علیک کے پہلے بات کرے۔ نیکے  
 اور داخل ہوئے جلس میں حدیث شریف میں آیا ہی کہ جب سلام علیک کرتا ہی مسلمان آئے  
 بلانی مسلمان سے اور وہ جواب دیتا ہی اسکو تو صلوٰۃ نہ بھیجے بنی اوپر سرتر فرستے اور پھر  
 حدیث میں آیا ہی کہ ملائکہ تعجب کرتے ہیں اوس مسلمان سے کہ ملاقات کرتا ہی ایک مسلمان سے  
 اور سلام علیک نہیں کرتا او سے یعنی اسلئے تعجب کرتے ہیں کہ بڑا نادان ہی کہ ذرا سی  
 زبان ہلانے میں ثواب بہت سا پاتا او سے محروم رہا اور لگتا ہی علمائے کبار نے کجائی سلام کے  
 اگلی امتوں میں سجدہ تھا اور سلام مخصوص ہمارے ہی پیغمبر کی امت کے لیے ہی  
 صلی اللہ علیہ وسلم اور سلام اہل جنت کا ہی سلام علیک ہوگی اور جسکو جانے کہ جواب نہیں دینے  
 او سے سلام علیک کرے کہ مقول ہی بعضے اسکے بزرگوں سے کہ وہ ایک قوم پر  
 گذرے اور سلام نہ کیا اور کہا کہ کوئی چیز مانع نہیں ہی مجھ کو سلام کرنے سے مگر خوف اسکا  
 کہ مبادا یہ جہاں مذہبوں اور لعنت کریں انہر ملائکہ اور جاسے کہ جب اپنے گھر میں آوے  
 تو سلام علیک کرے اگرچہ وہ کہ لوگوں سے خالی ہو کہ وہ ان ملائکہ موجود ہونے میں  
 حدیث میں آیا ہی کہ اس شخص سے برکت ہوتی ہی گھر میں **ف** اور ایک روایت  
 یہ بھی کہ میں آیا ہی کہ جب آؤ تم گھر میں تو سلام کرو اپنے اہل پر اور جب نکلو گھر سے  
 تو رخصت کرو انکو ساتھ سلام کے اور بعضوں نے لکھا ہی کہ جس گھر میں کوئی ہو دے

یہ حدیث صحیح  
 ہے

نسین تو یوں کہے السلام علیکما وعلیٰ عباد اللہ الصالحین ساتھ نیت ملا کہ مکہ کے گزراؤ ذکر علی القاری  
 اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر  
 شکوہ اپنی بھانجلی اور تنگ دستی کا کیا آپ نے فرمایا کہ جب جاوے تو گھر میں سلام علیک کر خواہ  
 گھر میں کوئی ہو وے یا نہ ہو وے بعد اسکے سلام مجھ پر پہنچے یعنی صلی اللہ علی محمد و آلہ وسلم  
 کہہ اور قل ہو اللہ اکبر پڑھ پس اس شخص نے یہی کیا اسے بہت دیا اللہ تعالیٰ نے اسکو رزق  
 بیان تک کہ باشتا متا وہ اپنے ہمسایوں اور قریبیوں کو بید چھین چھین کے مصنف نے  
 پیچ محتاج حاشیہ چھین کے نقل کیا ہی اور مستحب ہی کہ جواب سلام میں کچھ زیادہ کرے یعنی اگر کوہین  
 السلام علیکم تو جواب میں کہے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اس لیے کہ قرآن مجید میں آیا ہی  
 واذا کحینۃ فاعینۃ فحینۃ ایا حسنۃ اومرۃ وھا یعنی جب تم سے کوئی سلام علیک کرے  
 ساتھ سلام علیک کے تو جواب بے بہت اچھا دینے یعنی کچھ زیادہ لکھنا چاہو تو گن جواب دو اسکا  
 ف بلکہ سلام علیک کرنے میں ہی جتنی لفظ زیادہ کر لیا تو اب زیادہ پاویگا حدیث تریفین  
 آیا ہی کہ ایک شخص حضرت کے پاس حاضر ہوا اور کہا السلام علیکم حضرت نے اسکی سلام کا جواب  
 دیا پھر وہ بیٹھا پس فرمایا آپ نے کہ اسکو دس نیکیاں حاصل ہوئیں بہر ایک اور شخص آیا اور کہا  
 السلام علیکم ورحمۃ اللہ حضرت نے اسکے سلام کا جواب دیا پس بیٹھا وہ پس فرمایا اسکو بیس نیکیاں  
 ملیں بہر ایک اور شخص آیا اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور حضرت نے اسکے سلام کا جواب  
 دیا پس بیٹھا پس فرمایا اسکو تیس نیکیاں ملیں یہ حدیث ترمذی اور ابوداؤد میں ہی اور ابوداؤد  
 کی ایک اور روایت میں ایسی ہی حدیث آئی ہی اور امین یہ زیادہ آیا ہی کہ بہر ایک اور شخص آیا اور کہا  
 السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ و مغفرتہ پس فرمایا حضرت نے اسکو چالیس نیکیاں ملیں اور فرمایا ہر  
 ہوتی جاتی ہیں زیادتیان یعنی جتنے لفظ بڑھتے جائیں گے تناسبی ثواب بڑھتا جاوے گا اور اگر  
 ایک شخص جماعت میں سے سلام علیک کرے تو کفایت کرے گا سبکی طرف سے یعنی سنت اور اہو حال ہا  
 سبکی طرف سے اور اس طرح جواب میں اگر ایک شخص جواب یگانہ ہی یعنی واجب اور اہو جاوے گا سبکی  
 طرف سے اور سوا کو چاہے کہ زیادہ سے سلام علیک کرے اور زیادہ پاچھنے والا بیٹھ سے اور توبہ  
 لوگ بہت سے اور چوٹا بڑے سے کہ حدیث میں اس طرح آیا ہی اور جب مجلس میں آوے چاہے  
 کہ سلام کر کر بیٹھیں اور جب اوسے توبی سلام مگر ہی ہر دیوں سے سلام علیک نہ کرے اور اگر وہ  
 سلام کرین تو جواب میں ہر اک اسدا اور مانند اسکی کہے اور کافر گناہی کے جواب میں علیکم کہے

فقط کتاب مفتی الطالب میں لکھا ہی کہ ابتداء اگر ان سامعہ سلام کے سنتے ہی اور جواب دینا  
 اور مسکا فرس ہی اور ادب سلام کا یہی کہ اعلیٰ و درجہ والا اپنے سے کم درجہ واسطے برا ابتدا سامعہ سلام کرے  
 جیسے سوار پیادہ اور بیٹھے ہوئے پر اور چلنے والا بیٹھے ہوئے پر اور استاد و شاگرد پر اور آقا اپنے  
 تابع پر ابتدا کرے اور سلام ایک جماعت میں سے اور مسطح جواب دینا اسکا سبکی طرف سے  
 کافی ہوگا اور امام ابو الایث سے آیا ہی کہ آنے والا سجدہ کا سلام علینا من ربنا کے اگر کوئی مسجد  
 میں نہ ہو اور اگر لوگ نماز پڑھتے ہوں تب کے سلام علینا و علیٰ عباد الصالحین اگر نماز میں نہ ہوں  
 تو السلام علیکم کہے اور قرونین جاوے تو کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنْ الْمُؤْمِنِيْنَ  
 وَ الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تَنْفُكْ اَللّٰهُمَّ بِكُمْ لَا حَقَّوْنَ فَسَّالَ اللّٰهُمَّ كُنَّا وَ لَكُمْ فَاَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ  
 تجربہ قرونین اور سلین ہو اور انشاء اللہ ہم ہی تمہارے سامعہ ملنے والے ہیں انکے ہیں،  
 ہم اللہ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے حافیتہ آوے سلام حقوق لہم سلام سے ہی آسانی اور موقع پر  
 موقوف نہیں جب مسلمان مسلمان ملے سلام علیک کرے اگرچہ ملاقات باہر ہو یا اندر ہو دیوار  
 یا درخت یا مانند انکے ہو مقبول ہی کہ ایک جماعت یہود کی آنسو رحیلہ علیہ وسلم باس حاضر ہوئے  
 اور کما السلام علیکم اور سلام بغیر سلام کے معنی ہیں موت پس منہ السلام علیک کہے ہوتے ہوئے جو  
 تجسیم پر فرمایا حضرت نے علیکم ہیام المؤمنین، اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کما علیکم السلام یعنی اللہ آنحضرت صلی  
 فرمایا کہ اسی عارفہ خدا و ستارہ کتابی نرمی کو ہر خبر میں ہائے کما کہ آپ نے فرمایا کہ انہوں نے  
 یا رسول اللہ یعنی آپ کو سنا فرمایا کہ سنیے ہی تو کما علیکم یعنی انکا کوسنا اور نہیں پروردگار اور انکی اور اللہ  
 سلام کرے کہ یہ سلام انما ہی از ربہود کا ہے اور وقت سلام کرے کہ جبکہ نہیں کہ حدیث میں آتے سنے  
 آیا ہی ف جلی سے نعمی اللہ سے نقل کیا ہی کہ جبکہ انہیں کا کلمہ وہی سبب وارد ہونے حدیث صحیح  
 صحیح منہ چونکہ اُسے اگرچہ وہ لوگ کہ منسوب سامعہ علم و صلاح کے ہیں یا کہ کوئی تین لیکن اعتبار  
 و اعتماد اس پر نہ کرنا چاہیے اور صلہ المؤمنین میں شیخ ابو منصور سے نقل کیا ہی کہ کما اگر بوسہ دیکو  
 کوئی آگے سیکے زمین کو یا میٹھ ٹہریا کرے یا ہر چھکا دے کاغذ میں جو بالکل نکال ہی اسباب کہ مقصود تعظیم  
 ہی نہ عبادت اتنی اور بعضے شاخ نے شیخ کو سیکے اتنے تشدید و تہذیب است کہ ہی کہ کما ہی کما  
 الا یخاف ان یتکلمون کفرًا یعنی جھکا قریب کفر کے ہی واللہ اعلم بہ حدیث شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ  
 نے ترجمہ مشکوٰۃ میں لکھا ہی اور جو کوئی شباب کرتا ہو اس سے سلام علیک نہ کرے اور اگر کوئی کرے  
 نہ اوکو چاہیے کہ جواب نہ دے آیا ہی کہ ایک شخص نے آنحضرت سے سلام علیک کیا اس حال میں

آپ پر شاب کرتے تھے آپ نے جواب اوسکو دیا اور مروہ ہی پہلے کنا علیک کا یعنی یوں نہ کہے  
 علیک السلام ایک شخص نے اس طرح حضرت سے سلام علیک فرمایا کہ یہ سلام میت کا ہی یعنی قبر پر جا کر  
 یوں سلام کیا کرنے میں متن بارید بات فرمالی بعد ازاں فرمایا کہ اگر ملے کوئی تم میں سے اسے  
 بنائی مسلمان سے تو چاہی کہ کہے السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور جواب دینا سلام کا اور  
 چھینک کا فی الغرر واجب ہی تاخیر نہیں جاز اور جس خط میں سلام ہو تو واجب ہی جواب کہنا  
 اوسکا مانند جواب دینے سلام کے اور اگر کہے کہ میری طرف سے فلا نیکو سلام کہہ دینا تو واجب ہی  
 سلام کہہ دینا اور مروہ ہی سلام کرنا فاسق پر اگر فتح الا حلال کرنا ہو یہ مسائل در اختیار سے کہے گئے  
 اور کتاب سدن الجواب میں مسائل سلام کے جواب فصل کہے ہیں جسکو دیکھنا منظور ہو اوس میں دیکھے  
 اور سلام کے ساتھ مصافحہ کرنا بھی سنت ہی حدیث میں آیا ہی کہ جب ملاقات کریں دو مسلمان  
 اور مصافحہ کریں آپس میں تقبیم کجائی ہیں در میان اوسکے ستر متفرق تین او شتر نواد کے لیے  
 کہ تاہم اگر کسی اور کسادہ رول اوسکی زیادہ ہو یعنی جو کوئی امت کہ نادم و جہانی اور خوشی سے کہ کیا اوسکو  
 اس قدر ثواب حاصل ہوگا اور ایک باقی کی دوسرے کے لیے ہوگی اور اوسکو بڑا ثواب اس لیے ملا لگا  
 اپنی خوشی سے نوبن کا دل خوش کیا اور نوبن کے دل خوش کر لیا بڑا درجہ ہی اور اور حدیث میں  
 آیا ہی کہ نازل ہوئی ہی مغفرت سو درجہ نوبی نواد کے لیے کہ ابتدائی ہی اور دس دوسرے کے لیے  
 اور متمول ہی کہ ایک صحابی حضور کے پاس آئے اور سلام کیا آنحضرت وضو کرنے میں مشغول تھے یہ  
 جواب انکو نہ دیا جب فارغ ہوئے تو جواب دیا اور صاف ہو گیا اون صحابی نے کیا یا رسول اللہ میں اس صاف  
 کہ نیکو اخلاق عجم سے جانتا تھا فرمایا جیکہ دو مسلمان ملاقات کریں اور صاف کرین بڑھنے میں گناہ اوسکے  
 جیسے کہ جھڑتے ہیں پیسے درختوں کے اور مضایقہ نہیں ہی اوس شخص کے مانند جو جسے کا کہ بزرگ ہی دین میں  
 سبب توقیر و تعظیم دین کے منقول ہی ابن عمر سے کہ ہم بوسہ دیتے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دست  
 مبارک پر اور یہ روایت کی گئی کہ ایک لعلی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اوزن و بچی جھکو کہ بوسہ دو نہیں  
 آئیے سر اور دست مبارک کو پس اوزن دیا اوسکو اور یہ بھی منقول ہی کہ جیسا بوعیدہ نے حضرت عمر رضی اللہ  
 عنہما کو بکھا صحابی کیا اور بوسہ دیا اُسکے مانند کہ اور دونوں گرفت ہوئی اور بعضی حدیث میں بوسہ دیتے  
 معاہدت ہی آئی ہی منقول ہی انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ کیا جھکا کرین ہم وقت سلام  
 کے فرمایا کہ نہیں بہر کہ میں نے یا رسول اللہ کیا بوسہ دیا کرین ہم آپس میں فرمایا کہ مائیے آجا مسافحہ کیا کرین ہم  
 فرمایا مان اور جھکنا ہی کہ ادا اس بوسہ سے غیر مانند ہو و اما علم فکتاے مرین ہی کہ مضایقہ نہیں

سنت صحابہ  
 میں کہ روایت  
 از ابن عمر

مرد عالم اور پرہیزگار کے نامہ جو سننے کا بطریق قرک کے اور برازیہ میں ہی کہ جو سنا عالم کے سرکا اچھائی  
استے اور نین زخصت بیچ چو سنے نامہ غیر عالم و حادل کے جدا مختار اور محیط میں ہی کہ واسطی تعظیم  
اسلام اور اکرام اور سیکے جائز ہی اور واسطی حاصل ہونے دنیا کے مکروہ ہی اور یہ جو کرتے ہیں جابر  
کہ چوتھے ہیں نامہ اپنا جس وقت کہ ملتے ہیں کسی سے پس یہ مکروہ ہی نہیں اجازت ہی ہمیں اور بطرح  
جو جابل میں ہوسے کرتے ہیں ناگے امر او صلا کے پس یہ حرام ہی اور کرنا والا اور ماضی جو نوا الاسانہ اور  
دونوں گنہگار ہونے ہیں اسلئے کہ پیشاب ہوتا ہی بت پرستی کے اور کا فر ہوتا ہی زمین پر سے اگر بڑھ  
عبادت و تعظیم کے اور اگر بطور توحید کے یعنی سچا کے سلام کے ہو تو کا فر نہیں ہوتا بلکہ گنہگار و ترک  
کبیرہ کا ہوتا ہی اور کتاب مخطت میں ہی کہ تواضع واسطی خیر خدا کے حرام ہی جیسے تواضع غنی کی واسطی  
خدا و سیکے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے تواضع کی غنی کی کسی خدا کے لیے جانا دوتا  
دین اور سکا استے اور تواضع اہل شرف و اہل علم دینی کی تواضع واسطی اللہ کے اور واسطی رضا  
اسیکے ہی نہ واسطی فی اللہ تعالیٰ کے بڑے سائل و المختار اور قرۃ الانظار میں سے لکھی ہیں اور زمین پر سے کرنا  
جو منع کیا استے معلوم ہوا کہ یہ جو جلا فروگے آگے یا غرار و فکی چو کٹھن پر بوسہ دیتے ہیں بت براہی  
اسلئے کہ حلت جو بیان کی ہمیں نشا بت بت پرستی کی وہ میان ہی باقی جاتی ہی بلکہ زیادہ ہی او شے  
اولی سابی بوسہ دینا قبر میں ہی چنانچہ حضرت شیخ عبدالحق رحمہ اللہ نے مدارج النبوة میں لکھا ہی کہ بوسہ دینا  
قبر کو اور سجدہ کرنا او سکوا اور گز کرنا او سپر جام و محتوی اور چ بوسہ دینے قبر والدین کے رد میں فقہاء  
نقل کرتے ہیں لیکن مجمع بہی کہ نہیں جائز ہی تمام جو احکام حضرت شیخ کا اور سجدہ کرنا جو حرام و ممنوع ہے  
اسکی ماتہ المسائل میں خوب لکھی ہی کہ سجدہ کرنا غیر خدا کو خواہ قبر یا غیر قبر سجدہ کرے بدوٹن سجدہ کرے  
غیر خدا کو سجدہ کرے موجب کفر و شرک کا ہی اور اگر غیر خدا کو خواہ قبر یا غیر قبر سجدہ کرے بدوٹن سجدہ کرے  
وہ ہی موجب کفر ہی چنانچہ یہ بات فقہ کی کتابوں میں معلوم ہوتی ہی استے اور اگر اسی خاطر داری کی اور بھلے گا  
لینا وقت نیکیا غیر سے وارد ہوا ہی اور بھلے گا مکروہ ہی وقت خوف قتل کے اور اوٹنا تعظیم کے سبب ہی کہ  
اگر ہو بطریق عظمت دنیا کے کہ بطریق عظمت پر سیکے یعنی بظاہر ماتہ اور درشت کہ نہیں درست ہی اور بظاہر ہی علم  
درست ہی اور سجدہ میں اوٹنا تعظیم کے لیے بت مکروہ ہی کہ مسجد حکہ عبادت حق کی ہی پس شریک نہ کرے اور  
یعنے وہ ان اللہ ہی کی عبادت و تعظیم ہی ہی اور ان کا تعظیم کرنی چاہیے اور صحابہ آنحضرت کے تعظیم کے لیے نماز  
کرتے تھے اسلئے کہ حضرت کوفہ شہداء انسا اوٹنا اور فرماتے تھے کہ یہ عجیب کی عظمت میں سے ہی اوچکے کہ سنو  
یہ ہی فراخی کر دینی حکم میں اور ظاہر کرنا خلق کا اور تازہ روئی اور دعا کرنی لیکن چونکہ اس زمانہ میں بظاہر

لوگوں میں زیادہ ہو گئے ہیں اور رضایت اعلیٰ طبیعتوں میں جلی ہوئی ہے اوسنا بقصد اکرام اسلام کے واسطے  
 دفع ایذا کے مضامین میں اور اگر یار و یمن یہ رسم بنو تو بہتری کو دیاں تکلف نہیں ہوتا **ف** کتاب  
 معنی الطالب میں لکھا ہے کہ قیام یعنی اوٹنا واسطے تعظیم بادشاہ عادل اور والدین اور دین دار اور پرہیزگار  
 اور بزرگوں کے مستحب ہے اور فاسق اور فاجر کے لیے مکروہ و ممنوع ہے اور حکما کی رکاب پکڑنی ہی داخل توقیر  
 و تعظیم کے ہے اور اقوال صحابہ کے اسکے حق میں وارد ہوئے ہیں آیا ہے کہ ابن عباس اور زید بن ثابت ہم  
 ایک مجلس میں بیٹھے تھے جب زید بن ثابت سوار ہوئے تو ابن عباس نے رکاب زید کی پکڑی زید نے  
 کہا چور دو رکاب کو اسی چپا کے بیٹے رسول خدا کے ابن عباس نے کہا اسبیط حکم کیے گئے ہیں ہم  
 یہ کہ کرین ہم ساتھ علما اپنے کے پس زید نے ماتہ ابن عباس کا پکڑا اور جو ما اور کہا اسبیط حکم کیے  
 گئے ہیں ہم کہ کرین ساتھ اشراف اپنے کے اور حقوق مسلمان سے یہ ہے کہ جان اور مال اور بر و سلا کو  
 حق الوصع نہ لیتے ماتہ سے نگاہ رکھے اور مظلوموں کی زیادہ کو پہنچے اور مدکار اور خرابے کہ حدیث میں آیا ہے  
 کہ جبکہ آگے فریاد کرے یہاں مسلمان اوس کا اور وہ قادر ہو اوسکی مدد کرنے پر اور پھر مدد کرے  
 تو سوار کرے اوس کو حق تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اور جو کوئی مدد کرے گناہی مسلمان کی مدد کرے اوسکی  
 حق تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اور یہی حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی نگاہ رکھے آبرو مسلمان کوئی دنیا میں  
 حق تعالیٰ روز قیامت کے روز شہ کو اوٹنا دیکھا کہ اوسکو آگ دو رخسے نگاہ رکھے گا اور حقوق مسلمان سے  
 یہ ہے کہ جب وہ چنک کر احمدمد کے توجہ دے ساتھ یہ حکم اللہ کے اور حدیث میں ہی کہ جب  
 چنکے کوئی تم میں سے تو چاہے کہ کہے **مُحَمَّدٌ لِلّٰهِ رَبُّ الْعَالَمِينَ** اور جب وہ یہ کہے تو کہے وہ شخص  
 کہ اوسکے پاس ہو کر **حَمْدُ اللّٰهِ** اور جب وہ یہ کہے تو چنکے والا پھر کہے **يَعْفِرُ اللّٰهُ لِي وَ لَكُمْ وَ لِكُلِّ**  
**کتاب معنی الطالب میں لکھا ہے کہ چنکے والا کو مستحب ہے کہ چنکے میں آواز بلند کرے اور بعد چنکے کے**  
**احمد مدد آواز بلند سے کہے اور ستر والا کو واجب ہے کہ اوسکے جواب میں یہ حکم اللہ کے اور چنکے**  
**پھر جواب دے والا کو کہے** **يَعْفِرُ اللّٰهُ لِي وَ لَكُمْ وَ لِكُلِّ** یا کہے **سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِلِغِ** یا کہے اور جواب  
 دینا چنکوں تک ہی اور بعد اسکے چنکے والا ہر بار حمد کہے اور ستر والا چاہے جواب دے چاہے  
 نہ دے اور یہ جواب دینا اوس جگہ ہی کہ چنکے والا احمد مدد آواز بلند سے کہے والا جواب نہیں جب  
 اور اگر وقت قصار حاجت کے یعنی پانچاڑ میں یا جماع کے وقت چنکے تو دل میں حمد کہے آیا ہے کہ حضرت  
 موسیٰ علیہ السلام نے سوال کیا یا رب العزیز ہم کبھی ایسے حال میں ہوتے ہیں کہ تیرا ذکر اور حال میں بے ادبی  
 جلتے ہیں مانند حجاب اور پانچاڑ کے حکم ہوا **اَذْكُرْ نِيَّ حَالِي حَالِي** یعنی یاد کرو مجھ کو ہر حال اور

ان حدیث میں جو زیادہ  
 لکھی گئی ہیں  
 اور جو حدیث  
 میں لکھی ہیں  
 جن سے مراد ہے



ایسے وقت دل ہی میں یاد کیا کرو اور حدیث میں آیا ہی کہ جواب میں تین چہ کنون تک ہی اور بظہر است و بظاہر  
 اور یہی ہی بقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا ایک چہ کنون دیا ایک ہوا سے ایک چہ کنون  
 اور لی فرمایا کہ تو رکامی ہی اور منقول ہی کہ جب آنحضرت چہ کنون تو آواز کو نسبت کرتے تھے اور جو ہر کو نامہ  
 یا کپڑے ڈانک لیتے آیا ہی کہ یہ وہ حضرت کے سامنے قصد اجنبی تھے تاہم اس کے کہ حکم اللہ کہین  
 لیکن آنحضرت یہ حکم اللہ کہتے تھے اور حدیث میں آیا ہی کہ چہ کنون رحل سے ہی اور جانی شیطان سے یعنی  
 چہ کنون سے و مانع ہوا جاتا ہی اور عبادت و نشاط و ادب ہی اس لیے اس کو رحل کی طرف نسبت کیا  
 اور جانی علامت کسل و تقالت کی ہی اس لیے شیطان خوش ہو مای کہ میں اب خوب سپر قادی ہوں گا اس لیے  
 اس کو شیطان کی طرف نسبت کیا والا واقع میں یہ اگر نبی والا و لو تھا اللہ تعالیٰ ہی ہی اور فرمایا جب کے  
 آہ جانی لینے میں جس کے جانی لینے میں عادت ہی اس طرح آواز کو نہ کی تو ہستی شیطان اس کے  
 بیٹ میں بے حدقت با رسول اللہ ﷺ متغی الطالب میں لکھا ہی کہ جانی شیطان سے ہی جبکہ جانی  
 آوے تو نامہ اپنا منہ پر کر کے اے امر آواز بلند کرے بلکہ نامہ در مطلقاً آواز نہ کرے اور حقوق مسلمان  
 یہ ہی کہ شر و بے پر پر کرے اور ساتھ خلق اور مدارات کے اپنے تین ان کے شر سے بگاڑ کے اور ان کی ہرانی ہونہ  
 نہ لاوے کہ یہ موجب قتل اور فدا کا ہی اور یہ نفاق میں ہی بلکہ یہ دفع کرنا شر کی ہی نفاق وہ ہی کہ اہل شر کی  
 طرف سے دلیں ہوائی رکے اور زبان سے نرمی کرے آواز در دازے کہ ہم انکسار کرتے ہیں اب قوم کے  
 ہونہ پر اور دل ہمارے لعنت کرتے ہیں اوہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ تعبیر اس آیت کے لائے  
**مَنْ يَكْفُرْ بِالْحَسَنَةِ الشَّيْءِ** یعنی مسلمان دور کرنے میں فحش اور ایز کو ساتھ سلام و مدارات  
 کے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمائی ہیں کہ ایک شخص نے اذن چاہا آئے نا آنحضرت کے پاس فرمایا  
 آپ نے آئے دو کہ وہ مرد ہی اور جب وہ آیا تو آپ نے اسے اتنا نرم کلام کیا کہ جانی کہ اس کو  
 دوست رکھتے ہیں پس جب وہ جلا گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو جاکر بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا حال نہا کہ اول  
 آپ نے اس کو مکرہ رکھا اور جب وہ آیا تو اس طرح آپ پیش آئے فرمایا ای عائشہ تیر میں لوگو کا خدا تھا  
 کے نزدیک وہ شخص ہی کہ جو تیر میں اس کو لوگ لبیب فحش کوئی اس کے لیے لغو بات نہ نہا و حقوق مسلمان سے  
 یہ ہی کہ نفیوں اور سبکینوں سے احتیاط کرے اور یتیموں بر شفق و احسان اور یتیموں اور محتاج  
 خاص اختیار ہی کی اختیار کرے کہ وہ آنحضرت کی یہ ہی **اَللّٰهُمَّ احْبِبْ مُسْلِمًا وَ اَكْبِئْ مُسْلِمًا**  
**وَ احْبِبْ فِيْ فِئِ ذِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ** اور حضرت سلیمان بن عبد اللہ جب مسجد میں آئے اور کسی  
 مسکین کو مشاہدہ کیے تو اس کے ساتھ بیٹھے اور کہتے ایک مسکین براہ مسکین کے بیٹھا اور کہتے میں

و احبب في في ذمة المسلمین  
 و احبب في في ذمة المسلمین  
 و احبب في في ذمة المسلمین

کہ حضرت جیسے علیہ السلام کو کوئی نام بہت پیارا نہ تھا کہ کما جانا یا سکین یعنی اس سکین کے کوئی نام نہ  
 رکھتے تھے جب اجازت مل کر بنے جن کو جان قرآن میں یا ایھا الذین امنوا فی واقع ہی بجائی اسکے تو تیر  
 یا ہما المساکین واقع ہی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سوال کیا کہ اے رب العزت تجا کر کمان طلسم دینے  
 فرمایا کہ شکستہ دلون کے پاس اور پھر علیہ السلام نے فرمایا کہ در در ہوتے ہوئے سے عرض کیا صحیح  
 کہ یا رسول اللہ ہوتے کون ہیں فرمایا کہ اغنیاء اور بیچ خبر گیری یتیم کے اور شفقت کر نیکی اس پر نواب ہمار  
 آیا ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور عجز اریتم کا بہشت میں ہم ہونگے اور یہی حدیث  
 آیا ہی کہ جو کوئی رکھے تاتہ پناہ کیم کے ہر روز راہ رحم کر نیکی ہوگی اوکی لیے خبر شمار ہر پاس کی کی اور  
 فرمایا کہ بہترین گھروں کا وہ گھر ہی کہ اس میں احسان کرین ساتھ یتیم کے اور حقوق مسلمان سے  
 یہی کہ ہمیشہ خیر خواہ مسلمانوں کا ہو اور انکی حاجت روا ہو نہیں سکی کرے اور ہمیشہ دینی اسکے رہے  
 کہ کسی مسلمان کا دل شاد کرے حدیث میں آیا ہی کہ مومن وہ ہی کہ مسلمانوں کو ماتہ اپنے چاہے اور  
 اور یہی حدیث میں آیا ہی کہ جو کوئی کہ ایک ساعت رات یادن سے کسی مسلمان کی حاجت میں  
 صرف کرے خواہ وہ حاجت براوے یا نہ براوے بہتر ہی اسکے لیے دو مہینے کے اعتکاف سے  
 اور یہی فرمایا ہی کہ جو کوئی خوش کرے دل کسی مسلمان کا یا بد کرنے کسی مظلوم کی تیر منفرد  
 دیگا اسکے لیے حق تعالیٰ اور حدیث میں آیا ہی کہ دو خصلتیں ہیں کہ اُن سے بالاتر کوئی نیکی نہیں ہی ایمان  
 لاا ساتھ اللہ کے اور تقی پہنانا اللہ کے بندوں کو اور یہی حدیث میں آیا ہی کہ بہترین اعمال یہ ہی  
 شاد کرنا کسی مسلمان کی خاطر کا اور یہی حدیث میں آیا ہی کہ مدد کرو اپنے بھائی مسلمان کی غلامی  
 یا مظلوم عرض کیا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ مدد کرنا ظالم کا کیونکر ہوگا فرمایا ساتھ منع کر نیکی ظلم سے  
 یعنی اس کی مدد ہی ہی کہ او کو ظلم سے باز کرے اور منقول ہی معروف کرنی رضی اللہ عنہ سے  
 کہ جو کوئی ہر روز یہ دعا تین بار پڑھے او کو ابوالون میں لکھتے ہیں اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِعَمَلِیْ  
 مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اِنْ حَمَلْتُ اَمْرًا مِنْ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ فَخَرْنِیْ عَنْ اَمْرٍ مِّنْ مُحَمَّدٍ  
 امام غزالی احیاء العلوم میں لائے ہیں کہ جو کوئی یہ دعا ہر روز تین بار پڑھے اَللّٰهُمَّ اَعِزَّنِیْ  
 مِنْ اَمْرِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اِنْ حَمَلْتُ اَمْرًا مِنْ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ فَخَرْنِیْ عَنْ اَمْرِ مُحَمَّدٍ  
 او کو ابوالکمال کے درجہ میں لکھتے ہیں یہ حضرت شیخ عبدالحق نے مشکوٰۃ کے ترجمہ میں لکھا ہی اور حقوق  
 مسلمان سے یہی کہ عبادت کو عمار سے عباد کی کیج عبادت مریض کے نواب ہمار ہی حدیث  
 میں آیا ہی کہ جو کوئی عبادت کرے عمار کی اول روز میں تو دعا ساتھ رحمت و مغفرت کے کرنے میں اس کے

۹  
 عبادت



اور مستحب بی عیار کے۔ یہ کہے اَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ فِیْ ثَمَانِ مِیْنِ  
 الی العاصی سے روایت ہے کہ وہ منکوحہ لاسے کہ وہ خدایے علیہ وسلم کے پاس ایک دو کاکہ اور ایک بے من میں  
 فرمایا اور نبی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہہ کر کہ تو مانتا یا اوس حکیمہ کہ تو کہتی ہے تیرے بدستے اور کہہ  
 بسم اللہ تین بار اور کہہ سات بار اَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاَحَادُ ثَرْثَرْ مِیْنِ  
 عثمان کہ پس کیا میں نے اس طرح پس دفع کیا اللہ نے اوس مرد کو کہ تم میرے بدستے اور حضرت عائشہ رضی اللہ  
 عنہا سے روایت ہے کہ کسا انہوں نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو دم کرتے اپنے بدن پر  
 قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور مٹے اوس پہنک سے ساتہ اللہ تین کے بیسے پہنکے یعنی ہم  
 یہ میرے ماتھے اوس مرد کی جگہ سے ایک تمام اعضا پر جانتا کہ پہنچ سکتے ہیں جگہ وہ بیماری ہوئی الجکو کہ  
 جھین فاف بات جانی میں کہ دم کرتی اوپر یہی دونو سورتیں کہ حضرت دم کیا کرتے تھے اس طرح کہ تیرہ ہی میں  
 اور یعنی آنحضرت کے دست مبارک اور اونیں پہنکتی اور دونو ماتہ بزن مبارک پہنکتی اور حضرت کے  
 اہمیت میں سے کوئی بیمار جو اتوا وسیہ یہی حضرت دم کرتے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس یہ  
 روایتیں مشکوٰۃ میں من اور حقوق مسلمان سے یہی کہ لغزیت کرے ہمالی مسلمان کی اور اسکے جنازہ پر  
 حاضر نہ جہت میں نایابی کہ جو کوئی حاضر نہ مسلمان کے جنازہ پر اور مسکو ایک قیرا کے کہ بر اثواب ملتا ہی  
 حدیث میں ایسی کہ قیرا طمانند کوہ احد کے ہی اور جاسیے کہ قصہ جنازہ حاضر ہونے اور اگر ناحی میت کا  
 اور عزت بکلی ساتھ موت کے ہو متول ہی کہ مالک بن دینار رضی اللہ عنہ جنازہ کے پیچھے جاتے تھے اور  
 روستے تھے اور گتے تھے قسم خدا کی نہیں جانتا میں کہ ساتھ کس پیر کے پہلو گایا تھے اور کب تک پہلو گایا  
 اور حدیث میں ہی کہ میت کی تین چیزیں رہتی ہیں دونو انہیں سے پہرانی ہیں اور ایک ہراہ جاتی ہی دو چیزیں  
 کہ پہرانی ہیں وہ اہل مال ہیں اور وہ جو ساتھ جاتی ہی عمل ہی اور آداب لغزیت کے بدہن کہ گلین ہو  
 اور بات کم کرے اور بنیم کرے اور مصیبت زدہ کو تسلی دے اور اگر وہ جابل ہو یا منایت بے نصبری میں  
 صبر دے میں ہمالہ نمک کے کہ نصف جابل اسکے مقابلہ میں کفر بکنے گئے ہیں لغزیاں میں فلک و حقوق مسلمان  
 یہی کہ زیارت اوکلی ضروری کرے اور جاسیے کہ شفعہ دربارت سے دعا اور نرمی دل کی ہو متول ہی  
 امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ جب زیارت کرنے قبر کو کلی تیار دے کہ محاسن غیر لیب اوکلی نہ  
 ہو جاتی اور کہنے کہ میں سنہا ہی ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ کر دے تھے قبر اول منزل ہی منزلوں آخرت کہے  
 اگر اوستے جنت ہوئی تو کار بعد اسکے آسان ہی اور اگر اوس میں نجات نہ ہوئی تو دشواری ہی ابوہریرہ رضی اللہ  
 عنہ نہیں جیتے تھے اس لیے پوچھا لوگوں نے سب اسکا کہ کہو نہ کہ زمین میں ساتھ اس قوم کے کہ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو دم کرتے اپنے بدن پر قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور مٹے اوس پہنک سے ساتہ اللہ تین کے بیسے پہنکے یعنی ہم یہ میرے ماتھے اوس مرد کی جگہ سے ایک تمام اعضا پر جانتا کہ پہنچ سکتے ہیں جگہ وہ بیماری ہوئی الجکو کہ جھین فاف بات جانی میں کہ دم کرتی اوپر یہی دونو سورتیں کہ حضرت دم کیا کرتے تھے اس طرح کہ تیرہ ہی میں اور یعنی آنحضرت کے دست مبارک اور اونیں پہنکتی اور دونو ماتہ بزن مبارک پہنکتی اور حضرت کے اہمیت میں سے کوئی بیمار جو اتوا وسیہ یہی حضرت دم کرتے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس یہ روایتیں مشکوٰۃ میں من اور حقوق مسلمان سے یہی کہ لغزیت کرے ہمالی مسلمان کی اور اسکے جنازہ پر حاضر نہ جہت میں نایابی کہ جو کوئی حاضر نہ مسلمان کے جنازہ پر اور مسکو ایک قیرا کے کہ بر اثواب ملتا ہی حدیث میں ایسی کہ قیرا طمانند کوہ احد کے ہی اور جاسیے کہ قصہ جنازہ حاضر ہونے اور اگر ناحی میت کا اور عزت بکلی ساتھ موت کے ہو متول ہی کہ مالک بن دینار رضی اللہ عنہ جنازہ کے پیچھے جاتے تھے اور روستے تھے اور گتے تھے قسم خدا کی نہیں جانتا میں کہ ساتھ کس پیر کے پہلو گایا تھے اور کب تک پہلو گایا اور حدیث میں ہی کہ میت کی تین چیزیں رہتی ہیں دونو انہیں سے پہرانی ہیں اور ایک ہراہ جاتی ہی دو چیزیں کہ پہرانی ہیں وہ اہل مال ہیں اور وہ جو ساتھ جاتی ہی عمل ہی اور آداب لغزیت کے بدہن کہ گلین ہو اور بات کم کرے اور بنیم کرے اور مصیبت زدہ کو تسلی دے اور اگر وہ جابل ہو یا منایت بے نصبری میں صبر دے میں ہمالہ نمک کے کہ نصف جابل اسکے مقابلہ میں کفر بکنے گئے ہیں لغزیاں میں فلک و حقوق مسلمان یہی کہ زیارت اوکلی ضروری کرے اور جاسیے کہ شفعہ دربارت سے دعا اور نرمی دل کی ہو متول ہی امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ جب زیارت کرنے قبر کو کلی تیار دے کہ محاسن غیر لیب اوکلی نہ ہو جاتی اور کہنے کہ میں سنہا ہی ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ کر دے تھے قبر اول منزل ہی منزلوں آخرت کہے اگر اوستے جنت ہوئی تو کار بعد اسکے آسان ہی اور اگر اوس میں نجات نہ ہوئی تو دشواری ہی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نہیں جیتے تھے اس لیے پوچھا لوگوں نے سب اسکا کہ کہو نہ کہ زمین میں ساتھ اس قوم کے کہ

و اتفاق میں بھی آخرت کو اور جہاں و کتابوں میں اسے تو امن میں رکھتے ہیں مجھو غیبت سے بیسنے جب  
مرنا بنایا دیا تو فرصت غیبت کی گمان اور حاکم اصم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جو کوئی کہہ کر نہ سے  
قبور میں نہ اور اپنے حال میں تفکر نہ کرے تو خیانت کی اسے اپنے حق میں ہی اور اس کے حق میں ہی  
بیسنے اور انکی زیارت سے جو سوچ رہتا ہے اپنے حال میں اور موت با و آتی جب وہ نمونی ہوگا یا جاننا نہ  
اور اس کے حق میں ہی اور اپنے حق میں ہی اور حدیث میں آیا ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوار  
گدڑ سے ایک جنگل پر گئے اور ایک دکان پر چاکہ کیان مقبرہ کھنڈا کا ہی عرض کیا صحابہ نے کہ ان یا رسول  
اللہ ہی فرمایا کہ جو کچھ کہیں مستجاب ہوں کہ کیا عذاب ہوتا ہے اہل قبور کو اگر تم سنو تو تیرے درو کہانے میں کہ  
اور متقل ہی انیہ المؤمنین عرضی اللہ عنہ سے کہ ایک روز ہم جہاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقبرہ کو فر  
بار نکلے پس پیچھے آپ ایک قبر پر اور دوئے اور ہم بھی روئے پس فرمایا کہ کس چیز نے رو لایا تمکو کہا ہے  
کہ آپ کے روئے نے رو لایا تمکو یا رسول اللہ فرمایا کہ یہ قبری آمنہ وہب کی بیٹی کی کہ بہ نام آنحضرت کی  
والدہ کا ہی اذن چاہا میں نے خدا تعالیٰ سے کہ زیارت کروئیں اسکی پس اذن دیا تمکو اور بعد اس کے او اسکی  
منفعت مانگئے کا اذن چاہا میں نے پس اذن دیا تمکو پس رو لایا تمکو شفقت مادی تے اور ہی کلام ہی تقدیر کا  
کہ آج کے والدین کی منفعت نہیں ہوئی بیب کفر کے لیکن بعضے متاخرین نے ملاحظہ کیا ہی آنحضرت کے  
والدین کے کا فر کرنے سے اور کہتے ہیں کہ تمام باپ و دادا انہور کے ما ايمان گئے ہیں اور بعضوں نے  
توقف کیا ہی امن سلا میں اور آداب زیارت قبور کے بعد میں کہ اول کہہ میں دور کو ت نماز کی اور کہے  
اور برکت میں سورہ فاتحہ اور آیہ الکرسی اور تین بار سورہ اخلاص پڑھے اور ثواب اسکا میت کو بخشے  
بعد اسکے راہ میں لا یعنی بات میں مشغول نہ ہوے اور جب مقبرہ میں پہنچے توجہ نہ اتارے کہ نہ زمین  
اسیطرح ہی اور جب قبر پہنچے تو سامنے میت کے موندے گدڑا ہوے اور سلام کہے جسکو مذکور  
کر تا ہی بعد اسکے قبل کہ طرف موندے گدڑا ہوے اور کہہ اپنا پست جگہ میں اولی ہی کہہے ہونے سے  
بندہ جگہ پر اور قرآن پڑھے اور دعا کہے اللہ تعالیٰ سے اور تضرع کرے اور قبر کو ہوسے اور نہ  
اوسپر کہے کہ نہ نسا ہی کی عادات سے ہی اور یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ عَلٰیکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ  
المُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ لَنَا وَ لَکُمْ وَ لِمَنْ بَعْدَکُمْ وَ الْمُسَاجِدِ وَ الْمَسَاجِدِ وَ اِنَّا اَشْءَاءُ اللّٰهِ  
لَکُمْ لَاحِقُفْنِ اَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَ لَکُمْ الْعَافِیَةَ اور اگر مقبرہ شہد اکا ہو تو یہ کلمات ہی کے سلام  
عَلٰیکُمْ بِمَا صَدَّقْتُمْ عَقْبِ الدَّارِ بعد اسکے بیٹھ اور کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ  
بعد اسکے کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدًا لَا شَرِکَ لَہٗ لَا اَلْفَاکُ وَ لَا اَحْجُدُ حُجًی وَ لَیْسَ وَ کَھُوَ سَیِّئٌ

و اتفاق میں بھی آخرت کو اور جہاں و کتابوں میں اسے تو امن میں رکھتے ہیں  
مرنا بنایا دیا تو فرصت غیبت کی گمان اور حاکم اصم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جو کوئی کہہ کر نہ سے  
قبور میں نہ اور اپنے حال میں تفکر نہ کرے تو خیانت کی اسے اپنے حق میں ہی اور اس کے حق میں ہی  
بیسنے اور انکی زیارت سے جو سوچ رہتا ہے اپنے حال میں اور موت با و آتی جب وہ نمونی ہوگا یا جاننا نہ  
اور اس کے حق میں ہی اور اپنے حق میں ہی اور حدیث میں آیا ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوار  
گدڑ سے ایک جنگل پر گئے اور ایک دکان پر چاکہ کیان مقبرہ کھنڈا کا ہی عرض کیا صحابہ نے کہ ان یا رسول  
اللہ ہی فرمایا کہ جو کچھ کہیں مستجاب ہوں کہ کیا عذاب ہوتا ہے اہل قبور کو اگر تم سنو تو تیرے درو کہانے میں کہ  
اور متقل ہی انیہ المؤمنین عرضی اللہ عنہ سے کہ ایک روز ہم جہاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقبرہ کو فر  
بار نکلے پس پیچھے آپ ایک قبر پر اور دوئے اور ہم بھی روئے پس فرمایا کہ کس چیز نے رو لایا تمکو کہا ہے  
کہ آپ کے روئے نے رو لایا تمکو یا رسول اللہ فرمایا کہ یہ قبری آمنہ وہب کی بیٹی کی کہ بہ نام آنحضرت کی  
والدہ کا ہی اذن چاہا میں نے خدا تعالیٰ سے کہ زیارت کروئیں اسکی پس اذن دیا تمکو اور بعد اس کے او اسکی  
منفعت مانگئے کا اذن چاہا میں نے پس اذن دیا تمکو پس رو لایا تمکو شفقت مادی تے اور ہی کلام ہی تقدیر کا  
کہ آج کے والدین کی منفعت نہیں ہوئی بیب کفر کے لیکن بعضے متاخرین نے ملاحظہ کیا ہی آنحضرت کے  
والدین کے کا فر کرنے سے اور کہتے ہیں کہ تمام باپ و دادا انہور کے ما ايمان گئے ہیں اور بعضوں نے  
توقف کیا ہی امن سلا میں اور آداب زیارت قبور کے بعد میں کہ اول کہہ میں دور کو ت نماز کی اور کہے  
اور برکت میں سورہ فاتحہ اور آیہ الکرسی اور تین بار سورہ اخلاص پڑھے اور ثواب اسکا میت کو بخشے  
بعد اسکے راہ میں لا یعنی بات میں مشغول نہ ہوے اور جب مقبرہ میں پہنچے توجہ نہ اتارے کہ نہ زمین  
اسیطرح ہی اور جب قبر پہنچے تو سامنے میت کے موندے گدڑا ہوے اور سلام کہے جسکو مذکور  
کر تا ہی بعد اسکے قبل کہ طرف موندے گدڑا ہوے اور کہہ اپنا پست جگہ میں اولی ہی کہہے ہونے سے  
بندہ جگہ پر اور قرآن پڑھے اور دعا کہے اللہ تعالیٰ سے اور تضرع کرے اور قبر کو ہوسے اور نہ  
اوسپر کہے کہ نہ نسا ہی کی عادات سے ہی اور یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ عَلٰیکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ  
المُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ لَنَا وَ لَکُمْ وَ لِمَنْ بَعْدَکُمْ وَ الْمُسَاجِدِ وَ الْمَسَاجِدِ وَ اِنَّا اَشْءَاءُ اللّٰهِ  
لَکُمْ لَاحِقُفْنِ اَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَ لَکُمْ الْعَافِیَةَ اور اگر مقبرہ شہد اکا ہو تو یہ کلمات ہی کے سلام  
عَلٰیکُمْ بِمَا صَدَّقْتُمْ عَقْبِ الدَّارِ بعد اسکے بیٹھ اور کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ  
بعد اسکے کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدًا لَا شَرِکَ لَہٗ لَا اَلْفَاکُ وَ لَا اَحْجُدُ حُجًی وَ لَیْسَ وَ کَھُوَ سَیِّئٌ



مخالفت کے مترسین ہوتی اور اگر وہ تیری محبت کریں یا کچھ بُرائی پہنچا دیں تو صبر کر اور کام بہت آسان ملے گا  
 سونپ کے صبر کو کڑی ہی بات تیری قرآن مجید میں فرمائی اللہ تعالیٰ نے **وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَأْتِيكَ**  
**وَأَنصِرْ ظَهْرَكَ** اور بُرائی کے بدلہ پسینے میں شمول ہنوکہ عرضائع ہوگی اور خبر زیادہ ہوگی اور  
 اپنی زبان سے اپنی تعریف نہ کر اس لیے کہ اگر وہ بات لائق تعریف کے واقع میں ہی تو آپ ظاہر ہو جائیگی  
 اور اگر ظاہر نہ ہو تو ہی غم نہیں ہی کہ اچھی بات اچھی ہی ہی ظاہر ہو جائے ظاہر ہو اور حیکہ لوگ بخیر دوست نہ کریں  
 تو جان کہ تجھ میں کچھ نقصان ہی اس لیے کہ حسبِ بعض لوگ خدا کے ہاتھ ہی ف یعنی اللہ کے نزدیک  
 اگر تو چاہا ہو تا تو وہ لوگوں کے دلوں کو آپ ہی مائل کرتا تیری طرف اور مرد لوگوں سے نیک لوگ ہیں ہر دن کا  
 اس میں کچھ اعتبار نہیں کہ وہ اچھو نکو بُرا جانتے ہیں اور ہر دن کو اچھا بہت حدیثوں سے بھی جاتی ہی اور  
 اکثر لوگوں کی محبت سے باگدازہ کہ جو کہ قابلِ محبت کے ہیں بہت ہی کم ہیں قول ہی حضرت امیر المومنین  
 شاہ مردان رضی اللہ عنہ کا کہ **أَشْرَءُ النَّاسِ أَنْ يَكُونُوا سُبُطِ الْعُيُوبِ** اور جس کا تو اتنا تنگ کرے  
 اس پر اعتماد نہ کر اور تھوڑی سی ملاقات و محبت پر بغور نہ ہو چھوٹک کہ معاملہ مکرر نہ پڑے اور حق امتحان کا یہی  
 کہ سب حالتوں میں اور سکو آزمائے تو حالتِ سرولی میں ہی اور حکومت میں ہی اور محتاجی میں ہی اور غنائم میں  
 اور غضب میں ہی اور رضامین ہی اور جہاد میں ہی اور غائب میں اور عیش میں ہی اور تنگی میں ہی جب  
 حالتوں میں یکساں ہو تو وہ قابلِ مصاحبت ہے ہی پس اگر ایسا آدمی یا دوسرے تو اگر بُرا ہی تو اسکو بخائی یا کچھ  
 جان اور اگر جو بخائی تو بخائی بیٹے کے جان اور اگر برائی ہی تو بھائی شہر اور اسکو دگر نہ کر اور اسے  
 نہ بھائی کیسیکا ملو نہ باپ اور نہ بیٹا **فصل ۷ و سری ۱۰** حقوقِ ہمسایہ کے اور ایمان باپ کے اور اولاد  
 اور پردے کے پس حقوقِ ہمسایہ کے اول جانا چاہیے کہ ہمسایہ کا حق ہی اگر چہ منکر ہو اور چچ نکاہہ عیادت  
 کرنے حقوقِ ہمسایہ کے حدیثیں بہت آئی ہیں آیا ہی حدیث میں کہ **أَحْسَنُ تَجَاوُزَ وَدَقَّةً مَنْ جَاوَزَ لَكَ**  
**تَكُنْ مُسْلِمًا** یعنی کسی کو کہہ دے اسے تاسلمان ہو دی تو ہمسایہ کی ہاتھ بیکل کر نیکی سب سلام کا کیا جانا ہے تو  
 کہ سلمانی چچ رعایت حقِ ہمسایہ کے ہی حدیث میں آیا ہی کہ جب جبریل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے پاس آئے تو ادا کرنے حقِ ہمسائی کے وصیت کرنے اور حدیث میں آیا ہی کہ پھر ہمارا ہمسایہ کے لئے  
 ایذا اور کسی ہی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کہا صحابہ نے کہ فلا نا شخص ہمیشہ روزے  
 رکھتا ہی اور شب بیدار رہتا ہی لیکن ہماری کو ایذا دیتا ہی فرمایا کہ وہ آگ و زنج میں ہی لو رہا ہی  
 کہ ایک بزرگ نے لوگوں کے آگے ہمنایت جو ہون کی شکایت کی لوگوں نے کہا کہ بلی کیوں  
 نہیں دے سکتے تم کہ چوہے جلاتے ہیں کہ کہ میں نہ رہا ہوں کہ بلی کی آواز سن کر ہمسایہ کے گھر میں بیٹ





و نفذ سے کرتا رہے اور رحم اوس قرابت کو کہتے ہیں کہ بواسطہ بیٹ کے ہو کر جو دور دور ہو اور اگر باوجود اس کے  
 قرابت اسطرح کی ہو کہ حرام ہو اس کے کھانچ تو اسکو ذی رحم محرم کہتے ہیں پس ہو سکتی ہے کہ ایک شخص ذی رحم ہی ہو  
 اور محرم ہی ہو مانند باپ اور ماں اور بیٹا اور بہن اور مانند ان کے اور یہ بھی ہو سکتی ہے کہ ایک شخص محرم ہو لیکن  
 ذی رحم نہ ہو مانند دو دشمن کہ ہیں پھان کے اور یہ بھی ہو سکتی ہے کہ ذی رحم ہو اور محرم نہ ہو مانند بیٹے چچا اور بھائی  
 ششما اور چچا رعایت حقوق اقربا اور رحم کے حدیثیں بہت وارد ہوئی ہیں حدیث تھامی میں آیا ہے کہ حق تعالیٰ  
 فرماتا ہے کہ رحم مشقی ہی میرے نام کے کہ چلن ہی جو کوئی ملاوے رحم سے یعنی سلوک کرے نہ مانے دار سے  
 ملاؤں میں ممانہ اس کے یعنی رحم کروں اس پر اور جو کوئی کاٹے مانا کا ٹوٹن میں اوستے جیسے اپنی جگہ سے  
 محروم کروں اسکو آپر بغیر صلہ اسد علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی چاہے کہ عمر میری دوازہ سو اور رزق وسیع  
 تو جاسیے کہ دوسرے خدا سے اور ملاوے نہ مانا یعنی سلوک کرے نہ مانے دارو نے اور ابو ذر کہتے ہیں  
 کہ وصیت کی محکو خلیل میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ سلوک کر نیکی اقربا سے اگر چہ فقیر ہو جائو میں اور  
 وصیت کی یہ کہ حق کے تو اگر چہ غریب ہو اور یہ بھی حدیث میں ہے کہ صدقہ دینا سکینوں کو ایک صدقہ ہی اور  
 ذی رحم کو دینا وہ صدقے میں یعنی دوسرا تو اب ہوتا ہے اور یہ بھی بغیر صلہ اسد علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
 بہترین خیرات عزت کرنی ہی اوں اقربا پر کہ دشمنی رکھتے ہوں راستے اور یہ وہ فعل جس خلق کے ہی اور  
 صدیقوں کا ہی اور جو کہ ماں باپ اور اولاد قریب تر اقربا کے ہیں ضرور ہو کہ حق قرابت اور رحم ان کے باپ ہیں  
 زیادہ سے زیادہ ہو اور حدیث میں ہے کہ نیک کر نی والدین سے افضل ہی آغاز اور روزہ اور حج اور عمرہ  
 اور جہاد سے اور یہ بھی حدیث میں ہے کہ بویشت کی بائیسویس کی راہ سے آتی ہے اور نین یا بگا اور  
 جو کوئی فرمان ماں باپ کا اور کاٹنے والا نہ کاے اور ایک روز ان سرور صلہ اللہ علیہ وسلم اصحاب کے ساتھ  
 بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص ہو گیا اور کہیا یا رسول اللہ آیا کچھ حق ہی ماں باپ کا باقی رہتا ہے صدقہ  
 ان کے فرمایا کہ ان دعا اور بخشش بگئی ہی ان کے لیے اور یہ لانا ان کے جملہ کار اور اگر ان کے دوستوں کا  
 اور حدیث میں ہے کہ نیک تر ہو نیکو نگاہ ہے کہ باپ کے دوستوں سے نیک جو اور یہ بھی حدیث میں ہے کہ جب  
 ملائکہ حضرت جبریل علیہ السلام کے ساتھ زمین پر آئے ہیں تو اول مکہ میں اترے ہیں بعد ازاں بچا بنی  
 منقرع ہونے ہیں ہر کہ ہی میں جمع ہوتے ہیں پس پوچھتے ہیں جبریل علیہ السلام اونسے کہ جانتے ہو تم  
 کہ کیا معاملہ کیا حق سبحانہ و تعالیٰ نے است محمد علیہ السلام کے ساتھ اس شب میں ملائکہ کہتے ہیں کہ سید  
 بخشا گرتن جماعت کو ماں باپ کے ایذا دینے والوں کو اور شراب خواروں کو اور انکو کہیند کہتے ہیں سکاٹے  
 اور حقوق ماں کے زیادہ ہیں باپ کے حقوق سے بچ مہربان اور عزت گیری کر نیکی حدیث میں آیا ہے کہ

و نفذ سے کرتا رہے اور رحم اوس قرابت کو کہتے ہیں کہ بواسطہ بیٹ کے ہو کر جو دور دور ہو اور اگر باوجود اس کے

قرابت اسطرح کی ہو کہ حرام ہو اس کے کھانچ تو اسکو ذی رحم محرم کہتے ہیں پس ہو سکتی ہے کہ ایک شخص ذی رحم ہی ہو

سے سے ہی گو وہ فائدہ نہ رہا ہی باپ سے اور دعای مہربانی لی رد نہیں ہوئی یعنی پس اس  
 سے سچائی زیادہ ہی آوری اور اسلئے امیر المؤمنین حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہ کی آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے یاسین میں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری ماں آئی ہی لیکن ہی وہ شکر کیا احسان کردہ ہو  
 اوست اور حق صمد رحیم کا علاون فرمایا کہ ان اور جسکی سچ رعایت کرنے حقوق والدین کے حدیث  
 ان میں سچ حقوق اولاد کے ہی آئی ہیں ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کوئی  
 نیکی تیری یا رسول اللہ فرمایا نیکی کرنی ماں باپ سے کما اوستے کہ ماں باپ نہیں کرنا میں فرمایا نیکی  
 کرنی ساتھ اولاد کے اسلئے کہ جیسے تیری ماں باپ کا حق ہی تجھ پر سبیل تیری لاکھا ہی تمہارے ہی  
 اور حدیث میں آیا ہی کہ رحمت کرے حق تعالیٰ و سن باپ پر کہ مدد کرے اپنے بیٹے کی نیکی پر یعنی  
 باعث نہو اسکو ماں فرمائی پر اگر مدد ہو اور حدیث میں ہی کہ جب بیٹا چار برس کا ہو تو ادب دے اسکو  
 اور جب نو برس کا ہو تو بچہ مانا اسکا جدا کر اور جب تیرا آن برس کا ہو تو ناز نہ پڑھے پر مارا اسکو اور  
 جب سولہ آن برس کا ہو تو نکاح کر دے اسکا بعد از ان اسکو سپرد خدا کے کر کہ جو کچھ تیرا دہوا  
 آئندہ جو کچھ اوستے نصیب میں ہو اور بعض حدیث میں آیا ہی کہ جب سات برس کو پہنچے فرزند تو حکم کر  
 اسکو نماز کا اور جب دس برس کو پہنچے تو مارا اسکو اگر ناز نہ پڑھے اور ایک روز اقرع بن حابس نے  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ بوسہ لیتے تھے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا کما کہ میرے دس بیٹے ہیں  
 میں ہر کر کہ نہیں بوسہ لیا کیسکا فرمایا میں نے کیا کر **حَسْمٌ** یعنی جو کوئی رحم کرے رحم  
 نہ کیا حاوے اوپر یعنی اللہ تعالیٰ اوپر رحم نہیں کرتا اور یہی حدیث میں ہی کہ **رَبِّمُ الْوَالِدِ** لیکن میں  
 رجبہ **الْجَنَّةِ** یعنی ہو فرزند کی بوجہ کی ہی اور ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے تھے  
 اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ روتے تھے پس وتر آئے حضرت منبر سے اُور اُٹھایا او کو اور یہ  
 آیت پڑھی **إِنَّمَا أَمْرُ الْكَفَرِ وَالْكَافِرِ ذُكْرٌ فَشَنَّةٌ** اور حدیث میں آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے اور بعد کے میں تھے کہ حسن رضا آئے اور اوپر گردن مبارک  
 اُٹھوڑ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوار ہوئے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دراز کیا  
 سجدہ کو یہاں تک کہ لوگوں نے سبب درازگی سجدہ کے خیال کیا کہ کوئی امر حادث ہوای  
 جب تمام کیا نماز کو تو صحابہ نے عرض کیا کہ کیوں دراز کیا آپ نے سجدہ کو یا رسول اللہ فرمایا کہ میرے  
 بیٹے نے مجھ کو ساری اپنی کیا تاکہ وہ جانا میں نے کشتابی کرو نہیں تا وہ حاجت نبی ادا کرے  
 صلی اللہ علیہ وسلم اور محل حقوق والدین کے وہ ہیں کہ سچ حقوق یا راز اور یہاں چارہ کے

مذکور ہوئے بلکہ سہ رابطہ موکر تر اور قوی تہری رابطہ ہائی چارہ سے اور میان دو امر زیادہ میں کچھ  
 رابطہ ہائی چارہ کے رعایت نگلی واجب نہیں ہی ایک تو یہ کہ اکثر علما ہسپین کہ فرمان برداری  
 مان باب کی واجب ہی شہادت میں اگرچہ حرام محض میں واجب نہیں ہیں اگر طعام شہد کا ہو اور مان  
 باب تیرے نہ کہانے سے او سکوا یذا پاتے ہوں تو واجب ہی کا طاعت کرے تو اسلئے کہ ترک کرنا  
 شہد کا دین کے قید سے ہی اور رضا مان باب کی اصل واجب ہی پس ترجیح کرتی ہی رعایت انکی رضا کی  
 رعایت و رعہ پر اور دوسرے یہ کہ جائز نہیں ہی سفر کرنا واسطے حج نفل کے مگر اونکے اذن سے اور  
 بموجب قول بعض کے واجب نہیں ہی جلدی کرنی حج فرض میں یعنی سال اول میں کرنا واجب نہیں ہی  
 بدون انکے اذن کے اور نکلنا واسطے طلب کرنے علم نفل کے ہی جائز نہیں ہی مگر یہ کہ علم فرض ہو  
 قسم علم نماز و روزہ کے سے اور شہر میں کوئی ہو وے نہیں کہ تعلیم کرے تو جائز ہی انتقال ہی کہ یہ  
 شخص میں سے ہجرت کر کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور قصد جہاد کا کیا آپ نے اوکو فرمایا  
 کہ آیا زندہ میں مان باب تیرے میں سے او سنے کسا کہ ان فرمایا کہ آیا اذن دیا ہی انہوں نے نہ جگو  
 جہاد کر نجا اوہی کسا کہ نہیں فرمایا کہ پھر جا اور اذن طلب کر اگر اذن دین وہ تو جہاد کر و گرنہ جا اور نکل  
 ہو سکے نیکی کرواؤنے کہ یہ بہتر ہی اذن چیز و سنے کہ حکم کیا گیا ہی ہو کو انکا بعد توجہ کے اور ایک شخص آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا مشورت کرے آنحضرت سے جہاد میں جانکی فرمایا کہ آپ ہی تیری مان اوسنی کمان  
 فرمایا جا اور اوکے پاس وہ کہ بہشت او سکے پاؤ نہیں ہی اور حدیث میں ہی کہ حق ٹرے ہایکا مانند حق باب  
 کے ہی صف کتاب ترجمہ الاسلام میں لکھا ہی کہ حدیث میں آیا ہی کہ نہیں او ترے ملا کہ یعنی حیرت کے اوس  
 قوم پر کہ او نہیں کاٹنے والا ناٹے کا ہی اور لکھا ہی علما نے کہ سلوک کرنے والا ناٹے دروئے وہ ہی کرناٹے دارا کو  
 انقطاع کرتے جاوین اور یہ سلوک کرتا رہے او سنے پس صلہ رحمی سے سلوک کرنا  
 ناٹے داروں سے واجب ہی اگرچہ ساتھ سلام اور دعا اور بدیدہ کے ہو اور کردہ  
 رکھی ہے بعض بزرگوں نے ہماگلی اقربا کی اسلئے کہ اسے حرمت اور بیت میں بڑی  
 پس باعث ہوتا ہی یہ انقطاع کا اور ملاقات کرتا رہے قراہتوں سے کبھی کبھی اسلئے  
 کہ یہ زیادہ کرتا ہی الفت و محبت کو بلکہ ملاقات کیا کرے اسلئے ہر وقت بلکہ  
 مہینہ میں اور جوین ہر قبیلہ کے لوگ اور جم جدی کین مدد گاری میں غور و  
 اور نہ رو کرے بعض انکا حاجت بعض کی اسلئے کہ یہ قبیلہ کاٹے  
 ناٹے کے سے ہی اور سمجھین چھا اور ٹرے ہاٹے کو اور مانوں کو

واجب نہیں

مذکور ہوئے بلکہ سہ رابطہ موکر تر اور قوی تہری رابطہ ہائی چارہ سے اور میان دو امر زیادہ میں کچھ رابطہ ہائی چارہ کے رعایت نگلی واجب نہیں ہی ایک تو یہ کہ اکثر علما ہسپین کہ فرمان برداری مان باب کی واجب ہی شہادت میں اگرچہ حرام محض میں واجب نہیں ہیں اگر طعام شہد کا ہو اور مان باب تیرے نہ کہانے سے او سکوا یذا پاتے ہوں تو واجب ہی کا طاعت کرے تو اسلئے کہ ترک کرنا شہد کا دین کے قید سے ہی اور رضا مان باب کی اصل واجب ہی پس ترجیح کرتی ہی رعایت انکی رضا کی رعایت و رعہ پر اور دوسرے یہ کہ جائز نہیں ہی سفر کرنا واسطے حج نفل کے مگر اونکے اذن سے اور بموجب قول بعض کے واجب نہیں ہی جلدی کرنی حج فرض میں یعنی سال اول میں کرنا واجب نہیں ہی بدون انکے اذن کے اور نکلنا واسطے طلب کرنے علم نفل کے ہی جائز نہیں ہی مگر یہ کہ علم فرض ہو قسم علم نماز و روزہ کے سے اور شہر میں کوئی ہو وے نہیں کہ تعلیم کرے تو جائز ہی انتقال ہی کہ یہ شخص میں سے ہجرت کر کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور قصد جہاد کا کیا آپ نے اوکو فرمایا کہ آیا زندہ میں مان باب تیرے میں سے او سنے کسا کہ ان فرمایا کہ آیا اذن دیا ہی انہوں نے نہ جگو جہاد کر نجا اوہی کسا کہ نہیں فرمایا کہ پھر جا اور اذن طلب کر اگر اذن دین وہ تو جہاد کر و گرنہ جا اور نکل ہو سکے نیکی کرواؤنے کہ یہ بہتر ہی اذن چیز و سنے کہ حکم کیا گیا ہی ہو کو انکا بعد توجہ کے اور ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا مشورت کرے آنحضرت سے جہاد میں جانکی فرمایا کہ آپ ہی تیری مان اوسنی کمان فرمایا جا اور اوکے پاس وہ کہ بہشت او سکے پاؤ نہیں ہی اور حدیث میں ہی کہ حق ٹرے ہایکا مانند حق باب کے ہی صف کتاب ترجمہ الاسلام میں لکھا ہی کہ حدیث میں آیا ہی کہ نہیں او ترے ملا کہ یعنی حیرت کے اوس قوم پر کہ او نہیں کاٹنے والا ناٹے کا ہی اور لکھا ہی علما نے کہ سلوک کرنے والا ناٹے دروئے وہ ہی کرناٹے دارا کو انقطاع کرتے جاوین اور یہ سلوک کرتا رہے او سنے پس صلہ رحمی سے سلوک کرنا ناٹے داروں سے واجب ہی اگرچہ ساتھ سلام اور دعا اور بدیدہ کے ہو اور کردہ رکھی ہے بعض بزرگوں نے ہماگلی اقربا کی اسلئے کہ اسے حرمت اور بیت میں بڑی پس باعث ہوتا ہی یہ انقطاع کا اور ملاقات کرتا رہے قراہتوں سے کبھی کبھی اسلئے کہ یہ زیادہ کرتا ہی الفت و محبت کو بلکہ ملاقات کیا کرے اسلئے ہر وقت بلکہ مہینہ میں اور جوین ہر قبیلہ کے لوگ اور جم جدی کین مدد گاری میں غور و اور نہ رو کرے بعض انکا حاجت بعض کی اسلئے کہ یہ قبیلہ کاٹے ناٹے کے سے ہی اور سمجھین چھا اور ٹرے ہاٹے کو اور مانوں کو

بمتر باب کے اور بحسن خداداد پیرہنی کو بمتر لہان کے قہر اور خدمت اور اطاعت میں دل و جان ناجائزے انگلی  
 کرنی مان باب سے افضل چیز ہی اون چیز و زمین سے کہ نزدیک کرتی ہیں اللہ تعالیٰ کے اور اللہ تعالیٰ نے  
 اون کے احسان کر سکو اپنی عبادت کے ساتھ ذکر کیا ہی بسبب ہی پورے شان یا سیکے یعنی اس آیت میں **وَيُحْيِي**  
**رَمْلَهُمْ** اُن کو زندہ کر دے گا اور **وَالَّذِينَ كَفَرُوا** وہ لوگ جو کفر کیا اور **وَالَّذِينَ كَفَرُوا** وہ لوگ جو کفر کیا اور **وَالَّذِينَ كَفَرُوا** وہ لوگ جو کفر کیا اور  
 ترس کر شے اور حق مان کا بت بڑی پاک ہے پس نیک مان سے بت واجب ہی اور حدیث میں آیا ہی **اَلْحَقُّ مَحْدُوْدٌ** **اَلْحَقُّ**  
**اَلْحَقُّ** **مَحْدُوْدٌ** پس مان باب کے حقوق میں سے میری کو تعین کرے اور اسے اور خدمت کرے اور کوئی متنازع  
 کہ زندہ ہیں وہ میان تک کہ راضی ہوں تجھے اور نہ دالے اور کو بیچ میں گر چہ تھوڑا سا جو اور نہ بلند کرے اور ان  
 اپنی انکی اور اگر اللہ تعالیٰ فرمانا ہی **وَلَا تَقُلْ لَهُمْ كَلِمَةً** اور اسے بکار کر کلام مکر اور اطاعت کر  
 اور کوئی مباح چیز زمین اسلئے کہ رضا رب جل جلالہ کی اور رضایں ہی اور غرض اللہ تعالیٰ کا اور کوئی غصہ میں ہی در  
 نہ نسبت کر اپنے کو طرف غیر مان باب کے اور کو حق بنانکر یعنی جیسے بعضے ارا نزل ہے کو سید بازرگان اور  
 بنا دیتے ہیں تی سیکل اولاد میں مشہور کر دیا ہے کہ سیکل اولاد میں پس یہ بات باعث لعنت کی ہی  
 اور خرچ کر اپنے مال میں سے کہ بندہ حساب نہیں ہو جا بلکہ گناہ کرنے سے مان باب پر بیسے اگر بہ  
 کتنا ہی دیوے اور بعضی بزرگ مان باب کے ساتھ کلمے نہ ہی خوف واقع ہو جانے بے ادبی کے اور مان  
 باب پر زہد حق ہی اولاد کا کہ نہ باعث ہوں اولاد کی ذرا لی کے سبب بد معاہلی اور ظلم کر نیسے اپنا اور مدد کرن  
 اولاد کی بھلائی براود فرزند کو چاہے کہ دیکھے طرف مان باب کے ساتھ محبت اور مہربانی و شفقت کے اور ان  
 اور کو محض ہر نظر کے تو اس بیج مقبول کا یعنی حدیث شریف میں آیا ہی کہ جو کوئی اپنے مان باب کی طرف  
 دیکھتا ہی نظر شفقت و محبت سے تو اس کو ثواب ج مقبول کا بدلے ہر نظر کے بھلائی اور نہ جوڑے مان باب کو  
 مسبب عباد یا حج یا طلب علم یا طلب مال کے اسلئے کہ خدمت اکی افضل ہی ان سب چیز و دنیسیاں تک کہ روایت  
 کیا گیا ہی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نہیں حج کیا یا مان تک کہ مری مان اوکی اور تھے ابو ہریرہ کو کچھ کو حلتے مان  
 دروازے برابر کہتے سلام ہو تجھے اسی مان میری اور رحمت اللہ کی اور کہ تین اوکی خبر از سے تجھ کو اللہ مجھ  
 سیک جیسے کہ روایت کی تو نے مجھ کو بھون عمر میں پس جوابے تین اوکو مان اوکی کہ تجھ کو ہی خبر از سے اللہ مجھ  
 تک جیسے کہ لو کہ کیا تو نے مجھ سے بڑے ہو کر بھونے ابو ہریرہ اور ہر آنے اور کہتے مانند اس کے اور حقوق مان  
 باب کے بہرین کہ ہر اچانے ان کے حکم کو اور تواضع کرے ان کے لیے اور آپ خدمت کیا کرے انکی اور ہر ہر  
 نہ کہے اور عاز کو ہے انکی خدمت سے اگر وہ شرک ہو ان اور صاحب جو انکا دینا میں ہی ہی طرح جیسے کہ حکم کیا  
 اللہ تعالیٰ نے **وَصَلِّاٰنَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا** اور رحلت کرے مان باب کے حقوق کی بعد مرے مان کیے  
 لا وصاحبہ ولا دنیا میں اچھی طرح ۱۲

پس گفتاؤے اور دقتاؤے او کو اور نہ بد دعا کرے اور نہ خیر کہہ دے عا کرے او کی بدعت کی تیار  
 کہ وہ زندہ ہیں بہر سو پہ امر اور مخطوطہ اللہ تعالیٰ کے جیسکے آیا ہی ہے قصہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے  
 کہ اور نہ چلے آگے مان باب کے اور نہ بالانشائی کرے اور نہ مجلس میں اور نہ بجا کرے انکو نام لیکر کہہ کرے  
 اسی مان میری اور ای باب میری جیسکے قرآن میں آیا ہی <sup>ما کانت افعلن ما کانتی</sup> اور نہ ماندر اسکے  
 اور نہ برا کئے کیسکے مان باب کو اسلئے کہ وہ برا کہیگا اسکے مان باب کو اور نہ سبقت کرے اور نہ  
 کسی چیز میں اور نہ کیے نیز نظر سے او کو اور انکے حقوق میں سے بعد اوند کے مرتبہ میں کہ نماز  
 پڑھے اور نہ جیکہ جو وہ سو من اور استغفار کرے انکے لیے اور پورا کرے انکے عہد کو اور  
 وصیت کو اور اکرام کرے انکے دوستوں کا اور سلوک کرے انکے ماتے داروں سے اور دوستوں سے  
 حدیث میں آیا ہی کہ جو کوئی دوست رکھے بد کہ سلوک کرے اپنے باپ سے او کی قبر میں پس چاہیے  
 کہ سلوک کرے اپنے مان باپ کے بسا یونہی بعد انکے اور جسکے من مان باب اور وہ زندہ دہر تو چاہیے  
 کہ خوش مانگے انکے لیے اور تصدق کرے انکے لیے یہاں تک کہ لگا جاوے مار یعنی نیکی کرنے والا  
 مان باب ہے اور حدیث میں آیا ہی کہ جو کوئی زیارت کرے اپنے مان باپ کی قبر پر خشت میں لگا جاوے  
 بار اور میت کرے ساتھ تصدق کرنے مال اپنے کے مان اب کی طرف سے پونہن ناقص ہوگا اسکے اجر  
 میں سے کہہ اور ہوگا انکے لیے مانند ثواب اسکے اور تھے بعض بزرگ کہہ سکتے تھے جہراہ میں سے وہابی  
 طرف توثیت کرتے اپنے باپ کی طرف سے اور دوسرا تہر میں طرف ہینکے ذہنی مانکی طرف سے میت کرنے  
 یعنی حدیث شریف میں آیا ہی کہ دور کر ابد اکاراہ میں سے ایک شاخ ہی ایمان کی پس یہ فعل اپنے مان باپ کی  
 طرف سے کرتے تا وہ ثواب پاوین اور بعض بزرگ عھو کرکے تھے اور ارادہ کرتے مان باپ کی پر یعنی احسان کا  
 یعنی یہ میت کرنے کہ اسکا ثواب انکو پہنچے اور ہم او کے احسان کرنے والو میں لکھے جاوین پس ہمیں  
 دلیل ہی اس پر کہ تمام نیکیاں ہندی کی مان باب کے سلوک سے میں ہے جو نیکی اکی میت سے کرے گا وہ  
 انکے ساتھ احسان کرنے میں سبب حاصل ہونے ثواب کے انکے لیے اور در کعت نماز پڑھے مان باپ کے  
 ثواب پہنچانکے لیے اول روز میں بسے غذا کسانیکے کہ پہنچیا انکو ثواب و سکا اور قاصد جانے اپنے کو  
 رچ ایضا رتی انکے کے اسلئے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ نہیں بدلا اور اسکا مان باپ کا مگر کہہ کر ادا  
 کر دے او کو کیسکے ہندی میں سے تمام موالیہ مومن خیر علیہ السلام کا پس چاہیے ہر مسلمان کو کہ غور کرے  
 ان مضامین میں اور مان باب کی اطاعت کرے اور انکے حقوق ادا کرے اور انکی نافرمانی سے  
 بچے کہ مان باب کی اہمیت پوری تھی گناہ راہجالس میں چند حکایت نہاب کے اید اویس کے ومان

نفل کین ہیں وہ میان لکھی جاتی ہیں حکایت ایک جوان تھا کہ او کو شوق حج کا ہوا او کو مان  
 او کو اجازت غیری تھی وہ بغیر کسی مان کے چلا حج کے لیے اٹھ کر روز چاروں نے اوس حج کو ٹھٹھا اور مال  
 اور زار و ادھار و اس کا بلیا اور دونوں ہاتھ اور پاؤں اوس کے کاٹ کر چھڑ گئے مؤذن بیت المقدس  
 خواب میں حکم ہوا کہ او ٹھٹھا اور فلا نے بخل میں جا اور فلا نے جوان کی خبر لے کر ہجو اس پر رحم آتا ہی وہ  
 مؤذن بیدار ہوا اور او پر روانہ ہوا جب وہاں پہنچا تو کہا کہ اسے جوان تیرا کیا حال ہی اوس سے کہا  
 کہ میں نے بغیر اجازت مان باپ کے قدم راہ کعبہ میں رکھا تھا حال میرا یہ ہوا کہ جو دیکھا تھے تاکہ بندگان  
 خدا عزت پر کین کہ حج کے جانے میں بغیر اجازت مان باپ کے ایسا معاملہ پیش آتا ہی یہ جانیکہ مان  
 باپ کو ناحق رنج دے اور برائے اس کا انجام کار کیا ہو گا اوس مؤذن نے جوان کو کہا کہ تو بہ کر  
 اوس جوان نے توبہ کی اور مؤذن سے درخواست کی کہ بھوکیری مان کے گھر پہنچا دے تا او کا  
 دل میں ہاتھ میں لاؤں اور جیسا کہ ہاتھ پاؤں سے جدا ہوا ہوں دم آخر ایمان سے ایسا جدا ہوں  
 مؤذن نے او کو اٹھایا اور اس کے مان کے دروازہ کے آگے لیجا کر ٹھٹھا دیا اور آپ پر آیا اوسکی  
 مان اندر بیٹھی تھی جوان نے مان کی آواز سنی کہ کسی ہی الکی میں نہیں جانتی کہ سفر میں میرے فزینہ کے  
 ساتھ کیا معاملہ درپیش آیا کہ بغیر میری اجازت کے باہر نکلا تھا اب و سکو مجھ تک پہنچا کر میرا دل دیکھ لے  
 سیرانی جوان نے ہاتھ کٹے ہوئے سے دروازہ لٹکھٹھا اوسکی مان نے کہا کہ کون میرا غرزدہ کے  
 دروازہ کو لٹکھٹھا تھی پہر خیال کیا کہ مبادا کوئی خبر میرے ساف کی کہتا ہوا ٹھٹھا کر باہر آئی اور دیکھا کہ ایک عورت  
 بیٹھا ہی اوسکی مان نے کہا اسے غریب تو اگر بھلا حاجت ہو تو روٹی دون غریب نے کہا کہ روٹی کو پکوانا  
 میں کہ ہاتھ نہیں رکھتا عورت نے کہا ای غریب کے غریب نے کہا کہ کیونکر آؤ نہیں پاؤں تو کہتا ہی نہیں  
 اوسکے اس کہنے سے او کو میرا ہی اور کمالی جوان غریب تیری آواز تو میرے بیٹے کی ہی سی وہ عورت  
 دوڑ کر چراغ لے آئی اور او کا ہاتھ دیکھنے لگی آگے بچے سے اوسکی انگشتیں ہوتی تھی اور  
 کہتی تھی کہ میں بھی تیرے مانند تک میا کرتی تھی لیکن نہیں جانتی میں کہ سفر میں کیا حال ہوا او کا ٹھٹھا  
 جھڑکسا اور وہاں دروازہ و زاری شروع کی کہ اسے مان وہ بیٹا تیرا میں ہی ہوں جب عورت نے یہ بات  
 سنی تو غرزدہ مارا اور بیہوش ہو کر گر پڑی بعد اکیسا حالت کے بہرہوش میں آئی اور ٹھٹھا اپنا آسمانی طرف کر کر کہا  
 تویی اسکو ادب تو دیا ہی لیکن اسکو ہلاک کر اور سعادت ایسا میرے محروم کر غرض کہ خوشی مان باپ کی عجب  
 چیزی اور نافرمانی اولیٰ بت بری چیز حکایت دومیری ایک روز سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ  
 و آلہ وسلم جنت البقیع کی طرف تشریف لائے ایک محروم جن سے نافرمانی پہنچ سمع مبارک

متبر عالم کہ سچی کہ کوئی کہی الناز فوقی والنار من تحتی والنار عن یمینہ  
 والنار عن شمالی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صحابہ کو کہ سادی کرین کہ جس کے مرتبہ  
 اس کو برستائین ہوں باہر ظلم یعنی گمروں سے میں خلافت نکل اور اپنے اپنے عزیز و دلی گمروں پر  
 گھر سے ہوئے ہندواں اسکے پیچھے ایک چورت بڑیا عصا تہ میں بڑے ہوئے آئی اور گورنری ہل  
 متبر عالم نے پوچھا کہ اس خاک میں نیز کوئی ہی انور سے کہا کہ میرا دبا ہی ولیکن او سے میں نیز ہوں  
 رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ کیوں نہ خوش ہوگی تو اوسنی کہا کہ ہرگز میں خوش نہیں ہوگی کہ مجھ کو بیچ دیا ہی ہے  
 رسول علیہ السلام نے اتہ دعا کے لیے اوٹھایا اور کہا ائی حجاب در میان میں سے اوٹھالے تاہر عدا  
 دیکھے فی الحال حجاب و رہو اور ادسکی مان لے گور فرزند کو بہر اموال آگ دیتی ہوئی سے دیکھا اور اوکا  
 بیٹا آگ میں مل رہا ہی احوال بیٹے کا ایسا دیکھ کر اپنے کو درپے اوکے ڈالا اور کستی تی بار خدا میں شہ  
 ہوئی تو ہی خوش ہو اور بر سے فرزند سے عذاب اوٹھالے پھر خوش ہوئے عذاب و سیر زائید عالم  
 ایسے ہو کہ نالوگ جانیں کہ اید ادینی مان کی نہایت بُری ہی اور دعا مان پاک کی فرزند کے حق میں ہو  
 حکایت تیسری آیا ہی کہ مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ خواب میں دیکھا کہ اسے لگے کہ جا تو ادراجان  
 کہ حجرہ حرم میں ہی اور کہ کہ خدا تعالیٰ کی رحمت میں سے تر سے لیے حصہ نہیں ہی مالک بن دینار  
 خواب سے بیدار ہوئے اور حرم کی طرف چلے جب وہاں پہنچے تو دیکھا کہ ایک جوان ایک جوہر تاج  
 میں زار زار رو رہا ہی نظر جوان کی مالک پر پڑی جوان نے کہا کہ اسی مالک بن دینار تو کیا پیغام لایا ہی  
 مالک نے کہا کہ تو کیا جانتا ہی کہ میں پیغام لایا ہوں جوان نے کہا اسی مالک کئی ہی برس میں کہ یہ بات  
 مجھ کو کہی ہیں کہ مجھ کو رحمت خدا تعالیٰ سے حصہ نہیں ہی مالک نے کہا کہ کیا کھا دکھایا تو لی جوان نے کہا  
 کہ میں ستہا حالت سستی میں آیا ہوں مگر اتنا بیٹے ایک دانت اونکا ٹوٹ گیا پانچ برس گزرے ہیں  
 کہ میں دو تاجوں ماتم اوٹھ گیا ہوں کہ دیکھا چاہیے فدائی قیامت کو مجھ پر کیا عذاب کرتے ہیں مالک نے  
 کہا ایوان تیرا پاکمان ہی کھلائے قیل میں ہی اور کتے میں کہ اس سال حج کو تاجی مالک اسکے  
 نشان پر گیا دیکھا کہ اوٹھ باب کعبہ کے پیچھے ہی اور دانت اپنی ہتھیلی پر لیے ہوئی سر پر نہ نہ رہا ہی  
 الہی میرے دانت یر دیکھ مالک کتے میں کہ مجھ کو رونا گیا کھانے اسی میرم و اگر فرزند نے مجھ کو مارا  
 عجب نہیں کہ اوٹھ اتہ سے رویا تو لیکن کچھ اپنے بیٹے کے حال سے آگاہ نہیں ہی تو کہا پانچ برس  
 اس شرمندگی سے گریہ وزاری کر رہا ہی اور تمام قصہ فرزند کا بیان کیا شفقت پوری جو شہ میں  
 آئی اور رحم اوٹھ گیا اور دعا کی مالک خوش ہوئی اور جوان کے پاس آکر اوکے باپ سے دعا

کہ جس کے مرتبہ  
 اس کو برستائین  
 ہوں باہر ظلم  
 یعنی گمروں  
 سے میں خلافت  
 نکل اور اپنے  
 اپنے عزیز و  
 دلی گمروں پر  
 گھر سے ہوئے  
 ہندواں اسکے  
 پیچھے ایک  
 چورت بڑیا  
 عصا تہ میں  
 بڑے ہوئے  
 آئی اور گورنری  
 ہل





کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہی کہا وہ کیا ہی کہا لوٹدی ہے کہ فرمایا ہی <sup>اور اس کے بعد</sup> وَالْكَافِرِينَ الْغَيْظُ كَمَا يَسْمُونَ  
کہ روکا بنے غصہ کو کہا لوٹدی ہے وَالْغَافِينَ عَنِ النَّاسِ <sup>اور اس کے بعد</sup> فرمایا ہی کہا تعاف کیا میں نے قصو  
تیرا لوٹدی ہے کہ کہ زیادہ کر اس پر کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی <sup>اور اس کے بعد</sup> وَاللَّهُ يَجْعَلُ الْمُحْسِنِينَ كِاسٍ زَادٍ <sup>اور اس کے بعد</sup> کیا وہ اس کو میوے  
اور اس حکایت کو اخلاق المحسنین میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہی اور آیا ہی کہ ایک شخص صاحب  
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے غلام کو مار رہے تھے اور غلام کہتا تھا کہ واسطہ خدا کے بخشش جب  
آنحضرت نے آواز اس کی مٹنی تو اس سے پاس آگے مجھ کو صحنی میں حضرت کو دیکھا تو تامل و اس کے مارنے سے  
بہنچا پس فرمایا آپ جگہ وہ تجھے خدا کی واسطہ بخشو اتنا تو نے عھو کیا جبکہ محکوم دیکھا تو تامل نہ کیا کچھ اس سے  
کہ آزاد کیا میں اس کو یا رسول اللہ فرمایا اگر میرے تو نکرتا تو جلالی موند تیرا لگ دو نہ کل موند بائند و حدیث میں  
ایمانی کی تیر شخص اور بہشت میں داخل ہوئے عتید اور مملوک کہ خدا تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو اور تیر خواہ  
اپنے مالک کا ہو اور عیال و ارکان و سہو اور تین شخص اول درجہ میں جادین گے امیر کو ظلم کرے لوگوں پر  
اور مالدار کہ نہ دے حق خدا کا یعنی زکوٰۃ وغیرہ اور فقیر کہ بیکار کرے ساتھ فقر کے اور مجمل حقوق مملوک کے  
یہ میں کر اس کے کہلانے بنانے میں تصور نہ کرے اور ایندندے اس کو اور زیادہ اس کی طاقت سے  
اس کو کھینچے نہ دے اور نظر نگہ اور حقارت۔ یہ اس کو نہ دیکھے اور اس کی خطائیں معاف کرے اور حق  
غضب میں تحمل کرے اور اگر اس سے یہ چہ حق مالک کے یا حق خدا کے کہ تصور ہو تو نظر کرے اپنی تعمیر  
یہ حقوق خدا کے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے <sup>اور اس کے بعد</sup> **كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ**  
حقاً سب کو توفیق ملے گی کی دی بحیرت محمد اور آل اور اصحاب و علی کے <sup>اور اس کے بعد</sup> **فَسَابِّ سَابِّ سَابِّ** مقام کے ایک  
دو حکایتیں کتاب نافع المسلین کی لکھی جاتی ہیں واسطہ نفع بہاں مسلمانوں کے **حکایت ایک**  
زمانہ میں ایک۔ خواجہ نے لوٹدی کو کہا کہ بھو مادرست کر لوٹدی ہے کہا اسے خواجہ تیرا ہی کوئی خواجہ  
میں کہا کہ وہ نہ مان ہی کہا لوٹدی نے وہ ہی سوتا ہی یا نہیں کیا خواجہ نے نہیں لوٹدی نے اس کو کہا  
کہ ای خواجہ بھو شرم نہیں آتی ہی کہ خواجہ تیرا اجاگے اور تو سووے خواجہ نے یہ سنا ایک نوہ مارا  
اور بیوقوف ہو کر گر بڑا جب اس حالت سے ہوشیار آیا تو کہا ای لوٹدی اس بات پر بھوکو مینے اپنے مال میں سے  
آڑا دیا اور کہتے ہیں کہ بہرہ و بزرگ کہی نہ سونے آڑا دیا زادہ سے ہوئی **حکایت** حضرت ابو  
بھری سے کہ او ایاد کا ملین سے تین کسی شخص نے پوچھا کہ سرفشہ اس طلب مولیٰ کا کھانے تجھے تاملہ لگا  
کہا کہ میں سات برس کی تھی کہ اس پر حکام میں قحط بصرہ میں پڑا اور میرے ماں باپ کی وفات ہو گئی اور  
میری مینیں متفرق ہو گئیں اور محکوم راہد اس سب سے شکستہ ہیں کہ تیرے مین میری اور تیریں اور تیریں

اور اس کے بعد

اور اس کے بعد

اور اس کے بعد

دو کھمیں نہیں پس میں ایک ظالم کے ماتہ میں بڑی اوسے جھکو چہ درجہ بستی اور خواجہ جھکو کثرت  
 نہ دیا کرتا ایک روز میں کوشے سے گری اور ماتہ میرا ٹوٹ گیا تیسے سنہ خاک پر گر گیا اور کیا  
 بار خدا یا میں متعرب قیدی ہوئی ایک شخص کی رحمت فرما اور رضا تیری چاہتے ہوں  
 اگر تو راضی ہو گیا تو ایک آواز مجھے سنی کہ اسی ضعیف عمت کما کمل کو سنجے ایک جاہ بیوگا  
 یہ مغربان آسمان جھکا جا جا میں کے جگر میں اسے مالک کے گھر میں آئی تو میں روز شروع کیا اور کھو  
 کوشہ میں جا کر عبادت میں مشغول ہوئی آدمی رات کو میں حق سے مناجات کری تھی اور کہہ رہی تھی کہ الہی تو  
 جانتا ہی کو خواہش ہی کی کج موافقت اور زبان نہ کہے ہی پریشانی گندہ کی تیری خدمت میں اور میری نیت پر  
 مطلق ہی تو اگر کام میرے ماتہ جو تا ایک ساعت تیری عبادت سے نہ آسودہ ہوئی لیکن تو نے  
 جھکو ایک مخلوق کے ماتہ میں اسیر کر دیا ہی پس میں یہ دعا کر رہی تھی کہ خواجہ نے میرے ہر ایک  
 قذیل نور کی بغیر بخیر کے کٹی ہوئی دیکھی کہ تمام گہراو سے روشن ہمارا روز دوسرے جھکو خواجہ  
 ملایا اور نور آرا اور آزاد کیا پس نصرت چاہی کہ میں اور دوا منے باہر آئی میں اور ویرانہ بن گئی  
 کہ کوئی دامن نہ تھا اور عبادت میں مشغول ہوئی چنانچہ رات کو بزار کمت نہار کی مٹی تھی وہاں پانچ جوان  
 چیمیان علت کے جان کے شامح سلف کو اختلاف ہی سے فصیلت علت اور صحبت باہر کے منے  
 حصون کے کہا ہی کہ گوشہ نشینی بہتری اور بعضوں نے کہا کہ خلون میں سے جھل رہنا بہتری اور ہر حالت  
 کے لیے ولین ہیں اور احادیث اور اقوال صحابہ کے دونوں جانب میں واقع بعضے اچھے بزرگوں  
 کہا ہی کہ حکمت ست دس جز ہی نو جز خاموشی میں میں اور دسواں جز علت میں سفیان ثوری  
 رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ **هَذَا وَفِي الشُّكُوتِ وَمَلَا ذِي عَيْنِ الْبُيُوتِ** ایک بزرگ گھر میں  
 محل دروازہ پر آئے اور بیٹھے آگاہان ایک پتہ کہیں سے آگاہوں کے منہ پر گاہہ خون خسارہ سے  
 ناک کرتے تھے اور اپنے نفس سے کہیں جھکو نصیحت کرتا تھا ای نفس کہ گھر سے نہ نکل بھٹکے  
 خدمت میں گئے اور حلیک زندہ تھے بزرگ گھر سے باہر نہ نکلے اور سعد بن ابی وقاص اور سعد بن زید نے  
 بڑے صحابہ میں سے بن گوشہ پر اکتفی میں کہ ایک جگہ ہی نزدیک مدینہ کے اور ہرگز مدینہ میں نہ آئے  
 واسطے حجب کے اور نہ اور کام کے لیے یہاں تک کہ کہے ایک بادشاہ حاتم اصم باس آیا اور کہا باشیخ  
 کہ حاجت کرتا ہی تو کہا ان یہ کہ نہ میں جھکو دیکھوں اور نہ تو جھکو ایک غص نے سہل دم کو کہا کہ تیر  
 چاہتا ہوں کہ مصاحب تمہارا رہوں کہا بعد میں میرے مصاحب کسا ہو گیا تو حجاب مصاحب  
 ہو نہکا اور کسا ہی کیوں نہیں ہوتا وہ رابن عباس نے فرمایا کہ بہترین مجالس وہ مجلس ہی کہ گھر

و شہ میں ہونے کوئی شک نہ ہو دیکھئے اور نہ تو سکیا اور حضرت رسالت پناہ علیہ السلام سے صحابہ کرام  
 کہ کوئی شخص لوگوں میں سے بہتر ہی یا رسول اللہ فرمایا وہ شخص کہ جہاد کیا ہو اسے راہِ حلالین کہا  
 صحابہ نے بعد اسکے کون اہل ہی فرمایا وہ شخص کہ گوشہ پکڑا ہو اسے واس کوہ میں اور عبادت  
 کرے خدا کی یاد پر نگاہ رکھے لوگوں کو اپنے شر سے اور بہتری حدیث میں آیا ہی کہ خدا دستِ رکنیابی  
 اوس شخص کو کہ متقی ہو اور لوگوں کی انکھ سے مخفی ہو اور دلیل فیضِ رحمت یعنی باہر گرے رہی کی بہتر  
 کہ خلعت اور صاحبِ سبب میں الفت لون اور سلام علیک کرنے کے مسلمانوں نے اور مدد کرنے  
 لہو دیرو میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے **وَلَعَا وَنُؤُوعِلَ الْبَرِّ وَالتَّقِيَّ** یعنی جسے جب لوگوں میں بکا  
 تو اوپر عمل نسب ہو گا اور فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے **الْمُؤْمِنُ الْفَتْحُ وَالْخَيْرُ فِي مَنْ**  
**كَلَّمَ الْكُفْرَ** یعنی مومن وہ ہی کہ الفت کرے مسلمانوں نے اور نیکی نہیں ہی اوس شخص پر کی الفت کرے  
 پس جب لوگوں میں بکا تو اس حدیث پر ہی عمل میسر ہو گا اور حدیث میں آیا ہے کہ ایک شخص نے ایک  
 ہزار میں سکونت اختیار کی تا عبادت کرے چہ شہداء کے پاس مسئلہ کے پس سنی کی اور کتب و تزیینات  
 کہ ہر کمال کوئی ایذا پر بہتر ہی چالیس برس کی عبادت سے اور یہی حدیث میں آیا ہی کہ شیطان مانند  
 بیہوشی کے ہی اور لوگ غم نہ کر لیں گے اگر کوئی بکری رہوڑ سے جدی ہو پڑے یا اوس کو لایا گیا اور کرم  
 اپنے تئیں گشت پٹھے اور ہر ایک عزت اور صحبت کے لیے فوائد میں اور آفات جیسے کہ کھج اور  
 تجرید کے لیے ہیں پس نظر اور ہونے فوائد و آفات کے کرنی چاہیے اگر فوائد عزت کے حاصل ہوں  
 تو عزت افضل ہی والا صحبت بہتری اور فوائد مختلف ہونے میں ساندہ اختلافات نوالی اشخاص کے اور جب  
 ایسا ہوا تو ضروری بیان کرنا فوائد و آفات عزت اور صحبت کا اور اس باب میں تین فصلیں ہیں **فصل**  
**پہلی** میں فوائد عزت کے فوائد عزت کے یہ ہیں کہ وہ سب فروع کرنے دگی ہی واسطے عبادت کے اور  
 حضور فکر کے اور حاصل کرنے النہ کے ساتھ مناجات حق جل علاہ کے حضور عبادت بے فروع کے تصور  
 نہیں ہی اور صحبت اور مخالفت اکثر سبب تفرق دل اور تشویش خاطر کی ہی اور اسی سبب سے حضرت  
 رسالت پناہ علیہ السلام نے ابتدا کار میں کہہ عزمین عزت اختیار کی بیان تک کہ توبہ توت کو پہنچا  
 کہ کثرت مانع انوار وحدت کی تھی اور نہ وحدت کو کرنے والی آثار کثرت کی اور حصول اس مرتبہ کا بے توبہ کثرت  
 نہیں ہی اور حصول تکبر سے طمع محال ہی اور شاید شرف تباہت آنحضرت علیہ السلام کے طابعِ اہل بیت بعض ازیلیا  
 امت کو دیکھ کر چاہی ہیں عبدالطیف صید بعد از کہتے ہیں کہ تین ہی کی بات میری ساتھ خدا کبھی ماور کو خیال  
 کرتے ہیں کہ میں نہ تو تکبات کرتا ہوں اور مرتبہ غیبت استواری و افراط محبت کا ہی اور محال نہیں ہی اس لیے کہ یہ غیبت محبت کی



احوال کے ملاحظہ کرتے تھے کہ کیا بغاوت ہو جائے جاوے ابن مسیرین نے ایک شخص کو لگا لگا کر کہا یہی حال تیرا دوسرے کو لگا لگا کر کہا حال ہوگا اور کہا کہ اس سو درم قرض ہوں اور جو وہ عیال دار ابن مسیرین گزر گئے ہزار درم بائیں اس شخص کے آگے پیچیدیں اور کہا کہ اب سو درم قرض میں دے اور پان سو اپنی عیال میں خرچ کر بعد اسکے ابن مسیرین نے قسم کھائی کہ حال کیسے نہ پوچھے اسلئے کہ حال ہو جائے بدون قصد اسکی درستی کے ریا و فغاوت ہی اور فوائد غرت سے یہی کہ اس میں سلامتی ہی فاسقوں کی مصاحبت سے اور غافلہ کی محنتی سے اور صحبت کو تاثیر مڑی ہی اور طبیعت چراغ ہی اخلاق کو مصاحبت سے بایں حیثیت کہ اس شخص کو اسکی خبریں سنیں ہوا اور دیکھنا فسق و فجور کا سبب قسوت قلبی اور جانے ہوئے محبت دین کا ہی یہاں تک کہ اگر کوئی شخص شکر ایک فعل کا ہو بعد ازان کہ مدت اسکو دیکھ انکار سادہ اصرار کے متبدل ہو جائیگا اور اسی سبب سے مصاحبت غیباں کسب حقیقہ جانے نصرتوں خداوندی کے اور سبب کرنے اور لباسوں اور کسانوں کی ہی کہ اگر انکو فقیر یا دے تو نرا شکر کرے بلکہ نرا اسٹا فاسقوں کی خبر دینا تاثیر کرتا ہی کیا سنیں دیکھتا ہی تو کہ اگر خبریں اگلے خبر کو کن کی درم قدر عبادات اور بدلاؤں کے ساتھ ہی تو کفہ نظر کرنے نقصانات پر اور شوق خاعات پر باعث ہوتی ہیں اور دل میں باعث صلاح اور رطبہ خیر کا قوی ہوتا ہی اور وقت سے خبروں اہل اسراف اور گناہ کاروں اور صاحبان حظ دنیا کے کیسا شائبہ شہوت اور مصیبت کا حرکت میں آتا ہی اور جب نرا اسٹا مؤثر ہو چھ مقصد ہونی دل کے ساتھ خیر و شر کے تو حال دیکھنے کا کیا کچھ ہوگا اور عادت بگڑنے اور اصرار کو مڑی تاثیر یہی چہ بکا جانے گناہ کے اگر ایک عالم کو دیکھیں کہ حیر بہتتا ہی تو اسے عیب کرینگے کہ حد سے گزر جاوے اور اگر غیبت کرے تو کوئی دعوہ عیب نہ کرے گا باوجودیکہ غیبت اشد ہی زنا سے اور اسی جگہ سے ہی کہ سبب شائع ہونے رسمن اور عاداتوں بد کے چھ طوائف خلافت کے عیب دربر آجائے نامہد ہو جائتا ہی اور حیا اور حجاب بر طرف آوے اس سبب سے کہا ہی علما نے کہ اگر عالم سے لغزش اور گناہ دیکھیں تو صلحت اس میں ہی کہ عوام سے نکمیں کہ عقیدہ انکساست ہو جائیگا اور اسکو محبت مصیبت اور سادہ ترک طاعت کا کرینے اور بہت لوگ ہوتے ہیں کہ وقت سے حکایتوں لڑائی اور جھگڑے صحابہ رضی اللہ عنہم کے خیال کرتے ہیں کہ ان میں طلبہ باستان اور حب دنیا کی تھی اور اسکو محبت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسطرح ہوتا آیا ہی کوئی نہیں کہ قید دنیا سے خلاصی یا دے معاذ اللہ اور یہ فریون اور دوسو سو ن شیطان کیسی ہی اور طبیعت پر چھتہ میل بدی کی طرف رکھتی ہی اور فوائد غرت سے یہی کہ اس میں خلاصی ہی فتنوں اور جھگڑنے اور بچانے انفس کا ہی خواص کرنے سے بچ و قانع اور بلاؤں کے اور غالب یہی کہ شہر اور لوگ اسکے

میں نے  
"دعا کی" کہ  
"کام ہو"  
"میں نے اس کو  
"عجب کر کے  
"میں نے اس کو  
"دعا کی"

مجلس شورای اسلامی  
وزارت فرهنگ و ارشاد اسلامی  
کتابخانه ملی

ایسے چروٹے خالی نہیں ہیں خصوصاً بچ وقت بڑے حادثوں اور وقائع شہیدہ کے اور آدمی کو شہید کیا  
 سب چہون سے فراغت ہی میں اس مسعودہ کے تہن میں کیا کروا حضرت نے ایام فتنہ اور فساد کے یاد کیے کہ  
 یا رسول اللہ وہ زمانہ کبسا ہوگا فرمایا وہ زمانہ ایسا ہوگا کہ اس میں نہیں ہوگا کہ منشی اس سے عذر  
 بھی بھیجی فرماتے ہوگا یا رسول اللہ اگر اب نہیں اس میں مان کو فرمایا کہ اپنے مکان میں رہنا کہ اس میں سے  
 کہ انہیں جدا کر دے تو کیا کروں فرمایا اندر گھر کے بہانہ کہ اس میں اگر گھر میں ہی چلا آوے فرمایا مسجد  
 جانا اور مشغول بننا رہنا یہاں تک کہ وہ جاویں تو اور مشغول ہی کہ جب سعد بن وقاص کو ایام معاویہ میں  
 خروج کے لیے بلایا کہ کہ میں تلوار نہیں پڑنے کا مگر یہ کہ دو کجاو ایسی تلوار کہ انکہ وزبان رتی جو  
 تار یکے اور کے کو کون سلمان ہی کہ چوڑی دن اسکو اور کون کا فہمی تاروں اسکو اور ہر اسکو  
 کہ شل جاری اور تہاری ایسی ہی کہ ایک جماعت اجالے میں سچ میدان روشن کے سیر کرین اور بالکل  
 بخار آجاوے کہ عالم کو تار یک کر دے اور وہ گم کہیں نہ راہ کو پس ہر ایک ایک جانب کو جاوے اور چہ  
 و سرگردان ہو اور راہ نہ پاوے مگر وہ شخص کہ توقف کیا اویسنے اور کسی جانب کو نہ گیا یہاں تک  
 کہ بخار جاتا رہا اور راہ روشن ہوئی اور یہ وہ جماعت ہی کہ فتنہ اور فساد سے کیستہ ہوئی اور گوشہ نشینی  
 اختیار کی اور آبی کہ جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ عواقب کی طرف متوجہ ہوئے تو ابن عمر بنی  
 عنہا نے سنا اور انکے پیچھے دوڑے اور بعد میں بن سے اوہ سے ملے کہ کہاں جاتے ہو انکے  
 رسول اللہ کے فرمایا کہ عواقب کی طرف جاتا ہوں کہ وہاں کے سب لوگوں نے عہد و پیمان کیے ہیں  
 اور خطہ شیعہ میں ابن عمر نے کیا یا حسین رضہ زہارا و انکے عہد و پیمان پر اعتماد کرنا اور انکے خطوں پر  
 خیال کرنا میں تمہارے آگے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جاؤ تم کہ جبریل تمہارے مانا علیہ السلام  
 پاس آئے اور انکو درمیان دنیا اور آخرت کے اختیار دیا اور انہوں نے اختیار کی آخرت دنیا اور  
 تم جہل گوشہ پیغمبر کے عبودہ کرو کہ انہوں نے کیا یعنی آخرت اختیار کی آپ ہی وہی حکمیچہ اچکو متوقع تھا  
 نہ جانا ہیے قضیہ خداوندی نے یہ فیضا کیا کہ حضرت امام حسین رضہ کو بات ابن عمر کی باور نہ آئی اس  
 انکہ گلے سے لگایا اور روئے اور کہ کہ خدا کی پناہ میں دیتا ہوں نہ کو قتل سے اوپر سے ابن عمر ہم اور  
 سفیان ثوری نے کہا کہ یہ وہ زمانہ ہی کہ ترک کحاح اس میں حلال ہوا ہی اور جلال اس میں مانہ کا یہ تہا  
 قوا حال اپنے زمانہ کا جانا چاہیے کہ کیا ہوگا اور حدیث میں آیا ہی کہ بہترین قرن نو کا قرن میرا ہی بعد  
 از ان وہ لوگ کہ متصل میں ساتھ اس کے بعد از ان وہ کہ متصل میں ساتھ اس کے بعد از ان پہلے کا  
 جوٹ اور اچھ ہرگز گون نے کہا ہی کہ شیطا طین صحابہ کے زمانہ کے لوگوں میں آتے تھے

یعنی وہاں  
 فتنہ و فساد  
 و غیور کہ  
 فتنہ

یعنی وہاں  
 فتنہ و فساد  
 و غیور کہ  
 فتنہ



بن تو ایس لوگ ہیں کہ اگر کوئی نعمت دیکھیں تو حسد کریں اور ملاد گھنٹیں تو خوش ہوں اور کسی کی تکلیف نہ کریں  
 کہا ہی کہ لوگ پہلے ایک سب سے بڑا دو اسکے لئے اور اب دوسرے میں اور ایک شخص نے عیوب میں ہم اکثر  
 کے پاس رہنا اختیار کیا مگر اس لئے ہوجا سکتی کہ درخت کیا قابلیت مساحت کی کہ کتابی کہا کہ لیسیا  
 ہشتین ہی کہ اس میں تین فصلیں ہیں اگر محسوس کہ سب سے تو بخل خوری نہیں کرنا اگر اس پر ترک دون تو محل  
 کرنا ہی اور اگر لاکھ بی ادا تیان اس کے کروٹ کو غصہ نہیں ہوتا ماروں رشید نے یہ بات سنی اور کہا کہ یہ  
 نصیحت ہی میرے لیے واسطے ترک کر دے نصیحت ہشتین کے اور بعض لکھ کر گونے صحبت قرون کی  
 اختیار کی تھی اور اس ماز میں کتابتے بہر کوئی ہشتین نہیں جیسے کہ کہا ہی علانیہ ہشتین کی کتاب خواہ  
 کہ مصاحب ہو دیکھ بیکار ۱۰۰۰ جین ہمدی الطیف کہ دیدہ کہ ترجمہ ہم نہ جانید ۱۰۰۰ جین بھری رضی اللہ  
 ارادہ چچا کر کے شہادت نماں ہے کہ وہ ہی اولیاء اللہ سے ہیں یہ سنا اور کہا کہ چاہتا ہوں کہ صاحب  
 تمنا راہ میں کہا حسن نصیحت کے جوڑ سے تازہ دہ و ستر میں زندگانی کریں ہم کہ سلاشی آئین ہی اور  
 مطلع نمود میں ہم اس میں ایک دوسری بدی برکہ موجب جاتے رہے محبت کا اور سبب انقطاع و ترک  
 نہو اور ابورہ دار رضی اللہ عنہما کو پہلے استیسا اسلام ایک رخت تھا کہ تمام ہے ہی ہے کہ کتابتا لودکا  
 ترک کتابتا لودکا تمام کاٹنے ہی کا سطر کہ کتابی اور بے تمام ہر باد کے اور خیال بن عین کے کہا  
 کہ سفیان لوری حب زندہ سے تو جاتے ہیں کہ کتابتا لودکا وہ سے تو بخل جین کہا کہ لوگوں نے کتابتا  
 کہ کہ خلاص لکھ کرے دشواری اور مالک بن بیدار کو دیکھا کہ تناسیہ میں ہے اور ایک کتابا دیکھ یا نور  
 سر کے جوئی ایک شخص کے لکھ کو بٹا لکھا کالک سے کہا کہ جوڑ دے اسی خلاص لکھ لکھتے کہ حضور ایدہ  
 نہیں اور نہ بہر ہی ہشتین دے اور دروار رضی اللہ عنہما کے فرمایا کہ باخدا وہ اور لوگوں کی صحبت سے پرہیز کر کہ یہ  
 جس لوٹ کی حیدر بریغی رہی کیا اونکو اور جس کوڑ سے ہر کہ سوار ہوئے انکو کو بھین کاٹیں اوکل اور  
 ساتھوں کے صحبت رکھی خواہ کیا لوگوں کو اور بیضوں نے کہا ہی کہ سلاستی دین و دنیا کی کم آشنائی  
 میں ہی اسلے کہ جتنی آشنائی زیادہ ہو گئی تابت ہو حقوق کا دوسرے زیادہ ہو گا اور اگر تمام حقوق کا  
 مشکل ہی اگر کسی کو حق حق برحق کرے اور تمام حقوق اوستہ ادا ہوں تو صحبت لکھ کے حق میں بہر  
 ترک اور یہ سب ہی کہ ہی اور فوٹو حرکت سے پہر ہی کہ آئین قطع کرنا طبع لوگوں کا ہی اسلے سے اور ظکر  
 طبع بانی کا اسلے اور چ قطع کرنے طبع لوگوں کے اسلے سے فوٹو بہت ہیں اسلے کہ واضی کہ تمام کا اکا  
 محلات سے ہی پس شریلوں پر مادی کا اسلے نفس کی صلاح میں بدی ہر سے کہ ان فوٹو شات میں  
 اعدا سب ترین حقوق لوگوں کیسے بہر میں میں حاضر ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا



ضمیمہ زمین اور مانند انگیر اور ان سب چیز زمین صانع کرنا اوقات کا ہی اور نہ نا اقلیہ زمین اور کسی کوئی طبع  
 پیش آئے کہ تاویر دیکھنے کا ذکر ان حقوق کا دشوار اور ہلکا اور اگرچہ خدا کے تو قیوں نہو اور کسی کو خدا سے  
 کہ میں گیا تو اور فلاں چیز کی توئی ہمارے ہی جن میں تفصیل کیوں ہی اور یہ اکثر اوقات باعث لغات عدالت  
 کا ہوتا ہی اور بعض نے کسی کا ہی کہ جسے کسی ہمار کی عیادت کی تو میل کرے او کی موت کی طرف تا وقت  
 صحت کے او سے منفعیل ہوا اور حاصل ہوا کہ اگر تمام اوقات صرف کرے چر رعایت حقوق کو کوئی تو تمام عمر  
 اس میں صرف ہو جائیگی اور اصلا اپنے حال میں نہیں مشغول ہو سکا اور اگر بعضوں کی تفصیل کرے یعنی خاص  
 رعایت بعض ہی سے حقوق کی کرے تو موجب اور وہ کی وحشت کا ہو گا اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ بیچ نہیں  
 اور ہکلا ہی لوگوں کے تفصیل واقع ہوتی ہی اور وہ مسب بخش کی ہوتی ہی اور ایسے آدمی کم ہیں کہ مجلس میں  
 جاویں اور کوئی ہی او سے نا اراض ہو خصوصاً صدقات و حاسد کہ نظر او کی عیشت عربی تفصیلات پر ہی ہر جب کہ ان کے  
 ساتھ کوئی بے تری کی کرے وہ زیادہ تر دشمن ہوتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا ہی کہ اہل ہر عدالت  
 کی ہنکی کرن ہی ساتھ بد ذاتوں کے اور بیچ قطع کرنے طبع اپنی کے ہی لوگوں سے فائدہ میں اسلئے کہ جو کوئی نظر کرے  
 متوجع دنیا اور زینت او کی پرشتا حرص کا قوی ہوتا ہی اور ساتھ قوت حرص کے طبع پیدا ہوتی ہی اور اکثر ایسا  
 ہوتا ہی کہ طبع ایک جگہ کو نہیں پہنچتی کہنا اسید ہی پیش جاتی ہی اور سبب اسکے ایذا حد سے زیادہ پہنچتا ہی اور  
 جب بغیرت خستیا کی تو کوئی چیز اس میں سے نہیں دیکھنے کا اور جالطع میں نہیں دیکھا اور اسلئے قرآن  
 مجید میں نظر کرنے سے متوجع دنیا کو اور اسکی زینت کی چسبون کو میں منسب مایا ہی اس میں  
 وَكَانَ مَكْنًا عَلَيْهِمْ إِلَّا مَا كَانُوا يَكْفُرُونَ وَكَانَ مَكْنًا عَلَيْهِمْ إِلَّا مَا كَانُوا يَكْفُرُونَ وَكَانَ مَكْنًا عَلَيْهِمْ إِلَّا مَا كَانُوا يَكْفُرُونَ  
 اور مکن لا تعین بل ہذا ہے چنگو نہی ہی نہ ہو سکا کہ کما حقہ ظہور میں کان بجا آمد کا ہر آدمی کو اور کسی کیلئے نہ ہوتا ہے چنگو نہی ہی  
 اور حدیث میں آیا ہی کہ نظر کرو اور ہر گز متری سے اور نظر کرو اسے کہ بالاسی سے اسلئے کہ سب زیادہ تنگ نظر نہ ہو جائے  
 یہ حکم مورد بینوی میں ہی کہ متوجع اپنے تین دو وقت بروقی ہدایتی ہی تو دیکھئے او کو کہ جسکو ایک وقت  
 ہی میں ہوتی ہی اسلئے کہ اسے صبر کا ہوتا ہی اور نہ نعمت نصیب ہوتا ہی اور اپنے سے زیادہ کو دیکھئے  
 کہ میں حسد و رنج پیدا ہوتا ہی اور ناشکری کرنے لگتا ہی اور امور دینی میں اپنے سے اعلیٰ کو دیکھی  
 شہادہ دو سہارہ کلام اللہ کے ہر بتا ہی تو اسکو دیکھئے کہ جو زیادہ دہستے ہر بتا ہی اسلئے کہ اسکو عجب  
 نہیں پیدا ہو گا اور اپنے سے کم کو دیکھئے کہ تو عجب پیدا ہو گا یہ مضمون حدیث میں آیا ہی چنانچہ مشکوٰۃ  
 موجود ہی عرب بن عبد اللہ کے کہنا کہ منشی کی سے اعتدال اور عیشت حکم پر تاسا میں سبب کے کہ پاس  
 اون کے دیکھا میں ہر اپنے بالوں سے اور گھر سے آئے نیز اپنے گھر وٹھ سے اور اسطرح اور چیز ہر آدمی

میں زمین اور مانند انگیر اور ان سب چیز زمین صانع کرنا اوقات کا ہی اور نہ نا اقلیہ زمین اور کسی کوئی طبع  
 پیش آئے کہ تاویر دیکھنے کا ذکر ان حقوق کا دشوار اور ہلکا اور اگرچہ خدا کے تو قیوں نہو اور کسی کو خدا سے  
 کہ میں گیا تو اور فلاں چیز کی توئی ہمارے ہی جن میں تفصیل کیوں ہی اور یہ اکثر اوقات باعث لغات عدالت  
 کا ہوتا ہی اور بعض نے کسی کا ہی کہ جسے کسی ہمار کی عیادت کی تو میل کرے او کی موت کی طرف تا وقت  
 صحت کے او سے منفعیل ہوا اور حاصل ہوا کہ اگر تمام اوقات صرف کرے چر رعایت حقوق کو کوئی تو تمام عمر  
 اس میں صرف ہو جائیگی اور اصلا اپنے حال میں نہیں مشغول ہو سکا اور اگر بعضوں کی تفصیل کرے یعنی خاص  
 رعایت بعض ہی سے حقوق کی کرے تو موجب اور وہ کی وحشت کا ہو گا اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ بیچ نہیں  
 اور ہکلا ہی لوگوں کے تفصیل واقع ہوتی ہی اور وہ مسب بخش کی ہوتی ہی اور ایسے آدمی کم ہیں کہ مجلس میں  
 جاویں اور کوئی ہی او سے نا اراض ہو خصوصاً صدقات و حاسد کہ نظر او کی عیشت عربی تفصیلات پر ہی ہر جب کہ ان کے  
 ساتھ کوئی بے تری کی کرے وہ زیادہ تر دشمن ہوتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا ہی کہ اہل ہر عدالت  
 کی ہنکی کرن ہی ساتھ بد ذاتوں کے اور بیچ قطع کرنے طبع اپنی کے ہی لوگوں سے فائدہ میں اسلئے کہ جو کوئی نظر کرے  
 متوجع دنیا اور زینت او کی پرشتا حرص کا قوی ہوتا ہی اور ساتھ قوت حرص کے طبع پیدا ہوتا ہی اور اکثر ایسا  
 ہوتا ہی کہ طبع ایک جگہ کو نہیں پہنچتی کہنا اسید ہی پیش جاتی ہی اور سبب اسکے ایذا حد سے زیادہ پہنچتا ہی اور  
 جب بغیرت خستیا کی تو کوئی چیز اس میں سے نہیں دیکھنے کا اور جالطع میں نہیں دیکھا اور اسلئے قرآن  
 مجید میں نظر کرنے سے متوجع دنیا کو اور اسکی زینت کی چسبون کو میں منسب مایا ہی اس میں  
 وَكَانَ مَكْنًا عَلَيْهِمْ إِلَّا مَا كَانُوا يَكْفُرُونَ وَكَانَ مَكْنًا عَلَيْهِمْ إِلَّا مَا كَانُوا يَكْفُرُونَ وَكَانَ مَكْنًا عَلَيْهِمْ إِلَّا مَا كَانُوا يَكْفُرُونَ  
 اور مکن لا تعین بل ہذا ہے چنگو نہی ہی نہ ہو سکا کہ کما حقہ ظہور میں کان بجا آمد کا ہر آدمی کو اور کسی کیلئے نہ ہوتا ہے چنگو نہی ہی  
 اور حدیث میں آیا ہی کہ نظر کرو اور ہر گز متری سے اور نظر کرو اسے کہ بالاسی سے اسلئے کہ سب زیادہ تنگ نظر نہ ہو جائے  
 یہ حکم مورد بینوی میں ہی کہ متوجع اپنے تین دو وقت بروقی ہدایتی ہی تو دیکھئے او کو کہ جسکو ایک وقت  
 ہی میں ہوتی ہی اسلئے کہ اسے صبر کا ہوتا ہی اور نہ نعمت نصیب ہوتا ہی اور اپنے سے زیادہ کو دیکھئے  
 کہ میں حسد و رنج پیدا ہوتا ہی اور ناشکری کرنے لگتا ہی اور امور دینی میں اپنے سے اعلیٰ کو دیکھی  
 شہادہ دو سہارہ کلام اللہ کے ہر بتا ہی تو اسکو دیکھئے کہ جو زیادہ دہستے ہر بتا ہی اسلئے کہ اسکو عجب  
 نہیں پیدا ہو گا اور اپنے سے کم کو دیکھئے کہ تو عجب پیدا ہو گا یہ مضمون حدیث میں آیا ہی چنانچہ مشکوٰۃ  
 موجود ہی عرب بن عبد اللہ کے کہنا کہ منشی کی سے اعتدال اور عیشت حکم پر تاسا میں سبب کے کہ پاس  
 اون کے دیکھا میں ہر اپنے بالوں سے اور گھر سے آئے نیز اپنے گھر وٹھ سے اور اسطرح اور چیز ہر آدمی

فضا کے ساتھ میثا تو سب سے راحت پائی ہے پس جو کوئی اسباب پیدا اور دنیا دار کو نہ کہے  
 تو خالی دو حالت سے نہیں مازہ و تحمل کرے گا حال آنکہ یہ امر ہی نہایت مشکل ہے کہ کئی عہد کے  
 زیادہ تلخ ہی اور باطلع اور غربت کرے گا اور سعی و جہد کرے گا اور اس کے حاصل کرنے میں اور سبب  
 ہلاکت کا ہو گا دنیا اور آخرت میں دنیا میں سبب طمع اور لذت کے اور آخرت اوقات عالم اسکا  
 نامیدی ہوگی اور رُسوا ہوگا اور خلق کی نظر میں حقیر معلوم ہوگا اور مرض لا و دامن مبتلا ہوگا اور  
 آخرت میں سبب اسکے کہ سعی کر لی بیچ حاصل کرے اسباب دنیا کے اختیار کرے گا اور ترجیح دے گا  
 اسکو طلب حق پر اور اسکے تقرب پر اور یہ سبب نقصان ابدی اور بل بغیسی عینہ کا ہو گا نعم و بلا نہ  
 الہی بکوان کا مونس کرے کہ باعث پیشانی ہوں نگاہ رکھد اور بگو بہر نیچوڑ لینے بلکہ تودہ کارہ صحیحہ  
 چھ و والدہ اخراجات اسرار الہی اور فوائد غزلت سے یہ ہی کہ اس میں خلاصی ہی دیکھنے  
 یقین اور احقوت کے سے اور خلاصی ہی پہنچنے ضرور و اور اوقات کے سے انکی طرف سے کہ ہم  
 ہرگز گونے کے کہ دنیا فتنہ کا چوٹی نامیاں ہی بعض ہرگز کو سے مغرور ہی کہ دیکھا ایک فعل کر اور ہوش  
 ہو کر کرڑا جا لیں سب نے سنا کہ مرجع کے لیے ایک قلم ہی اور قلم و ج کا دنیا فتنہ کا ہی شافعی نامی مدد  
 فرمایا کہ یہ میثا میں کہ نفس کے پائے فتنہ یا مائے ایک جگہ کو بدن اپنے سے کہ اسکی جانب نہی اور  
 اور یہ فوائد متعلق ہیں ساتھ مفاہد و مہوی کے نہ تر و انکا بالفعل ہی و لیکن وہ ہی متعلق اور حادثہ میں سنا  
 دین کے اسبیل کے جلا و می نے ایذا پائی ساتھ دیکھے کسی فتنہ کے دور میں کہ عیب اسکو کرے اور نہ اسے  
 صفت خدا کو اور اسطرح جبکہ کسی سے ایذا پائی جملہ حل کرے خواہ قلیلہ و گالی یا حدیث یا کسی سے لایہ  
 نصف بشریت متعلق نکائی کہ اسکے بدلہ لینے میں کہ شش کرتا ہی اور یہ باعث ہوتا ہی مفاہد و مہوی کا  
 اور غزلت میں سلامتی ہی ان سبب امور سے فصل دوم سری بیچ بیان امتون غزلت کے جانا آنا  
 کہ بعض فوائد و مفاہد و مصالح و دنیاویہ میں کہ موقوف ہی حاصل کرنا و انکا اور مخالفت و رد و چاہنے کے  
 ساتھ غیر کے اور فوٹ ہوئے ہیں وہ غزلت میں پس فوٹ ہو نا و انکا آفات غزلت سے ہم کا سبب جن  
 کہ فوائد مخالفت سے ہیں وہ آفات غزلت سے ہیں اور جب فوائد مخالفت کے معلوم ہوں فوائد  
 غزلت کے یہی معلوم ہوں اور فوائد مخالفت کے بہت جن بعض مخالفت کے فوائد میں سے یہ ہی کہ وہ سبب  
 سکنا سے اور سکینے علم کی ہی اور سکینا علم دین کا اور سکنا انکا افضل عبادات اور بہت بڑے  
 فائدہ و مین سے ہی غایت یہ کہ علوم بہت جن بعض اس قبیلہ کے ہیں کہ انکے سکینے سے چارہ  
 نہیں اور فرض میں جن اور دارک انکا سبب غزلت کے گنگا رہنمائی اور بغی اس قبیلہ کے جن

عجز و  
 عجز و  
 عجز و

عجز و  
 عجز و  
 عجز و

کہ اس سے بارہوی اور سیکسٹا انکا فرض کفایہ ہی ماقہ فرض کر نیکیا قسام علوم میں یعنی تامل کر کر استنباط  
 سنا کر کا کرنا اور اگر بعد سے کیے فرض کے غزل اختیار کرے اور شغول عبادت میں ہو تو رہا ہی اگر  
 قدرت اور استعداد فرض کر نیکیا علوم میں نہ رکھتا ہو لیکن جو کوئی کہ قادر ہی اور تجربہ اور محاسن کے  
 علوم شرعی اور عقلی سے غزلت اور سکے جن میں پہلے سے کیے کے نہایت نقصان و ٹٹاوی اور جو کوئی پہلے  
 علم کے سیکھنے کے عورت اختیار کرے تو اگر کام اسکا ضائع کرنا اوقات کا جو گاساتہ سولے یا کار کر نیکیا خیالات  
 باطلہ میں جھپکے گا یہی بزرگوں نے بطیت خیالات ناوان خلوت نشین + ہم پر کند عاقبت کھڑوین  
 اور نہایت شغل غزلت کا یہی کہ مستغرق رکے اوقات کو اوراد و عبادات بدیہ میں اور اسکا حال ہی  
 یہی کہ چونکہ آگاہ نہیں ہی علم خطرات نفس اور وسوسوں سے بچنے کے سے باعث وغیرہ اور سب  
 فتور کی ہوتی ہی اور ایک دن میں ایسا کام کر جیسا کہ سب فساد اور ضائع کرنے ساری عمر کی عبادتوں کا  
 ہوتا ہی اور اس میں نہیں ہوتا بڑے اعتقاد و ن سے ذات و صفات حق میں ایس علم اصل میں کا  
 اور مدار کار کا اور یہ غزلت عوام جہال کے کچھ دفع نہیں بلکہ ہر اس ضروری مانند فرض کے کہ جاہل ہو علم  
 طب سے اور وہ طبیب سے گوشہ گیر نہ ضروری کہ گوشہ پڑنا اسکا سبب زیادتی و مضن ہوا ہو گا اور  
 علم کے سکھانے میں بے بڑا و اب ہی جبکہ نیت سے کیے والے اور سکھانے والے کی درست بلور  
 اگر قصد استہ جاہ و افتخار کا اور جو نہ بہت سے تابع دین اور صاحبوں کا ہو تو تو ہی استہ  
 ہو و اولی عالم کو اس زمانہ میں غزلت ہی اسلئے کہ صدقیت مطالبین میں محبت ہی کم ہی ہی بلکہ کرنا عدا کا  
 ہو گا ماحدہ پیچہ تیار سے ہو گا مانند شہین دین کے اور اگر کوئی طالب صداق ہو اور غزلت اختیار کرے  
 بخل کرنا اس کے تعلیم میں بڑا کھانا دے گا لیکن اسے جہاں اس طرح سے سیکھنے والے کا نہایت ناز ہی اور  
 بعض اس کے بزرگوں نے فرمایا ہی کہ البتہ علم خزانہ کی طرف پہنچ لیتا ہی اگر قبضہ اور سکے سیکھنے  
 دنیا کا ہو لیکن اس بات پر غور و تامل کر کہ میں تحصیل میں محبت اسلئے اور ہر  
 ان بزرگوں کی اس علم سے علم دین اور علم تقیر اور سرفرازی اور سبب  
 انبیا اور صحابہ کا ہی کہ بہری جوئے میں یہ وعدہ و وعید سے اسلئے کہ اس پر رجوع اور  
 تاثیر کی ہی اور علم جہل در منطق اور غور کر لیا پیچ تفصیلات علم و محودوں اور بکڑوں کے  
 اور مانند ان کے بزرگ ایسے نہیں کیا نہیں دیکھا ہی تو کہ اکثر مولوی نہایت بڑا ہی کو پہنچ گئے  
 میں ہر محسن نہ دیا اور طلب جاہ و منزل باقی ہی ملکہ زیادہ جونی جانی ہی اور اصلا اخلاق  
 پر سے خلاصی نہیں پائی نہیں محسن دین اور محسن سرفرازی کے علم و استہ سے کہ میں

علم و محودوں اور بکڑوں کے  
 میں ہر محسن نہ دیا اور طلب جاہ و منزل باقی ہی ملکہ زیادہ جونی جانی ہی اور اصلا اخلاق

علم و محودوں اور بکڑوں کے

پر چند عمل میں کچھ تنصیحات باعث تدارک کر کے تعصبات کے اور ملاست کرنے نفس کے اور محاسبہ اور حاکم  
 کرنے کے نفس پر ہیں اور عالم با تعصبات ہی جاہل عیروسے آگے توفیق دینے والا اللہ تعالیٰ ہی بزرگوار نے  
 کیا ہی کہ جس عالم کو حرص تعلیم و قدریس کی زیادہ ہو تو خالی مظہر آفت نفس اور حاصل کرنے جاہ سے اور ارادہ  
 مقبول ہو جسے لوگوں کے نزدیک نہیں ہی اور خلاصی اس آفت سے نہایت مشکل ہی مگر جسکو اللہ چاہے  
**ف** یہ جو کہما کہ جس عالم کو الخ یعنی گمان اس میں ان باتوں کا ہو سکتا ہی نہ یہ کہ یقین ہوا نکالے شخص کو نیت  
 حلالہ ہوئی ہی پس کوئی یہ نہ سمجھے کہ جسکو حرص زیادہ درں قدریس کی ہو تو خواہ مخواہ انہیں باتوں کے لیے  
 کرتا رہے بلکہ انہماک و احتمال بالنیات ہی اور اکثر بزرگ امین بہت حریف ہیں اور حدیث شریف میں  
 اسکی حرص کی تعریف آئی ہی **رَضَا اللہ وَاَنَا کَمُ** اور غرض حضرت شیخ کی یہی کہ مذکر کو خالص کرے  
 ان اغراض سے اور یہ مراد نہیں ہی کہ حرص زیادہ اسکی کرے واعداء علم بالصواب اور مظاہرہ کرنا شائع  
 گناہوں کا اور سلف کی تواریح کا اور صاحب فقر کی معذبی اس میں فیض نیت کے خالص کرنے میں اور  
 جب تک ہو سکے سہی کرے سچ خلاف کرنے خواہش نفس کے کہ طریق اسکے خواہ کر نیکی ہی اور مدار  
 کار غیبات اور توفیق حق پر ہی اور جملہ فوائد مخالطت سے بدی ہی کہ وہ سب نفع اور انتفاع کی ہی نفع تو  
 یہی کہ خلق کو اپنے مال و بدن سے نفع پہنچا دے اور انکی حاجتوں پر روا کرے کہ اس میں ایسا ثواب و نیکو  
 عمل ہے اگر شمار میں نہیں آسکتا اور جسکو میر ہو کہ باوجود صحبت کے قائم رہے جدو و شرع پر اور رعایت حقوق  
 مسلمان کی کر سکے تو صحبت اسکے حق میں بہتر عزت سے ہی اگر مشغولی اوکے عزت میں منحصر ہو چہ عباد  
 مانع اور اعمال بدنیہ کے اور اگر کوئی ہو ایسا کہ عالم دل کی طرف اوستے راہ پائی ہو اور طریق خود کو نکلا  
 اور یہ کافات حق اور صفات اسکی میں اسکے ماتہ لگا تو اسکے حق میں عزت افضل ہی اور انتفاع یعنی  
 نفع لینا ساتھ کب اور مسامحہ کے ہی اور جو کوئی محتاج ہی اسباب معاش کا اور حاصل کرنے قوت کا  
 تو اسکو ضرور پڑ پائی ترک کو ناعزت کا پس اگر ممکن ہو اسکو کسب کرنا ساتھ رعایت حدود و شرع کے  
 حلت و حرمت میں اور ساتھ رعایت حقوق صحبت کے تو کسب کرنا اسکے حق میں بہتر ہی اور  
 اگر ممکن ہو کسب کرنا بغیر ارتکاب ممنوعات کے تو عزت اسکے لیے واجب ہی اگر قناعت و توکل  
 ہو سکے والا حکم ضرورت کے کسب کرے اور زیادہ حاجت سے نکرے اور اگر کوئی شخص ایسا ہو  
 کہ اپنے کسب سے فقر پر تصدق کرنا ہی تو کسب کرنا اسکے حق میں بہتر عزت سے ہو گا اگر مشغول کا  
 منہ ہو اعمال ظاہرہ میں اس لیے کہ عبادت متعدی افضل ہی لازمی سے لیکن اگر صاحب دل و ذہن صاحب  
 علم و مہر و معرفت سے ہو تو عزت افضل ہی اس لیے کہ مشغول ہو نا ساتھ علم آخرت کے اور توجہ

ہونا معرفت حق کی طرف اور جتنا اس راہ پر فضل عبادات میں پس ترک کرنا اسبیل خلاصہ و محنت کے  
 ہر بندہ متعصب فائدہ اور ثواب کو ہر جائز نہیں اور جو فوائد مخالفت سے یہی کہ وہ سبب توبہ  
 اور توبہ کے ہی اور مراد توبہ سے مجاہدہ نفس کا ہی ساتھ صبر کر کے ایذا خلق پر اور ساتھ تحمل کر کے  
 اور کئے اخلاق پر اسبیل کہ اس میں کسر نفسی اور مارنا شہوات نفس کا ہی اور مصاحبت اس جس سے  
 افضل ہی عزت سے اس شخص کے حق میں کہ آراستہ تنین میں اخلاق اسکے اور مطیع نہیں ہیں ساتھ  
 حدود و شرع کے شہوات اسکی مانند نکاح کے اوکے حق میں اور یہ فائدہ مطلوب ہی بیچ اوائل ارادت کے  
 اور بعد حاصل ہونے ریاضت نفس کے اوکے عزت اور شغول ہونا ساتھ حق کے ہی اسبیل کہ مقصود ریاضت  
 سے عین ریاضت نہیں ہی بلکہ مقصود اسکی تاملیت نفس کا ہی واسطہ چلنی راہ آخرت کے جیسی کہ مقصود  
 گنہگار کی بیاضت سے اور لنگر ڈالنے سے اوکے پاؤں میں سوار ہونا اور سپر ہی اور قابل ہونا اور سکا  
 جلنے منز لوں کے لیے اور اگر کسی کو بے تحلف و محبت اہل فطرت کے حسن خلاق اور صفائی خصلت کے جان  
 تو اسکو احتیاج محبت کی نہیں ہی واسطہ حاصل کرنے اس فائدہ کے اور توبہ سے مراد و ڈانٹنا اور  
 منع کرنا خلق کا ہی گناہوں کے کرنے سے اور ارشاد و ہدایت کرنا اور نگاہ ساتھ حسن اخلاق اور حدود و شرع کے  
 اور یہ صفت بیچ حق مسلم علم ظاہر کے اور مرشد طریقہ سلوک کے ہی اسی پر حال حلیم علم ظاہر کا اول معلوم چکا  
 اور جسکی خیالات دنیا کے اور جب جادہ علم کے حق میں تحمل ہیں ایسی ہی خرایان و سواس کی اور آفتیں  
 ریا کی مرشد کے حق میں ہی ممکن ہیں اسبیل کہ بہت خلوات ایسے ہیں کہ اخراج خانقاہ کا اور اجتماع میر و کا  
 واسطے مقبول ہوئے تہذیب خلق کے کوئے میں اور یہ سبب نقصان دنیا اور آخرت کا ہی پس اگر طالب ہونے  
 صدق طلب اور اپنے میں صدق نیت پاوے تو مشہور ہونا ارشاد و ہدایت میں بہتری اور نہ عزت حق کی  
 تلاش یا تفضل مرزا حاصل یہ کہ صدق نیت ہر چیز میں متبری والہ الموفق اور جو فوائد مخالفت سے یہی کہ  
 سبب انتہا سے غیر کے اور انت حاصل کر نیکی اپنے لیے ہی و لیکن چاہیے کہ نہ وہاں مقصود حفظ  
 اور حاصل کرنا منافع دنیا کہ وہ منافع واسطہ اصلاح دین و آخرت کے نمون اور کبھی ہوتا ہی کہ مراد انت اور  
 مخالفت باعث ارتکاب حرام کی ہوتی ہی اور چاہیے ہوں کہ غرض اصلی اس سے راحت چھاننا مال کا  
 اور خوش کرنا خاطر کا ہو عبادت میں کہ ہمیشہ کرنا ریاضت کا اور تکلیف دینا نفس کا ساتھ ریاضت ہر وقت کے  
 منوجہ حش و نفرت کا ہی اور عادات ڈالنی اسکی بطریق نرمی و مدارات کے بہت تحمل گنتی ہی بیچ  
 فشا ط اور مشوق طاعت کے جیسے کہ بیچ فوائد نکاح کے مذکور ہو ایس صاحب عزت کو ضروری ایک بار  
 مقرر کرنا کہ تمام زمین ایک دو ساعت اتنے باتیں و باتیں کیا کرے لیکن ایسی بات نکلنی چاہیے کہ کھلت

اور جو فوائد مخالفت سے یہی کہ  
 سبب انتہا سے غیر کے اور انت حاصل کر نیکی اپنے لیے ہی و لیکن چاہیے کہ نہ وہاں مقصود حفظ  
 اور حاصل کرنا منافع دنیا کہ وہ منافع واسطہ اصلاح دین و آخرت کے نمون اور کبھی ہوتا ہی کہ مراد انت اور  
 مخالفت باعث ارتکاب حرام کی ہوتی ہی اور چاہیے ہوں کہ غرض اصلی اس سے راحت چھاننا مال کا  
 اور خوش کرنا خاطر کا ہو عبادت میں کہ ہمیشہ کرنا ریاضت کا اور تکلیف دینا نفس کا ساتھ ریاضت ہر وقت کے  
 منوجہ حش و نفرت کا ہی اور عادات ڈالنی اسکی بطریق نرمی و مدارات کے بہت تحمل گنتی ہی بیچ  
 فشا ط اور مشوق طاعت کے جیسے کہ بیچ فوائد نکاح کے مذکور ہو ایس صاحب عزت کو ضروری ایک بار  
 مقرر کرنا کہ تمام زمین ایک دو ساعت اتنے باتیں و باتیں کیا کرے لیکن ایسی بات نکلنی چاہیے کہ کھلت

تار و پود کی ایک ساعت میں پرباد و سبب چاہئے کہ کائنات میں اسکی بیچ امور دین کے اور  
 بیان کرنے والوں کے اور شکایت کرنی تفصیلات دہلی بیچ ثابت رہتا اور استقامت کے  
 ہوں اور اگر شغل ہو بعض ایسی مباح چیز و عین کہ وہ سبب نشا ط خاطر کے ہوں تو یہی روای  
 اور اس کا کہ اباب سول کہ طبیعت کے میں خوب جانتے ہیں اور سبب مدد کرنے والا اس طریق کا  
 یہی کہ اوقات کو تقسیم کر کے عبادتوں مختلفہ پر ایسے مثلاً ایک وقت قرآن شریف پڑھنے کے  
 لیے مقرر کرے اور ایک وقت نوافل کے لیے اور ایک وقت پڑھنے کے لیے اور ایک وقت  
 واسطے مطالعہ کرنے علوم دینیہ کے وغیرہ ایک اور ایک چیز پر نفس کو تکلیف نہ دے کہ طول ہو جائے  
 اور جملہ فوائد مخالطات سے یہی کہ وہ سبب پہنچے اور پہنچا جائے ثواب کے ہی پہنچا ثواب کو  
 ہونا ہی سبب جانہ جو شے جناروں پر اور سبب جائیکے عبادت و ریاض کے لیے اور جانے کے  
 اور حوتین اور مانند ان کے اور عمدہ چیزیں ثواب کی بہدین حاضر ہونا عیدین میں اور جمعہ میں اور  
 تمام نمازوں کی جماعتوں میں لازم ہیں اور انکار کرنا جائز نہیں بلکہ سبب بعض عذر و نہ کہ نقصان  
 لگنے میں اور پہنچانا ثواب کا یہی کہ لوگ کسی ملاقات کے لیے آویگے اور عصبیت و تعرت میں بعد  
 کرینگے اور نعمت و خوشی میں مبارکبادی دین کے اور اسکے سبب سے ثواب حاصل ہو گا انما اور اس طرح اگر یہ  
 شخص علما و مشائخ میں سے ہی اور لوگ اسکی زیارت سے برکت حاصل کرنے میں تو یہی وہ ذرا بڑے  
 اسکے سبب سے لیکن چاہئے کہ اس کو کہ حاصل ہو اس مخالطت میں تیرے ساتھ اور اس کے کہ صاحب  
 غرات میں جس جانب میں کہ ثواب غالب ہو اسکو اختیار کرے خواہ غلت ہو یا مخالطت مقبول ہی رہے  
 اسکلے بزرگوں سے مانند مالک وغیرہ رضی اللہ عنہم کے ترک کرنا قبول ثواب کا اور عبادت باری کا اور  
 حاضر ہونا جنار و کمالا کلام لازم کرنا انہوں نے گوشتہ کہ کا کہ باہر نہ نکلتے تھے مگر واسطے جو کہ اور زیارت  
 کرنے کے جو کہ اور بعض بزرگوں نے جو روایتا مشہور اور جار ہے تھے جکل و پیاڑ و نہیں تاساتہ  
 ترک کرنے حقوق ہمسایہ کے اور مانند اسکے تکلف نہوں اور یہ طریق بڑی سلامتی کا ہی اور جملہ  
 فوائد مخالطت سے یہی کہ وہ سبب تواضع کی ہی اور تواضع افضل مقامات و راجح صفات سے ہی  
 اور یہ لوگوں میں تہاتین کو کہ حاصل ہی نبی اسرائیل کے قصونین آیا ہی کہ ایک جگہ نے تین سو ساٹھ  
 کھانہ چمکتے میں تصنیف کی تھیں اور ایسا گمان کرتا تھا کہ جگہ بسبب اسکے مرتبہ عظیم بارگاہ کہ مرتبہ  
 حاصل ہو ہو ہوسوف کے پیغمبر کو وحی آئی کہ اسے کہو کہ ہم تمام حق بت و غوغا خیر اور گاہ خداوندی  
 کو حقیقت نہیں کہتا پس غلت اختیار کی ہمارے حکم نے اور زمین کے بیچ ایک محو و بنا







اس مرتبہ میں اگر کمال معرفت حق کو اسپر نہ کو لین لیکن سبب نجات آخرت اور نعيم جنت کا بیکار کرے  
 کسی غرض کے اغراض بناوی سے موت نہو حدیث میں آیا ہی کہ جو کوئی ساتھ عمل آخرت کے دنیا طلب کرے  
 نہ دنیا پاوے نہ دین اور مرتبہ برتر عارفان اور واصلوں کا ہی اور تحقیق اس مرتبہ کا بغیر حصول دوزخ و مرتبہ  
 و شورا ہی اور دعوی اسکا اسکا ہی یہی بیان فوائد غزلت اور آفات اسکی اور جب یہ معلوم ہوا تو  
 ہوا کہ ترجیح ایک کی دونوں میں سے یعنی ترجیح غزلت کی صحبت پر یا صحبت کی غزلت پر خطابی بلکہ یہ مختلف  
 ساتھ اختلاف اشخاص و احوال کے اور مدار اور حاصل ہونے فوائد و آفات کے ہی اگر فوائد غزلت پر بھی  
 تو اسکو اختیار کرے اور اگر صحبت میں پاوے تو اسکو عمل میں ملاوے پس حق یہی کہ طریقہ اعتدال کا ملحوظ  
 رکھے اور اپنی تسنیں ایک جانب میں تنہا نہ چھوڑے کہ اعتدال سب چیز و زمین تسنیں ہی اور دونوں میں  
 احوال و تصرف کی مذموم فصل تفسیری ہی آداب غزلت کے جاسیے کہ بیت غزلت سے اول دفع کرنا  
 اخلاق بد اسے کا ہو بعد انہوں طلب سلامتی کی تشریف دین سے بعد از ان خدا صی آفات تفسیر سے کہ قصہ ہو  
 ادا کرنے حقوق سلامت و زمین بعد از ان تنہا واسطہ عبادت مولی کے اور قصہ و اصل یہی اور جاسیے  
 کہ غزلت میں مواظبت کرے علم و لکھل برا و مشغول رہے ذکر و فکر میں تاثر غزلت سے بہرہ ور ہو اسلیے  
 کہ غزلت فی نفسہ تعظیم و بیکاری ہی اور یہ مردے اور سوتے میں حاصل ہی اور مقصود اوست عبادت ہی  
 اور جاسیے کہ لوگوں کو عادات کر نیسے اور حاضر ہونے سے سامنے اسے منع کرے کہ بیانات فوت  
 کہ بیوانی غرض غزلت کی ہی اور جاسیے کہ لوگوں کی خبریں نہ بوجھے اور ادبیات شریک اور زمین عوام کی  
 نہ سمجھے کہ مینہ تمام ختم خطرات اور وسوسوں کی ہیں اور ہمیشہ کہ تخم زمین سے درخت اگاتا ہی اور شاخ و برگ کا لہلہ  
 اسبطح چٹنا خروں کا اور جگہ دینا انکا دل میں تخم و وسوسوں اور خطر و کان کا ہی اور تھوڑے ہڈی پر زنا  
 کرے کہ حریص آدمی کو غزلت میں سر نہیں ہوتا اور طلب کرنا فراخی رزق کا مضطر کہ تا ہی طرف مخالفت  
 خلق کے اور ہمسایوں کے ایدہ پر صبر کرے اور اکل آواز پر کان نہ کرے کہ نینے نینے گشتا بکھڑکھڑا  
 کرتے ہوں یا برا کہتے ہوں اور بد باعث عداوت ہو اور غزلت کی تعویض پر خوش ہوا اور اگر بکین  
 غزلت کو توڑ کر مخالفت چنگین ہوا اور راہ آخرت پر مستقیم رہے اور اوقات کا ساتھ تقاسم نہ کرے  
 تقسیم کرے اور جاسیے کہ اہل موافق یا ہم نشین صالح پیدا کرے کہ ایک ساعت اسکے ساتھ جہاد  
 استراحت اور دفع ممال کرے اور مدار کار غزلت کا تمام اوپر انقطاع دنیا اور چیزوں دنیا کے ہی  
 اور دنیا کو ہمیشہ مد نظر رکھے اور آرزو سے دراز نکلی گزرت کرے تو امید لکھ کی نہ کرے اور دنیا  
 کرے تو نظارات کا کرے کہ صبر کا ایک دور نہ کی سختی پر آسان ہی اور اگر میں یا میں برس جو کوڑا

دوسرے قوسبر شکل ہوگا اور ہمیشہ معظمت کا رہے جیسے کہ مسافر راہ میں ہر جگہ کہ قیام کرے لیکن  
 ہمیشہ نظر اسکی سفر پر رہتی ہی اور بقا اور دوام آخرت کو ہمیشہ منظور نظر رکھے اور یقین جانے  
 کہ جو کوئی چاہے راہ طلب خدا کے ہو گا ہمیشہ کو زندہ رہیگا کہ یہ آیت قرآن سے ثابت ہے اور اگر فریق  
 حق فریق ہو تو سب آسان ہی درہ سب شکل ہی و موقوفی الابواب چھپا چھ آداب سفر کے اسلیب  
 دو خلیں ہیں **فصل پہلی** بیچ نیت سفر کا اور فائدوں اور سیکے اول جان کہ سفر دو ہیں ایک نو سفر ظاہر  
 کہ عبارت ہی جوڑنے وطن کے سے اور پہرے سے ہمارے شکل میں اور دوسرا سفر باطن کہ عبارت ہی  
 منزل کے سے پستی زمین طبع سے طرف ملکوت آسمانوں قلب کے سبب تذبذب خلاق و تذبذب فکر کے  
 اور بان اس سفر کا راہ حلقہ والوں عالم دل سے ہو جانا سبب اور سفر ظاہر اگر وسیلہ سفر کا ہو تو معنی  
 والایحیی میں حیدر علی الشیخ الشاہن اشعۃ بالشیخ الشاہن اور مقصود یہاں بیان کرنا آداب  
 سفر کا ہی ایسے طریقہ پر کہ وسیلہ سفر باطن کا ہو جان کہ سفر ایک نوع حرکت کی کہ صادر ہو یا بی اختیار  
 و فعل اختیار ہی بغیر کسی باعث اور غرض کے نہیں ہوتا اور باعث سفر یا طلب کرنا ایک چیز کا ہی یا نہ  
 کسی چیز سے اور طلب کی گئی چیز یا دینی ہی یا مائد مال و جاہ کے اور یا پانی ہی اور دینی علم ہی یا عمل اور  
 علم یا جو کوئی علم ہی علم دینی میں سے یا علم ہی اخلاق و صفات یا کلبط ہی تجربہ کے اور یا علمی نشاۃ  
 قدرت الہی کا اور عجائب اس کے کا رہن میں مانند سفر ذی القرنین کے اور عمل یا عبادت ہی اور یا زیارت  
 عبادت یا تہجد اور عسہ اور جہاد کے اور زیارت یا تو مقصود او سے کوئی مکان ہی مانند کہ  
 اور مدینہ اور بیت المقدس اور مانند ان کے کے اور یا زیارت مقصود اولیا اور علماء کی ہی خواہ  
 زندہ ہوں یا مردہ اور جس سے کہ بہا محتاج ہی یا تو وہ ایسا امر ہی کہ ضرر اسکا متعلق ساتھ  
 بدن کے ہی خواہ عام ہو مانند وبا و قحط کے اور یا خاص ہو مانند خوف کے لہذا حاسدوں  
 اور دشمنوں کے سے اور یا ایسا امر ہی کہ ضرر اسکا دین میں ہی مانند قید جاہ و مال کے  
 کہ سبب اعراض کی مولیٰ سے ہے اور باز رکھنے والی تنہائی سے واسطے عبادت اور سکی کے  
 اور مانند دعوت کے کہ دامن بدعت ہو پس حاصل اقسام سفر کے چار ہوئے اول تو سفر  
 واسطے طلب علم کے اور یہ سفر یا تو واجب ہی یا نقل بحسب علم مطلوب کے کہ اگر علم واجب ہی تو  
 سفر ہی واجب ہی اور اگر علم نقل ہی تو سفر ہی نقل ہی اور علم یا تو علم ہی امور دینیہ اور احکام  
 شریعہ کا اور یا علم ہی اخلاق اور صفات برے یا اچھے کا یا علم ثانیوں قدرت  
 الہی کا کہ زمین میں ہیں حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی گھر سے باہر آوے طلب علم کے لیے تو وہ راہ

حذائین جو بیگ کہہ کرے اور یہی فرمایا ہی کہ جو کوئی عید راہ واسطی علم کے آسان کر چکا تھا  
 اس کے لیے راہ ہشت کی اور فرمایا آخرت صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہؑ کو لیا رضی اللہ عنہا اور اگلے علم  
 جہم المدافین بعد واسطی نے ایک حدیث کے قطع کرنے سے جاہل بن گیا عبداللہ بن مسعود  
 صحابیوں اور کے مدینہ سے مھر کو گئی واسطی نے ایک حدیث کے عبداللہ بن اُمیس کی زبان سے  
 ہر چند کہ انکو اپنے وہ حدیث بواسطی کی سچی ہی اور اسطیج اکثر علماء نے واسطی علم کے سفر  
 اختیار کیے ہیں اور محققین اور ثمالی بن رحمت کے یہ اللہ و سب پر اور علم اخلاق اور صفات نفس ہی ضرورت  
 دین سے ہی اسلئے کہ چنا راہ آخرت کا بغیر اچھا کرنے صفوں کے اور درست کرنے اخلاق کے شکلی  
 کہ آدمی بد اخلاق کو صفائی باطن کی ممکن نہیں اور تجربہ اخلاق کا اور صفات نفس کا اکثر فرسین مسرتنا ہی  
 اسلئے کہ نفس و طین ہیں انت پڑے ہوتا ہی ساتھ اون چیزوں کے کہ موافق طبیعت اسکے ہیں  
 قلم و عادت کی چیزوں سے پس ظاہر نہیں ہوتی ہیں خباثتین باطن اسلئے کہ اور سفر جو جگہ محنت اور  
 شدت اور نہ ہونے الفت عبادت کی چیزوں کی ہی ظاہر ہونا خباثتوں اور عیون اسکا اکثر ہوتا ہی پس  
 تدبیر و علاج اسکا ممکن ہی اسلئے کہ جب علت ظاہر ہو تو علاج اسکا ممکن ہی لیکن جب علت ظاہر نہیں ہوتی  
 تو دفع کرنا اسکا شکل ہوتا ہی اور تحقیق اسکے چچ فوائد خلیات کے مذکور ہوئی اور سفر ہی غماظت ہی تہ  
 زیادتی شقوت اور ضرور کے اور علم شایون قدرت الہی کا زمین میں ہی سبب حاصل ہونے بصیرت  
 و یقین کا ہی اسلئے کہ کوئی چیز موجودات سے نہیں ہی کہ دلالت نہ کرے اور بحال صعبت اور  
 قدرت اور علم خالق کے اور اس بات کو صاحبان دل کہ کان انکی جان کے کھلے ہیں اور اپنے  
 سمجھا زبان حال کا کر سکتے ہیں خوب جانتے ہیں اور بعد حاصل ہونے اس مرتبہ کے  
 رہنا وطن کا اور سفر پر ہیں اور کھولنا اور بند کرنا انکے کا یکساں ہی اور وہ ہمیشہ سفر ہی میں ہیں  
 اور کیفیت اس سفر کی راہ چلنے والے آخرت ہی کے جانتے ہیں اور دوسرا  
 سفر واسطی عبادت کے ہی کہ حج ہی اور جہاد اور زیارت انبیاء اور اولیاء اور علم کی  
 چیزوں کی ہی اسی قبیلہ سے ہی اور جسے کہ حالت حیات میں ساتھ دیکھنے کے  
 برکت حاصل کریں بعد اسکے مرتبہ اسکے زیارت سے برکت و ہونہیں جب  
 تفاوت درجات انکے کے اور زیارت زندوں کی بستر ہی زیارت مردوں کی  
 سے کہ بیان حاصل ہونا فائدہ کا زیادہ ہی اور نظر کرنی عمل اور صلہ کے  
 شہر عبادت ہی اور مسلمان بہائیوں کی ملاقات کرنے کی فضیلت وہ

چ آداب بارانہ کے مذکور ہو چکی ہی اور سچ زیارت کرنے بیت المقدس کے فضائل بت میں اور  
 ثواب بشمار آیا ہی کہ حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت ربیع لغزت سے  
 درخواست کی کہ جو کوئی اس مسجد میں یعنی بیت المقدس میں آوے تو منتظر لطف الہی کا ہو اور گناہوں سے  
 پاک ہو جس کے مان کے بیٹ سے بدابو ابی اور ختم عالی او سکی دعا کو قبول کرے اور قیسمہ اسفندی  
 واسطے پہانے کے اس چیز سے کہ تشویش ڈالے دین میں اور یہ پیغمبر کی سنت سے ہی اور حلالہ آن  
 چیزوں سے کہ واجب ہی بہانہ اور نئے قید حکومت اور مال اور جاہ اور کثرت علاقہ اور سبب کی ہی  
 کہ یہ سبب چیزیں تشویش پیدا کر نوال خاطر کی اور سبب تفرقہ دل کی ہیں اور تمام و کمال دین کا بغیر  
 فارغ ہونے دل کے علاقہ سے مشکل ہی اگرچہ قطع ہونا علاقہ ضروریہ کا اور حاجات الہی کا ممکن  
 نہیں ہی لیکن تخفیف اور کم کرنا انکا ممکن ہی اور مشغول ہونا ساتھ دین و طاعت کے بقدر سبب ہر کے  
 ہی جو کوئی کہ سبب زیادہ ہی راہ دین میں تیز و زیادہ ہی اور جبکہ بعد ریاضتوں کے اور تہذیب اخلاق  
 فراغ دل حاصل اسطر حکما ہو کہ کوئی چیز مانع ملاحظہ حق اور مشاہدہ اسکے سے نہ تو ہونا اسباب و متاع کا  
 موجب تشویش دل کا نہ ہو کہ لیکن حاصل ہونا اس مرتبہ کا مخصوص ساتھ انبیا اور اولیاء کے ہی اور انہیں  
 اور عوام میں سنت تفاوت ہی اور مثال تفاوت قوت دل کی سچ اثباتے شو اغل کے مانند تفاوت  
 قوت بدن کے ہی سچ اثباتے ہو جنوں ہمارے کے یعنی جیسے ضعیف الجسم کم بوجہ اوشانابی اور  
 قوی الجسم زیادہ اسطر ح دوں ہمت شوڑے شغلون کے متعل نہیں ہوتے اگر لگاتے ہیں اور حالت  
 بست سے شغلون کے متعل ہوتے ہیں اور گہرا لے نہیں اور ان کے حضور مع اللہ میں فرق نہیں لگتا اور جس کے  
 کثرت اور حادث ڈالنی سچ زیادہ کرنے قوت ظاہری کے سفید ہی اسطر ح مجاہدہ اور ریاضت  
 سچ پیدا کرنے قوت باطنی کے دخل تمام رکشی ہی اور اختیار کرنا سفر کا واسطے پہانے کے آفات و فتنوں  
 حادثات ملت سے ہی سفیان ثوری رحۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ہر ایسا زمانہ ہی کہ ہر روز ایک شہر سے  
 دوسرے شہر کو جاوے اور جہاں کہ مشہور ہے چاہے کہ وہاں سے انتقال کرے اور اگر اس میں خواص حلیہ  
 علیہ ایک شہر میں زیادہ چالیس روز سے نہ رہتے اور چوتھا سفر پہنچنے کے لیے ہی اور سفر  
 کہ مضر ہی بدن میں مانند دبا اور اس کے اور یا مضر ہی مال میں مانند گرگانی غلہ کے اور سفر کرنا واسطے  
 کرانے غلہ کے جائز ہی واسطے خلجی اور فارغ ہونیکے عبادت کے لیے سفیان ثوری رحۃ اللہ علیہ نے  
 دیکھا کہ مسک ساتھ میں ٹھکی ہوئی اور تھیل لالچ کی پیٹھ پر لیے ہوئے چلے جانے میں ہر چاکہ کسان جاتی ہو  
 اسی ابا عبد اللہ کہ کہ سنابھی ہے کہ فلا نے کانوین غلہ ازان ہی جاتا ہو نہیں کہ وہاں رہوں کہ لگایا



اور نفع اہل حق کو کا جسے نبی چون دیکھا ہوا دے اور خرچ راہ حلال طیب بہرہ بجاوے اور خرچ  
 راہ استعدا ساندے لے کہ رفیقوں پر ہی فراخ ہوا اور چاہیے کہ سفر میں خوش خلق رہے اور اخلاق نیک  
 ظاہر کرے کہ نہایت تجربہ آدمی کے خلق کا سفر ہی میں ہوتا ہی اور جو کہ سفر میں نہایت قدم محبت میں اور  
 قابل صحبت کے ہی وطن میں ہی ہو سکے گا بہت آدمی ایسے ہوتے ہیں کہ وطن میں راضی خوش ہوں میں  
 ولیکن سفر میں سخت تر شل و کسف جگہ مصیبتوں اور حادثوں کی ہی اور کمال اس میں نہایت شہوار ہوتا ہی اور  
 اسی سبب سے کہا ہی علمائے کہ تین آدمیوں سے سخت کلام کرنا نہ چاہیے روزہ دار سے اور  
 بیمار سے اور مسافر سے اور تمام حسن خلق مسافر کا اس میں ہی کہ عائد لیکر نے والے کے احسان کرے  
 اور رفیق کا مددگار رہے جس چیز سے کہ ممکن ہو خواہ سوار ہیے ہو خواہ کمانے سے خواہ اور چیز سے  
 اور کسی ساتھ خوش طبعی کے ہی خاطر انکی خوش کرنا رہے لیکن بے مداخلت بخش و گنجائش کے کہ خوش طبع  
 ہی سبب نفع و شست خاطر کی اور موجب رفع غم کی ہی اور جہل آداب سفر سے یہی کہ اول رفیق پیدا کر  
 نہانا نکلے سفر کے لیے کہ سفر تناسل کی ہی اور اسی سبب سے کہ ہی علمائے اگر رفیق فی حق الطریق  
 کلن چاہیے کہ رفیق اسکا ایسا شخص ہو کہ مدد کرے اسکے دین میں اگر دین کی بات کوئی بہول جاوے  
 تو یلود لاوے لوسکو اور اگر یاد ہو مدد کرے اسکی نہ آدمی اور دین دوست اپنے کے ہی یعنی اگر  
 رفیق دین دار ہو گا تو یہی اوسکی صحبت میں دین دار ہو گا اور پچان دوست کی ہی کہ مدد کرے دین  
 اور حدیث میں منع آیا ہی نہ سفر کرنے سے اور کتر جماعت سفر کی تین آدمی میں لیکن اگر چار ہوں نہ ہوتا  
 حدیث میں آیا ہی کہ خیر لکھ صاحب اگر لکھ نور و جہ اسکی یہی کہ اگر تین آدمی ہونگے تو دو آدمی اگر  
 کسی کام کو جاوینگے چہ کمانا و اناسیے کو تو ایک آدمی تنہا رہیگا اور دیکر ہو گا کہ سفر جگہ و شست و  
 محنت کی ہی اور اگر ایک جاوے گا کام کو تو وہ دیکر ہو گا کہ قضا حاجات اور معاملہ شہر بیکانہ میں غریب کو  
 مشکل ہی پس چار کا ہونا بہتری کہ دو کام کو جاوے گے تو دو آپس میں باتیں و اتین کرتے رہیں گے  
 اور زیادہ چار سے نہیں چاہیں یہ زیادہ میں حاجت سے اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جو کہ زیادہ حاجت  
 ہوتا ہی رفاقت میں تاہم اسکے حلال کہ بہت کم ہوتا ہی اور چاہیے کہ جماعت میں ایک شخص کو امیر کرین  
 کہ میر رفیع کر تباہی سے شہینہ یعنی دو ہونے کو کہ آیا ہی التسلل لکھ فی الوحده و اللفاف سے  
 انہ تین یعنی جب ایک امیر ہو تو کو یادہ ایسا ہی کہ کوئی اسکے راسے میں برائے شریک نہیں اور  
 یہی ہی کہ حلقین لوگوں کی یہی اختیار کرنے نہ لوں گے اور معین کرنے راہوں کے اور امور سفر کے  
 مختلف ہوں میں پس اگر حاکم ایک نہ ہو گا تو باعث مزاج کا ہو گا اور انتظام امور میں فساد اور غلطی ہو گا

سبب  
 سفر  
 چار

سبب  
 سفر  
 چار

اور ہونا ایک حکم کا رخ کرنا ہی نفع و فساد کو اور چاہے کہ ایسا کرین کہ بہت خوش خلق اور بہت  
 بہیمان ہو اور غافل و بختہ کار ہو اور شیوہ احسان و ایثار کا رکھتا ہو اور نظر اسکی منحصر اور مصوب نفع کے ہو  
 عبدالمعز دوزی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں جبرہ ہوا ابو جلع کے سفر میں اوسے سے کہا کہ اے عبد اللہ  
 تو میری بگایا میں کہا میں تم سے کہتا ہوں کہ تم نے کما حقہ حکم کی اور فرمان برداری امر میں کی لازم تھا  
 میرے کہنا کہ یونہی کرو گا پس ہمیشہ اوستا اسباب کا اور تمام حد میں ابو علی کرتے تھے اور بھوکے  
 خدمت میں مشغول نہ ہونے دیتے تھے ایک شب رہنے لگا تمام شب میرے سر پر جا دیئے تھے یہی کہ  
 کہاتے تھے اللہ اللہ کہہ دو خدمت بھی ہی کر کے دو کہنا کہ اطاعت میری لازم گنا اور بھوکا رہنا  
 جانا پس نشان ہوا میں کہ کا شکار میں جلتا میں اور حلا آداب سفر سے یہی کہ رخصت کو شہر کا بھوکو  
 اور گھر کے لوگوں کو اور دوست کو اور وقت رخصت کے آپس میں ایک دوسرے کے لئے دعا  
 کرین اور غم فرم کر کے فی حفظہ اللہ و کفہ و زودک التفرغ و عقرک و عشا  
 الخیر حیث تو خفت اور سارے کو کہے استغفر اللہ و استغفر اللہ و استغفر اللہ و استغفر اللہ  
 اور چاہے کہ اہل مال کو اور سرچہ کو کہ گستاخی ہی سپرد خدا تعالیٰ کے کرے اور دعا کرے علی العموم  
 کرے خاص کر بعضوں کے لئے کہ اسبابی کہ امیر المؤمنین غرضی اللہ عنہ لوگوں کو مال بائیں دے تھے  
 کہ ناگمان ایک شخص آیا کہ اس کے ساتھ ایک بیٹا نہایت مشابہ ساتھ اس کے امیر المؤمنین عمر بن ابی بکر  
 کون ہی اور تجھے کیا قرابت کہتا ہی کہ میں نے کسی کو جس کے ساتھ ایسا مشابہت کہا ہی اسے کہا کہ اسے  
 امیر المؤمنین یہی مشابہت ہی بھوکا ارادہ ایک سفر کا پیش آیا تھا اور اس نے کہی ہاں محل سے تھی دے کہا  
 کہ تو جانا ہی اور بھوکا اس حال میں چھوڑنا ہی میرے کہنا کہ جو کہہ کر تیرے پیٹ میں ہی اسکو  
 خدا ہی نفع لے کہ تیرے درکار ہوں میں پس یہ کہہ کر چلا گیا میں جب سفر سے پہر کر آیا میں  
 تو اسکی ہاں مرگئی تھی ایک روز بیٹا تھا میں اور لوگوں سے بابتیں کر رہا تھا کہ ناگمان اب اسکی  
 گور پر ایک آگ میں سے روشنی دیکھی میرے لوگوں نے شے میرے کہنا کہ یہی کیا ہی لوگوں نے  
 کہا کہ یہ گور ہی تیری بیوی کی ہر شب ایسی ہی روشنی دیکھتے ہیں ہم کہنا میرے کہ وہ ہم  
 وہ صائم الدبر اور قائم اللیل فی یعنی یہ روشنی اس کے سب سے ہی ہر ایک  
 گور پر کئی ہم دیکھ کر وہ روشنی ایک چراغ کی ہی کہ اسکی گور پر روشنی  
 اور یہ بیٹا نہایت باذن ہمارے ہے ایک مائت غیبی نے آواز دی  
 کہ یہ امانت تیرے ہے کہ سپرد خدا کے گئی نفع تو نے اگر اس کے

عبدالمعز دوزی رحمہ اللہ

عبدالمعز دوزی رحمہ اللہ

عبدالمعز دوزی رحمہ اللہ









وہم سے اور مداوت کی انکے پڑنے کی بہترین انکے سب حیاتین اور زیادہ قرین انکے سے تو میر  
میان تک کہ پتا ہوں میں سفر اپنے سے نقل کی یہاں بوجھ لے اور ترن پر اوڑھ کر ہے لیکن حکمت  
اللہ الشاھات من شہر ملاحظی کہ اس شہر فیصلہ تائی ہی نقل بن بسیار صحابی سے روایت ہی  
کہ جسے یہ دعا پری معین ہوتے ہیں اور پیر شہر نزار فرشتے کہ دعا بخشش کی کرتے ہیں اس لیے  
اور اگر مرنا ہی تو شہید مرنا ہی یہ روایت ملاحظی قاری نے حصن حصین کی شرح میں نقل کی ہی اور  
صحیح مسلم میں روایت ہی کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر  
عرض کیا کہ آج کی رات ایک بچہ کے کاٹنے سے کیا ایذا دہانی آئے فرمایا اکاھ ہو اگر  
کبتا تو جو وقت کہ شام کرتا اَعُوْذُ بِكَ نَا تِ اللہ الشاھات من شہر ملاحظی تو ضرر نہ پہنچا تا جگہ اور  
جو کوئی منزل پر اوڑھ کر یہ پڑے تو نہ سین ضرر کرتی او سکو کوئی چیز تک کو چ کر  
یہ روایت مشکوٰۃ میں ہی اور ابن نجار نے اپنی تاریخ میں روایت کی ہی حضرت  
علیؑ سے کہ وہ نقل کرتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نہ مایا آپ نے  
کہ جو کوئی ارادہ کرے سفر کا پس پڑے دو نواز و اسے گھر کے دروازے اور  
پڑے گیارہ بار قل ہو اللہ احد ہوتا ہی اللہ تعالیٰ نگہبان اسکا یہاں تک کہ  
پہرے یہ روایت تفسیر در المنثور میں ہی اور اور بہت دعائیں تفصیل سے کتاب حصن  
غیرہ میں منقول ہیں جو چاہے سو پڑے اور جملہ آداب سفر سے یہ ہی کہ روز و شب  
محافظت اور احتیاط سے رہے دشمن تہا نہ چلے اور قافلہ سے الگ نہو شاید  
کہ کوئی گھات میں ہو یا ہمارے سے رہ جاوے اور رات میں جاگتا رہے اور  
بجبر نہ سووے آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اول شب سفر میں  
سوئے تو بازو اپنا نیچے سر مبارک کے بجھاتے اور آخر شب میں سوئے  
تو بازو کھڑا کر کے سر بہتیلی پر رکھ کر سوئے تھے کہ اب تے بہت غفلت نہیں ہوتی  
سوئے میں اور جلدی جاگ اٹھتا ہی اور رخصت یہ ہی کہ رات کو نوبت  
بہ نوبت جاگتے رہیں اور جب کوئی دشمن یا درندہ رات میں یا دین قصد  
ایذا کا کرے تو آتے اگر کسی اور قل ہو اللہ احد اور قل عوذ برب الفلق اور قل حمزہ  
رب الناس پڑے اور پناہ ساتھ خدا کے ڈھونڈے اور توکل او سپر کرے اور  
مداوت سے چاہے اور جملہ آداب سفر سے یہ ہی کہ اگر سوار ہو تو سواری پر چڑھ کرے اور کسی غلط سے بچو

بوجہ نہ کئے اور منہ پر نہ فاری کہ ہر جائدار کے منہ پر مارنا منع ہی اور سواری پر سودی نہیں کرتا  
 نہ بوجہ منہ کی حالت میں بوجہ بہت ہو جاتا ہی بد نکال پس سودی نہیں اور اگر تھوڑی سی دیر اور تو لیکر  
 سواری پر سے تو زمین بہت مہربانی اور رحم ہی اس پر اور بعض اگلے بزرگ وقت کرایہ کے شرط کر لیتے  
 کہ سواری پر سے اور تھیکے نہیں اور اسکے مقابلہ میں کرایہ زیادہ دیتے تھے اور بعد ازاں اور تھیکے  
 کہ اس میں احسان ہی جانور پر ہی اور کرایہ کو دینے والے پر ہی اپنی شرط کی تھی کہ اور تھیکے نہیں اور  
 اسکے محض میں کرایہ ہی زیادہ دیا اور باوجود اسکے جو اور تھیکے رحم کر کہ جانور پر تو احسان جانور پر ہی  
 اور اس کی مالک پر ہی اور جو کوئی جانور پر زیادتی کرے گا روز قیامت کے اسے بوجھا دیا گا اور چھلکا  
 کہ ٹھکانی سے کرایہ میں قصہ جگہ انکے کہ آسانی اور چشم پوشی کرنی مسامحت میں فصائل اعمال  
 سے ہی اور چاہیے کہ زیادہ اس چیز سے کہ شرط کی ہی نہ لادے جانور اگر چہ فقہانے نشتی قلیل میں  
 تو سہولت کی ہی یعنی اجازت دی ہی ولیکن طریقہ اہل درج کا یہ نہیں ہی اس لیے کہ احتیاطی میں ہی اس لیے  
 کہ جرات کرنی تھوڑی سی زیادتی پر رفتہ رفتہ بہت سی زیادتی کی طرف کہیں لیجاتی ہی اور جو کوئی محل  
 شبہ سے نہ پرہیز کرے حرام میں ہو جاتا ہی اور جملہ آداب سفر سے یہی کہ جن چیزوں کی حاجت بہت ہوتی ہی  
 مانند سواک اور نگہی اور مانند انکے ہمراہ رکھے حدیث میں آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسافرت  
 میں سرمد والی اور آئینہ اور سواک اور نگہی اور قراض اور قارورہ ہمراہ لیتے تھے اور سرمد لگانا نزدیک  
 سرینکے سنت ہی فرمایا ہی آنحضرت نے کہ لازم ہو کہ تم سرمد لگائو نہ نزدیک سو نیک اس لیے کہ وہ زیادہ کرنا  
 مینائی کو اور اگنا ہی بالونکو یعنی بلکون کو اور ہر گنہ میں تین تین مسلمان لگا دے اور ایک ایت میں آیا ہی  
 کہ دہنی انگہ میں تین مسلمان اور بائیں میں دو لگا دے اور صوفیہ نے چھ اکل اور رستی کو زیادہ کیا ہی  
 یعنی بہر ہی رکھے ہیں اور بعضوں نے کہا ہی کہ جس فقیر کے ساتھ چھ اکل اور رستی نہیں ہی دلیل ہی اس کے  
 نقصان میں اور رکنا اس کا واسطہ احتیاط طاعت ہائی کی اور دھوئے کپڑے کی ہی یعنی چھ اکل اس لیے ہی کہ پانے  
 محفوظ و پاک رہے اس میں اور رتی واسطہ خشک کرنے دھوئے ہوئے کپڑے اور واسطہ پانی  
 کہیں گے ہی اور متقدمین یعنی صحابہ اور تابعین نے اکتفا یہم رہے کیا ہی اور کپڑے زمین چٹنک  
 کرتے تھے اور یہ نہایت تجویز ہی پس چھ اکل اور رستی کہ بہی بدعت ہی ولیکن بدعت حسنی ہی اور  
 بدعت بری وہ ہی کہ تغیر کرے سنت قدیم کو اور جو چیز کہ مدد کرے سنتوں کی وہ مستحسن ہے اور احتیاط  
 طہارت ظاہری میں خوب ہی جب تک کہ نہ بہت قوت ہونے اس عمل کی کہ فضل ہی اچھی اور اگر

جگہ جگہ  
 جگہ جگہ

جگہ جگہ  
 جگہ جگہ

جگہ جگہ  
 جگہ جگہ

جگہ جگہ  
 جگہ جگہ

جگہ جگہ  
 جگہ جگہ

فوت ہوئے ایک ایسے امر کی ہو کہ افضل ہی اوتی تو خوب بخین ہی وہ احتیاط اس لیے کیا ہی علمائے عالم کو  
 نیاجا ہے کہ آپ بڑے دہوے اگر قدرت دہلائے گی رکنا ہو اس لیے کہ اس مدت میں مشغول علم میں نہیں ہو سکا  
 کہ افضل اعمال ہی اور بعضی کے واسطے وضو کے راہ دور دراز جانے میں تا جاری پانی پرستین حقیقت میں  
 عبت کرتے ہیں کیون اس زمانہ میں مشغول ذکر و فکر میں نہون کہ عمل دل کا ہی اور یہ مخالف عمل صحابہ اور  
 متقدمین کے ہی کہ انکو صاف کرنا دل کا ضرورت تھا مستہر کرنے بدن کیسے بیان تک کہ صحابہ بعض اوقات  
 بعد از نماز کے ہاتھ نہ دھوئے تھے اور بانو کے تلوے ہاتھ کو صاف کر لیتے تھے اس لیے کہ کمال  
 مستغرق ہوتی تھے اوقات انکی علی قلبی میں اور فرصت نہوتی تھے اسکی کہ قیہ ہون ہاتھ دھونے اور جملہ آداب  
 سفر سے کہ متعلق ساتھ حالت پہنیکے طرف مطن کے ہی یہی کہ جب قرسیا ہی منزل کے پہنچے تو پہلے  
 انیکے کسکو گھر میں پہنچے اور یکایک نہ جلا آجے کہ حدیث میں آوئے منع کیا ہی آن سرور صل اللہ علیہ  
 وسلم جب تشریف لائے سفر سے تو اول مسجد میں آئے اور دو رکعت ادا کرتے بعد ازاں گھر میں آئے  
 اور چاہے کہ واسطے گھر والوں کے احوال قریا اور دوستوں کے متحدہ لاوے سبب مقدمہ کے  
 کہ یہ سبب فرختہ دل و باعث زاید محبت کا ہی اور جملہ آداب سفر سے کہ متعلق ساتھ باطن کے ہی  
 یہی کہ بہت سفر میں کار آخرت کی ہوا اس چیز کی کہ مدد گاہ ہو کار آخرت میں اور لگے سفر سبب زیادتی  
 دین کا ہو تو نکرے اور جب رحمت اپنے دلی متغیر یاوے تو توقف کرے یا پھر آوے اور چاہے  
 کہ ہنر کے داخل ہو نیسے قصد دیکھنے بزرگوں او سکے کا ہو اور کوشش اٹھین کرنے کے ہر ایک سے  
 طلب فائدہ کی چیز کرے اگر چہ ایک ہی بات ہو اور قصد فائدہ کی چیز طلب کرنے سے نفع اوٹھانا ہو  
 اوئے نہ بیان کرنا و سکا اور قصد خوانی اور جو کچہ کہ سفر میں دیکھے عجائبات غائب و سکون ہی بیان کرے  
 اور یہ نہایت ریاضت ہی اور اگر بیان ہی کرے تو بقدر حاجت کے کرے اور کسی تقریب سے  
 کے اور کسی شہر میں زیادہ سات یا دس مہینے قیام کرے مگر یہ کہ جس شیخ کی زیارت کو گیا ہو وہ حکم  
 کرے زیادہ رہنے کا اور اگر کسی ملاپ دار سے ملے تو زیادہ قریب دوسرے او سکے مان نہ مجیرے  
 کہ یہ ہمدی ضیافت کی مگر کہ او سکے جدائی تیری ناگوار ہو اور ضرر ہو زیادہ رہنے کے لیے اور اگر قصد  
 کسی شیخ کی زیارت کا کرے تو زیادہ ایک روز و شب سے زہے بیسے اس لیے کہ بزرگوں کو تکلیف  
 دینی اچھی نہیں اور سفر میں عیش و عشرت میں مشغول نہون کہ اتنے برکت سفر کی جاتی رہتی ہی اور جس  
 شہر میں جاوے اول دانکے بزرگوں کو دیکھے ساتھ ترمیم فیصلت کے یعنی اول بہت بڑے  
 بزرگ سے ملے پھر اوسے کم درجہ والے سے پہلوئے کسی اور اگر بزرگ گھر میں ہو تو اوسے دروازہ کی

[illegible]

”جس کے“  
”اور ماننے“  
”اور حضور علیہ  
”سے عبادت“

اور مانند بونے  
مانند بونے  
مانند بونے

[illegible]

جوان تھمارے اور ترک کرو گے تم اپنے جہاد کو عرض کیا صحابہ نے کہ آیا یہ ہونا ہی یا رسول اللہ فرمایا  
 ٹان سو گندا اس خدا کی کہ ذات محمد کی بیچ بقصد قدرت اویس کے ہی قریب ہی کہ ایسی چیزیں واقع ہوگی کہ حق  
 اور بدتر اسے ہیں کہا صحابہ نے سخت تر اسے کیا ہوگا یا رسول اللہ فرمایا کیسا ہوگا حال تمہارا اور تو  
 کہ معروف کو نہ پہنچو کیسے اور نہ کو نہ بدو کہ صحابہ نے کہ یہ بھی ہونا ہی یا رسول اللہ فرمایا ٹان  
 زیادہ سخت ایک چیز واقع ہوگی کہا صحابہ نے کہ وہ کیا ہی یا رسول اللہ فرمایا جو حق کہ امر کرو گے تم  
 ساتھ منکر کے اور منع کرو گے معروف سے اخیر حدیث تک فرمایا یعنی یہ حدیث بڑی ہی ساری  
 حدیث بیان فرمائی اور یہی حدیث میں ہی کہ اوترقی ہی لعنت اس شخص پر کہ حاضر ہو ایسی جگہ کہ ظلم کی نہ ہو  
 لوگ اور وہ دفع کرے اس ظلم کو اور موافق اس حدیث کے گوشہ نشینی واجب ہوتی ہی اور عاجز ہونا  
 منع کرنے سے عذر نہیں ہوتا ہی اسلئے کہ اگر عاجز ہی تو چاہئے کہ اسے حاضر نہ ہو اور اسی جگہ سے اختیار  
 کیا ہی لہذا ہر مومن نے عزت کو جسے کیجے فائدہ ن غلت کے گداز اور ممنوع حاضر ہونا  
 بقصد ہی اور اگر حاجت ضروری ہو یا اتفاقاً اس کے سامنے گزرے تو معذور ہی اور سامنے  
 عجز اور قدرت کی ظاہر ہو گئے یعنی ضررہ یا اتفاقاً کیا اور یہ منع نہیں کر سکتا تو عاجز ہی اور اگر  
 قصد کیا تو یہ عاجز نہیں ہی بلکہ لایا قدرت رکنتا ہی اور اس صورت میں ماخوذ ہوگا پہل صورتیں  
 اور یہی حدیث میں آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ  
 آیا ہمارا موتا ہی وہ گاؤں کہ جہین مٹھا ہوتے ہیں فرمایا ٹان کہا صحابہ نے کہ کس سبب سے  
 فرمایا بسبب سہل جاتے اور سکوت کرنے انگلی گناہوں سے اور یہی حدیث میں آیا ہی  
 کہ حق تعالیٰ نے وحی سبھی ایک فرشتہ کو اپنی فرشتوں میں سے کہ فلا نے شہر کو اوستے  
 رہے والوں پر مارے اسے اونٹ دی کہا اوس فرشتہ نے کہ ای رب میرے اوس میں ایک بندہ  
 تیرے بند و میں سے کہ ہرگز تیرا گناہ نہیں کیا ہی حکم آیا کہ اس پر ہمارا کہ ہرگز منہ اور کا تیر  
 نہیں ہوای بسبب گناہ خلق کے اور یہی حدیث میں آیا ہی کہ حق تعالیٰ عذاب کی ایک ایک  
 گناہ والوں کو کہ اس میں ان ہزار آدمی ہو گئے کہ عمل باؤ کا باندہ عمل انیا کے ہوگا تبتیہ کہ  
 کرنے اور کیسے امر معروف اور نہی منکر کو اور حدیث میں آیا ہی کہ وہ لوگ کہ حکم کرتے ہیں اچھی  
 باتوں کا اور منع کرتے ہیں بُری باتوں سے اور محبت رکھتے ہیں بُد اور بعض رکھتے ہیں بُد  
 وہ ہشت کے بالا خانوں میں ہو گئے کہ وہ اوپر ہیں شہدار کے بالا خانوں سے اور ہر بالا خانہ کے  
 تین تین لاکھ دروازے ہو گئے بافت و زمرہ کے اور ہر ایک کا ان میں سے تین تین سو حورون سے

۱۲۵  
 جو ان تھمارے اور ترک کرو گے تم اپنے جہاد کو عرض کیا صحابہ نے کہ آیا یہ ہونا ہی یا رسول اللہ فرمایا  
 ٹان سو گندا اس خدا کی کہ ذات محمد کی بیچ بقصد قدرت اویس کے ہی قریب ہی کہ ایسی چیزیں واقع ہوگی کہ حق  
 اور بدتر اسے ہیں کہا صحابہ نے سخت تر اسے کیا ہوگا یا رسول اللہ فرمایا کیسا ہوگا حال تمہارا اور تو  
 کہ معروف کو نہ پہنچو کیسے اور نہ کو نہ بدو کہ صحابہ نے کہ یہ بھی ہونا ہی یا رسول اللہ فرمایا ٹان  
 زیادہ سخت ایک چیز واقع ہوگی کہا صحابہ نے کہ وہ کیا ہی یا رسول اللہ فرمایا جو حق کہ امر کرو گے تم  
 ساتھ منکر کے اور منع کرو گے معروف سے اخیر حدیث تک فرمایا یعنی یہ حدیث بڑی ہی ساری  
 حدیث بیان فرمائی اور یہی حدیث میں ہی کہ اوترقی ہی لعنت اس شخص پر کہ حاضر ہو ایسی جگہ کہ ظلم کی نہ ہو  
 لوگ اور وہ دفع کرے اس ظلم کو اور موافق اس حدیث کے گوشہ نشینی واجب ہوتی ہی اور عاجز ہونا  
 منع کرنے سے عذر نہیں ہوتا ہی اسلئے کہ اگر عاجز ہی تو چاہئے کہ اسے حاضر نہ ہو اور اسی جگہ سے اختیار  
 کیا ہی لہذا ہر مومن نے عزت کو جسے کیجے فائدہ ن غلت کے گداز اور ممنوع حاضر ہونا  
 بقصد ہی اور اگر حاجت ضروری ہو یا اتفاقاً اس کے سامنے گزرے تو معذور ہی اور سامنے  
 عجز اور قدرت کی ظاہر ہو گئے یعنی ضررہ یا اتفاقاً کیا اور یہ منع نہیں کر سکتا تو عاجز ہی اور اگر  
 قصد کیا تو یہ عاجز نہیں ہی بلکہ لایا قدرت رکنتا ہی اور اس صورت میں ماخوذ ہوگا پہل صورتیں  
 اور یہی حدیث میں آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ  
 آیا ہمارا موتا ہی وہ گاؤں کہ جہین مٹھا ہوتے ہیں فرمایا ٹان کہا صحابہ نے کہ کس سبب سے  
 فرمایا بسبب سہل جاتے اور سکوت کرنے انگلی گناہوں سے اور یہی حدیث میں آیا ہی  
 کہ حق تعالیٰ نے وحی سبھی ایک فرشتہ کو اپنی فرشتوں میں سے کہ فلا نے شہر کو اوستے  
 رہے والوں پر مارے اسے اونٹ دی کہا اوس فرشتہ نے کہ ای رب میرے اوس میں ایک بندہ  
 تیرے بند و میں سے کہ ہرگز تیرا گناہ نہیں کیا ہی حکم آیا کہ اس پر ہمارا کہ ہرگز منہ اور کا تیر  
 نہیں ہوای بسبب گناہ خلق کے اور یہی حدیث میں آیا ہی کہ حق تعالیٰ عذاب کی ایک ایک  
 گناہ والوں کو کہ اس میں ان ہزار آدمی ہو گئے کہ عمل باؤ کا باندہ عمل انیا کے ہوگا تبتیہ کہ  
 کرنے اور کیسے امر معروف اور نہی منکر کو اور حدیث میں آیا ہی کہ وہ لوگ کہ حکم کرتے ہیں اچھی  
 باتوں کا اور منع کرتے ہیں بُری باتوں سے اور محبت رکھتے ہیں بُد اور بعض رکھتے ہیں بُد  
 وہ ہشت کے بالا خانوں میں ہو گئے کہ وہ اوپر ہیں شہدار کے بالا خانوں سے اور ہر بالا خانہ کے  
 تین تین لاکھ دروازے ہو گئے بافت و زمرہ کے اور ہر ایک کا ان میں سے تین تین سو حورون سے

نکاح کیا جاوے گا جبکہ انکی طرف تکرار کیا دہ کیلک کہ یاد رکھنا ہی تو کہ فلا نے وقت میں حکم اچھی بات کا اور منع  
 بُری بات سے کیا تھا تو نے اور ہم چڑاؤ اسکی میں اور یہ بھی حدیث میں آیا ہی کہ افضل شہادۃ نفس ہی کہ حاکم نظام  
 حاکم کرے۔ اچھی بات کا پس مار اجاؤ سے اور میں منزل اور سکی بہت میں درمیان حضرت حمزہ اور حضرت خضر  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے موگی **ف** حضرت حمزہ چچا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت جبریل  
 حضرت علی رضی اللہ عنہما کے یہ دو نو صاحب شہید ہوئی میں اور بُری بزرگی رکھتے ہیں پس انکے ساتھ  
 ہو گا بہر شخص ہی اور اقوال صحابہ کے بھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی فضیلت میں مشہور ہیں  
 خدمتِ ایمان رضے سے پوچھا لو کون نے کہ درمیان زندوں کے مردہ کون ہی فرمایا وہ شخص ہی  
 کہ انکار نہ کرے گناہ کا ساتھ ساتھ اور زبان اور دل کے یعنی چاہیے یوں کہ گناہ کی چیز کو ماتہ سے  
 حلاؤ سے دور نہ ہو سکے تو زبان سے منع کرے اور یہ بھی نو تو دل سے فوراً جانے اور جسے کچھ بھی کیا  
 نہیں سے وہ بزرگ مردہ کے ہی اور یہ بھی حذیفہ نے فرمایا کہ نزدیک ہی کہ لو کون پر ایک زمانہ آدیا  
 کہ مردہ اگر گہی کا انکے آگے محبوب تر ہو گا اور اس سلمان سے کہ امر و نہی کرے اور حضرت امیر المؤمنین  
 عمر رضے سے منقول ہے کہ نہ انکار کرنا گناہ کا ساتھ دل کے سبب دوزخ ہو نا دل کا ہی اور آیا ہی کہ  
 نے ابو مسلم خولانی سے پوچھا کہ قدر اور مرتبہ تیرا تیری قوم میں کیسا ہی کہا اچھا ہی کہنا تو ریت غریب  
 کتنی ہی کہا ابو مسلم نے کہ کیا کتنی ہی کہا کتب نے کہ تو ریت یہ کتنی ہی کہ جو کوئی امر کرے ساتھ معروف  
 اور منع کرے منکر سے مرتبہ اسکا اور اسکی قوم میں خوار و بیقد رہتا ہی اور انکے آگے کہا ابو مسلم نے کہ سچ  
 کتنی ہی تو ریت اور جو کہ کتابی ابو مسلم **ف** حاصل کتب کے قول کا یہ بھی کہ تو ریت سے یہ بات  
 معلوم ہوتی ہی کہ امر معروف اور نہی منکر کرنے سے لوگ بغض رکھتے ہیں اور خوار و ذلیل جانتے ہیں پس تم  
 کہتے ہو کہ لوگ جھگو اچھا جانتے ہیں تو معلوم ہو کہ تم امر معروف اور نہی منکر نہ کرتے ہو گے پس ابو مسلم  
 اقرار کیا اپنے قصور کا کہ تو ریت سچ کتنی ہی میں قاصر ہوں امیں اور واقع میں میں اچھا نہیں اگرچہ لوگ  
 جھگی اچھا امیں اور حاصل یہ کہ امر معروف اور نہی منکر واجب ہی باوجود قدرت رکھنے کے اس پر اور  
 ادنیٰ درجہ اسکا یہ ہی کہ انکار کرے دل سے اور اگر ایک شخص قوم میں سے اسکو اختیار کرے تو اسے  
 ساقط ہو جاتا ہی **فصل دوسری** چ شرائط محبت کے ہیں امر معروف اور نہی منکر نہ کرنا کے  
 جملہ شرائط محبت کے سے یہ ہی کہ وہ مکلف ہو یعنی عاقل اور بالغ ہو پس احسان دیوانہ پر اور لڑکے پر  
 واجب نہیں دیوانہ تو طہار ہی کہ وہ صلاحیت اسکی نہیں رکھتا نہ لڑکا وہ بھی چونکہ مکلف احکام شرعیہ کا

اگرچہ  
 اگرچہ  
 اگرچہ



نہیں ہی اس پر ہی واجب نہیں لیکن جاننا ہی اس لیے کہ فعل کے ممکن ہونے کے لیے نری عقل و تہیز  
 کافی ہی پس اگر کے برابر ہی کو کہ نزدیک بالغ ہونے کے پچا ہو پچتا ہی کہ انکار منکر کا کرے اور شراب کو ط  
 اوندہ دے اور باجون کو اور کھیل کی چیز کو توڑو اسے اور کسی کو نہیں پچتا ہی کہ او کو منع کرے  
 اس لیے کہ وہ اہل ثواب و عبادت کا ہی اگرچہ اہل لایت نہیں ہی اور احتساب ایک قسم ہی عبادتوں میں  
 اور اس لیے غلاموں کے لیے اور عوام رعیت کے لیے ثابت ہی اگرچہ انہیں معنی ولایت کے نہیں ہیں  
 لیکن بڑا ایمان کافی ہی بیچ غرت مثل اس ولایت کے مانند قتل کرنے مشرک کو باطل کرنے اسباب  
 اور چین لینے ہتیاروں اور سکے اس لیے کہ لڑکا اور بالغ برابر ہیں اس میں اور منع کرنا فاسق سے بیچ حکم منع  
 کرنے کے لغز سے ہی اور جملہ شرائط عقبہ کے ہی ایمان ہی اس لیے کہ احتساب نصرت اور مدد کرن دین ہی اور  
 جو کہ شب و شب دین کا ہو اہل غرت اور مدد کرن دین کا کیونکہ چاہے کا فرائض احتساب سے نہیں ہوگا لیکن  
 فاسق کو پچتا ہی کہ امر معروف اور نہی منکر کرے اس لیے کہ یہ فی تصالیک عبادت خواہ آب بوجب  
 اس کے عمل کرے یا نہ کرے اور عمل کرنا اس پر ایک عبادت و دوسری ہی حدیث میں آیا ہی کہ صحابہ نے حضرت  
 خلیفہ علیہ السلام سے ہو چکا کہ یا رسول اللہ کیا ہم امر کرنا معروف و نہی منکر کے بیان تک کہ عمل کریں ہم  
 اوپر اور منع کریں ہم منکر سے جب تک کہ پر ہر یک میں ہم او سے فرمایا کہ امر کر دو ساتھ معروف کے اگرچہ  
 سب اچھی باتیں نکرو اور منع کرو یعنی بری باتوں نے اگرچہ سب پر ہر یک کر دو لیکن احتساب کتنی طرح بری  
 کسی ساتھ و عطف و نصیحت کے ہی اور کبھی ساتھ قدر و مارنے کے جیسے کہ آگے معلوم ہوگا اور فارق کو نہیں  
 پچتا ہی کہ عطف و نصیحت کو سے اور جگہ میں کہ فاسق اور کا معلوم ہو نہ اس سب سے اہرام ہی بلکہ اس سب سے  
 کہ یہ نفع نہیں رکھتا اور قاعدہ اس پر مرتب ہوگا و لیکن قدر و جرمانہ اوندہ دینے شراب کے اور لوڑ ڈالنے  
 کھیل کی چیزوں کے اور مانند اسکے واجب ہی اور بعضوں نے شرط کی ہی عدالت یعنی نیکو کا ہی احتساب  
 میں اور دلیل پڑتے ہیں ساتھ دلیلوں نقلی اور عقلی کے نقل تو یہ آیت اللہ تعالیٰ کی ہی اَلْاَمْسُ وَنَ الْاَنَاسِ  
 بِالْاَنَسِ وَنَ الْاَنَسِ بِالْاَنَسِ اور دلیل اہل بیہدایت ہی اَلْاَنَسِ بِالْاَنَسِ اور حدیث میں ہی کہ حضرت  
 علیؑ نے فرمایا کہ سراج کی رات گدھا میں ایک قوم پر کہ دبا ہے آگے ال کہ مقرر اذنوں سے  
 کاٹنے میں فرشتے کہ اسے کہ کوں ہوتی ہی جماعت مرد و عورت کہ ہم وہ جماعت میں کہ کو کو کو امر معروف  
 اور نہی منکر کرتے سے اور آب نہ کرتے سے اور یہی حدیث میں ہی کہ حق تعالیٰ نے وحی بھی حضرت جبریل  
 علیہ السلام کو کہ ای بیٹے مریم کے اول اپنے تین نصیحت کر جب آپ نصیحت قبول فرما  
 ہو دے تو بعد اسکے لوگو کو کہ و گرد نہ شرم رکھ جس اور جو اس لیل و لیلو نکاحی ہی سبب شرک کرنے

عبادتوں میں

عبادتوں میں

عمل کے نہ بسبب حکم کرنے کے اس لیے کہ پس حاصل یہی کہ جس کے لیے کہ کو کو حکم کرنا ہے کہ اگر آپ  
نکرو تو اور کو کو ہی نکلو اس لیے کہ شک نہیں ہی کہ اگر کرنا غیر کو دلائل کرتا ہی اور قوت علم کے  
اور مواخذہ عالم پر سخت تری اس لیے کہ علامت گمبھوں والے پر کہ کو میں کر کے زیادہ  
جوتی ہی نسبت اندھے کے اگر اس کے اختیار میں ہو رہی حدیث عیسیٰ علیہ السلام کی نہر  
میں منع ہی نصیحت کرنے غیر کے سے بغیر نصیحت قبول کرنے اپنے کے پس معلوم ہو کہ اگر یہ خوب  
نہیں ہی اور یہی ہی کہ او میں کہا کہ شرم رکھ اور اس سے لازم نہیں آتا کہ حرام ہو مگر مناسب خوب  
نہیں ہی اور اس میں شک نہیں کہ ترک کرنا عمل کا اور حکم کرنا سنا اس کے ہر چند کہ عبادت ہی لیکن  
چونکہ تضمن ترک کرنے ایک عبادت دوسری کا ہی خالی قباحت سے نہیں موجب عرف کے  
اور عقل لیوں میں سے ایک تو یہ دلیل ہی کہ ہدایت غیر کی شاخ ہی آپ ہدایت قبول کر لی اور  
اس طرح سید اور درست کرنا غیر کا شاخ ہی استقامت اور صلاحیت نفس اپنی اور جو کہ اچھا نہیں ہے  
وہ دوسرے کو کیونکر صالح کر سکا اور سید ہونا سایہ کا باوجود کچی لکڑی کے محال ہی یعنی بٹری لکڑی کا  
سایہ سید کا کیونکر ہو گا اور یہ دلیل وہ من قوت خیالیہ سے ہی نہ لیوں عقلیہ سے اور قیاس منقول کا  
سانہ مخصوص کے ہی اور مجدد لیوں عقلیہ سے یہی کہ اگر اگر کرنا غیر کا ساتھ ترک کرنے عمل کے جائز  
رکسین ہم ملاحظہ اسکے کہ وہ فی نفسہ ایک عبادت ہی اور عمل عبادت دوسری پس جائز ہو جس کے اگر کوئی  
سکے کہ میں وضو کرنا ہوں اور سو کرنا ہوں ہر چند کہ نماز پڑھوں اور روزہ نہ رکھوں اس لیے کہ وضو  
کرنا اور سو کرنا فی نفسہ ایک عبادت ہی اور نماز و روزہ عبادت دوسری حال ان کے یہ بات متنازع  
وہنا مقبول ہی اور یہ دلیل ہی فاسدی اس لیے کہ وضو اور سو کرنا ایسا ہی بغیر قصد نماز و روزہ کے عبادت  
نہیں ہی اور بغرض وضو سے نمازی اور سو کرنا سے روزہ پس بغیر اس کے مقبول نہیں ہی ہر اگر کرنا  
غیر کو مقصود اس سے عمل نفس اپنی کا نہیں ہی تا بغیر اسکے درست نہ ہو اور مجدد لیوں سے یہی کہ اگر  
ایک اور ایک عورت سے زنا ازراہ چہرے کے کرے اور عورت اپنے اعضا کو کھلا کر کے اور مرد اس  
حال میں اوپر احتساب کرے اور کہے کہ اپنے اعضا کو ڈانک لے کہ کوئی نہ ستر کا نام محمد کے  
انگے حرام ہی شک نہیں ہی کہ یہ احتساب محکم ہو گا اور جواب اس دلیل کا یہی کہ برائی اس احتساب کے  
اس حجت سے نہیں ہی کہ وہ منع کرنا ہی فعل حرام سے بلکہ یہ امر مذاتہ مستحسن ہے اس لیے کہ ڈانکنا  
ستر کا واجب ہی اور واجب بسبب انتخاب حرام دوسرے کے حرام نہیں ہوتا لیکن برائی اور فحاشی اسکی اس  
جست سے ہی کہ مرد و سنا اس حالت میں ترک ضروری چیز کا کیا اور مشغول ہو اس چیز میں کہ ضروری چیز

[illegible]

اور یہ موجب نفرت طبعیت اور انکار عقل کا ہی مانند نفرت شیعہ کے دوس کسی نے کہ جنت زنا کرے  
 لیکن کہانے غضب کے سے پرہیز کرے اور گواہی جھوٹی دے اور غیبت سے باز رہے پس نہیں ہے  
 ہم کہ پرہیز کرے۔ یہاں طعام غضب کے سے اور باز رہنا اسکا غیبت سے ناشروع ہی بلکہ کسی جن ترک  
 عذاب و مواخذہ اوس کسی پر کہ طعام حرام بھی کھاوے اور زنا بھی کرے زیادہ جوتابی اوس کسی  
 کہ ایک چیز کرے اور نہ دو چیز دینے سے ایسی ہی ثواب اوس کسی کا کہ دوسرے کو حکم کرنا ہی اور آپ ہی  
 عمل کرنا ہی زیادہ ہی اوس کیلئے ثواب سے کہ ایک ہی چیز کرے فقط اور حیلہ و دلیلون عقل سے  
 یہ بھی کہ اس تقدیر پر احتساب کا فر کا ہی سلمان پر جائز ہوا ہے کہ کتنا کا فر کا سلمان کو کہ زنا کرے  
 فی نفس حق ہی اور کرنا اسکا کفر کو منافق اسکے نہیں ہی حالانکہ گاہی عدالت کے احتساب کا فر کا سلمان  
 جائز نہیں اور جو اس دلیل کا یہی کہ نہ کرنا احتساب کا فر کا سلمان پر اس جہت سے نہیں ہی کہ کلام  
 اسکا فی حدود اتحق نہیں ہی بلکہ اس سے یہی کہ احتساب متعین ایک طرح کی حکومت اور فکر کو ہی اور  
 کا کو سلمان پر حکومت ہی نہیں و ما جعل اللہ لکفر من علی المؤمنین سبب و غیرہا  
 چونکہ سلمان ہی مستحق حکومت ہی فی الجملہ پس نہیں کہنے ہم کہ کا فر ما خود اور عذاب دیا جاوے گا  
 آخرت میں سبب کہنے اپنے کے سلمان کو کہ زنا کرے اس جہت سے کہ وہی ہی زنا سے  
 اور حیلہ شرائط احتساب سے یہی کہ قادر ہو متعین جنس باور احتساب کا دل سے ہی کہل سے برا مانا اسید کہ  
 جو خدا کو دوسرے کو گواہی اوسکی نافرمانی کو بالضرور بر اجانی گا اور اوستے نیچے اور مرتبہ نہیں ف یعنی اولی  
 درجہ اس میں یہی کہ دل سے تو برا جانے اور یہی نہ تو برا ہی نقصان ہی چاہی بلکہ رویت میں  
 آیا ہی کہ جو کوئی جہاد کرے بدو جنوں سے مہاتہ اندہ اپنے کے پس وہ مؤمن ہی اور جو کوئی  
 جہاد کرے اوستے مہاتہ زبان اپنی کے پس وہ مؤمن ہی اور جو کوئی جہاد کرے اوستے  
 مہاتہ دل اپنے کے پس وہ مؤمن ہی اور نہیں ہی سوا اسکے ایمان سے دانہ رائ کا یعنی  
 رائی کے دانہ برابر ہی وہ ایمان نہیں رکھتا استے یہ ٹکڑا ہی حدیث کا لکھنؤ و قریب  
 بیزار و اسکے جہاد خیر پر سید جمال الدین نے لکھا ہی کہ یہ اس لیے ہی کہ جس نے دلی ہی بڑا  
 نہ جانا تو وہ راہی جو خلافت شرع پر پس ہو گا یہ کفر اور نہ کرنا کھانا کا بسبب غیرت  
 محتسب کے ہی جیسے جسکو غیرت اور رعیت دین کی ہوگی وہی منع کرے گا اور فاسق و سب جہاد  
 کیا پر دلی اسکی اور جو نہ چارہ کہ قدرت نہ کہے منع کی اوسکو سوا اصر کے کچھ چارہ نہیں کیا کرے  
 سے روز و شب باخلق خدا عہدہ تو انکو دہلا جانا چاہیے کہ مراد عجزت ہی غیر ظاہری نہیں ہی

بلکہ خوف بچنے قدر کا بلکہ نفع دینا اور دینی کا بھی بچہ معنی عجز کے ہیں پس بیان کتنی ہی احتمال ہو سکے  
 اولیٰ یہ کہ جائے کہ بات میری نفع کر گی اور خوف کسی آفت کا بھی نہیں ہی پس اس صورت میں  
 تو احتساب واجب ہی اسیلے کہ یہاں بوری قدرت حاصل ہی اور دوسرے یہ کہ جائے کہ نفع نہیں  
 کر گی بات میری اور خوف ضرر کا بھی ہو پس صورت میں واجب نہیں ہی احتساب ہرگز بلکہ حرام تو باقی  
 بعضی جگہ دیکھنا چاہیے کہ اوس جگہ حاضر ہو مگر کہ حاجت ضروری رکھتا ہو یا ضروری لجاوین اور جلاوطن  
 ہو یا لازم نہیں ہی مگر یہ کہ جبر کرین گناہ پر اور مجال بہاگی کی ممکن ہو اور پیشتر یہ کہ نفع احتساب نہ کرے  
 لیکن خوف ضرر کا بھی ہو پس اس صورت میں بھی واجب نہیں ہے اسیلے کہ غرض احتساب سے دفع کرنا  
 گناہ کا ہی سودہ ہو یا نہ ہو لیکن اگر واسطہ امارت و شمار اسلام کے کرے تو مستحب ہی ہے جو یہ کہ نفع کرے  
 لیکن ضرر لاحق ہو جس جگہ شرب کا یا مازایہ کو توڑ ڈالے لیکن جانتا ہی کہ سربراہ توڑ ڈالنے کے پس حرام  
 اس صورت میں بھی واجب نہیں ہی لیکن حرام ہی نہیں ہی بلکہ کمال دین اور تقویٰ کا یہ بھی کہ مقتدر ضرر  
 خدا انتقال کی راہ میں اور مٹا دے اور حدیث میں مکرر بھی کہنے کی آگے بادشاہ ظالم کے فضیلت بت نفع  
 ہوئی ہی ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ بعض حکاموں سے ایک بات سنی میں چاہا میں  
 کہ انکار کروں میں اور جانتا تھا میں کہ چھک مار ڈال کا پس مارے جانا مانع نہ تھا اوسکی بغیثت کو دیکھ کر  
 یہ کہ نفس خیر اوس کہنے میں عجب پیدا کر دیا پس ڈرا میں کہ مباد ابغیر اخص کے مارا جاؤں لیکن  
 اگر کوئی ظالم ظوار یا تہ میرے لیے ہوئی مٹا ہوا اسکے ساتھ میں یا شراب کا ہو اور محتجب جانے کہ مجھ پر  
 اسنے کے قتل کر ڈالیا تو احتساب بیان کوئی وجہ نہیں رکھتا بلکہ حرام ہی یا یہ کہ منکر کرنا ایک کا کہ ہے  
 سب گناہ کرنے دوسرے شخص کا ہو گا تو یہاں بھی احتساب نہ کرے اسیلے کہ غرض احتساب سے منع  
 کرنا گناہ خاص نہ ہو ورنہ کا نہیں ہی بلکہ غرض باطل کرنا اصل گناہ کا ہی اور جب یہ حاصل ہو تو احتساب  
 نہ کرنا یا نہ ہو گا اور رعایت مکر فی مراتب منکرات کی لازم ہی کہ دیکھنے کہ جس منکر کو تغیر کرنا ہی مرتبہ  
 اسکا اس منکر سے کہ سب احتساب کے پیدا ہوتی ہی کہ یہاں بھی جسے جسکو کہ تغیر کرنا ہی اگر مرتبہ اسکا کم ہی  
 اوستے یا برابر ہی تو احتساب نہ کرے اور اگر زیادہ ہی وہ بہ نسبت اسکے تو کرے اور گمان اسباب میں  
 حکم یقین میں ہی پس اگر گمان غالب ہے پھر ضرر کا ہو تو حکم یقین میں ہی اور جب صورت منکر اور یقین  
 اختلاف ہی اور مرتبہ خوف میں سلامتی طبع اور اعتدال خلقت ہی یعنی بچہ مقدسہ امر معروف اور نہی  
 منکر کے خوف اسکا معتبر ہی کہ معتدل الزاج اور معتدل اخلاق ہو اسیلے کہ نزدیکی آدمی تو ہوتی ہی  
 جیسے قریب جاتی اور تہذیب اور شرافت پر برأت کر مٹا ہی پس مرتبہ شجاعت ہو کہ کہ مرتبہ قسط کا ہی

حرم  
 خبیثہ

پس مردنجام کو خوف ہو تو اسکا اعتبار ہی اور نہیں تو نہیں اور یہی متبرہی کشی کے سوار ہونے میں ایسے  
بعض تو نہایت گدربے میں کشی کے سوار ہونے سے اور بعضی کچھ ڈر نہیں رکھتے اگر تو مخالف ہی ہو تو کشی  
میں جائیے میں پس اس میں ہی اعتبار متوطو نکاہی کہ جو ہوا موافق میں نہیں مڑے پس اگرچہ اسلام کے جانی جز  
ایسے لوگ نہ ہیں ورنہ ڈوب جائے سے اور گمان غالب ہو اگر کو ڈوب جائیگا تو انکا اعتبار ہی اور یہ مذہب ہوگی  
نہ وہ لیکن بعضوں نے کہا ہی کہ جسے غالب ہو بڑی دل تو بتر نہیں ہی اسکو سوار ہونا کشی پر واسطے چھ سلام کے  
اور غماز اول ہی کی اسلئے کہ دفع ہونا بڑی دل کا ساتھ عادت ڈالنی اور تجربہ کے ممکن ہی واسطہ علم حاصل  
کیج ضرر اور کمزورہ کے کہ متوقع ہی پہنچا اسکا احتساب میں احوال مختلف ہی بعض کمزور بات سخت کردہ معلوم ہوا  
اور بعض کمزور ملانا اور کالی دنیا علیٰ ہذا القیاس امد چیزیں بنایا خلافت و ضرون اور عاداتوں کے اور تفاوت  
حال ہر ایک کے کیچ غرت حرمت کی اور تفصیل بیان کرنی اسکی شکل ہی و لیکن نہایت سہل یعنی قاعدہ کلیہ کا  
یہی کہ کہا ہی علمائے کمزورہ غیض مطلوب کی ہی یعنی ایک تو ایسی چیزیں ہیں کہ جسکی خواہش رکنا ہی آدمی  
اور انکے مقابلہ میں کمزورہ ہی کہ ہو کمزور اجاں تابی اور مطالب خلق کے دنیا میں چار چیزیں ہیں ایک علم اور  
وہ متعلق ہی ساتھ روح کے اور دوسرے صحت اور وہ متعلق ہی ساتھ بدن کے اور تیسرے ثروت  
اور وہ متعلق ہی ساتھ مال کے ہی اور چوتھے جاہ اور وہ متعلق ہی ساتھ لوگوں کے دلوں کے اور منی جاہ  
کے ہیں مالک ہونا لوگوں کے دلوں کا جیسے کہ سنی ثروت کے مالک ہونا اور ہوشیاری اور جیسے کہ مالک ہونا  
درہموں کا وسیلہ حاصل ہونے مطالب کا ہی ایسی ہی مالک ہونا دلون کا واسطہ ہی حاصل ہونے معاہدہ  
اور تحقیق جاہ کے سمون کے اور سبب میل طبیعت کا طرف اسکے ایک تفصیل رکنا ہی اور حاصل یہ کہ مطلوب  
دنیا و خالی ان چار چیزوں میں ہی اور طلب کرنا انکایا تو اپنے لیے ہی یا واسطہ اقربا اور دوستوں کے  
اور جب مطلوب یہ ہوئے تو کمزورہ ہونا انکا ہونا اور نہ ہونا انکا یا تو ساتھ جاتے رہنے انکے ہونا حاصل ہونے  
یا ساتھ ممکن ہونے حصول اور انتظار اسکی زمانہ آئندہ میں اور جائز نہیں ہی ترک کرنا احتساب اس قسم غیر  
میں کمزورہ حاجت اور ضرورت کے ترک کرنا جائز ہی ف حاصل حضرت شیخ کے کلام کا یہ کہ سبب علم  
تو یہ ہونی کہ کمزورہ یہی کہ وہ چیزیں حاصل ہیں اور جائتا ہی کہ اگر احتساب کرونگا تو وہ چیزیں جانی ہیں  
پس انص صوف میں ترک کرنا احتساب کا جائز ہی اور قسم اخیر یہ ہونی کہ وہ چیزیں ہیں نہیں لیکن ممکن  
اور متوقع ہی حاصل ہونا انکا اس صورتیں ترک کرنا احتساب کا وقت ضرورت کے جائز ہی بیان مختصر  
اسکا یہ کہ اگر نہ جائتا ہو ضروریات دین کو اور سو ایک تعلیم کرنا ایسے شہر میں کوئی اور نہ نہیں ہوا لیکن  
سبب علیٰ اور تالیج اوکے ہون اور ظن غالب سے معلوم اسکو ہو کہ اگر احتساب کرونگا تو راہ حاصل سنہ

مردنجام کو خوف ہو تو اسکا اعتبار ہی اور نہیں تو نہیں اور یہی متبرہی کشی کے سوار ہونے میں ایسے بعض تو نہایت گدربے میں کشی کے سوار ہونے سے اور بعضی کچھ ڈر نہیں رکھتے اگر تو مخالف ہی ہو تو کشی میں جائیے میں پس اس میں ہی اعتبار متوطو نکاہی کہ جو ہوا موافق میں نہیں مڑے پس اگرچہ اسلام کے جانی جز ایسے لوگ نہ ہیں ورنہ ڈوب جائے سے اور گمان غالب ہو اگر کو ڈوب جائیگا تو انکا اعتبار ہی اور یہ مذہب ہوگی نہ وہ لیکن بعضوں نے کہا ہی کہ جسے غالب ہو بڑی دل تو بتر نہیں ہی اسکو سوار ہونا کشی پر واسطے چھ سلام کے اور غماز اول ہی کی اسلئے کہ دفع ہونا بڑی دل کا ساتھ عادت ڈالنی اور تجربہ کے ممکن ہی واسطہ علم حاصل کیج ضرر اور کمزورہ کے کہ متوقع ہی پہنچا اسکا احتساب میں احوال مختلف ہی بعض کمزور بات سخت کردہ معلوم ہوا اور بعض کمزور ملانا اور کالی دنیا علیٰ ہذا القیاس امد چیزیں بنایا خلافت و ضرون اور عاداتوں کے اور تفاوت حال ہر ایک کے کیچ غرت حرمت کی اور تفصیل بیان کرنی اسکی شکل ہی و لیکن نہایت سہل یعنی قاعدہ کلیہ کا یہی کہ کہا ہی علمائے کمزورہ غیض مطلوب کی ہی یعنی ایک تو ایسی چیزیں ہیں کہ جسکی خواہش رکنا ہی آدمی اور انکے مقابلہ میں کمزورہ ہی کہ ہو کمزور اجاں تابی اور مطالب خلق کے دنیا میں چار چیزیں ہیں ایک علم اور وہ متعلق ہی ساتھ روح کے اور دوسرے صحت اور وہ متعلق ہی ساتھ بدن کے اور تیسرے ثروت اور وہ متعلق ہی ساتھ مال کے ہی اور چوتھے جاہ اور وہ متعلق ہی ساتھ لوگوں کے دلوں کے اور منی جاہ کے ہیں مالک ہونا لوگوں کے دلوں کا جیسے کہ سنی ثروت کے مالک ہونا اور ہوشیاری اور جیسے کہ مالک ہونا درہموں کا وسیلہ حاصل ہونے مطالب کا ہی ایسی ہی مالک ہونا دلون کا واسطہ ہی حاصل ہونے معاہدہ اور تحقیق جاہ کے سمون کے اور سبب میل طبیعت کا طرف اسکے ایک تفصیل رکنا ہی اور حاصل یہ کہ مطلوب دنیا و خالی ان چار چیزوں میں ہی اور طلب کرنا انکایا تو اپنے لیے ہی یا واسطہ اقربا اور دوستوں کے اور جب مطلوب یہ ہوئے تو کمزورہ ہونا انکا ہونا اور نہ ہونا انکا یا تو ساتھ جاتے رہنے انکے ہونا حاصل ہونے یا ساتھ ممکن ہونے حصول اور انتظار اسکی زمانہ آئندہ میں اور جائز نہیں ہی ترک کرنا احتساب اس قسم غیر میں کمزورہ حاجت اور ضرورت کے ترک کرنا جائز ہی ف حاصل حضرت شیخ کے کلام کا یہ کہ سبب علم تو یہ ہونی کہ کمزورہ یہی کہ وہ چیزیں حاصل ہیں اور جائتا ہی کہ اگر احتساب کرونگا تو وہ چیزیں جانی ہیں پس انص صوف میں ترک کرنا احتساب کا جائز ہی اور قسم اخیر یہ ہونی کہ وہ چیزیں ہیں نہیں لیکن ممکن اور متوقع ہی حاصل ہونا انکا اس صورتیں ترک کرنا احتساب کا وقت ضرورت کے جائز ہی بیان مختصر اسکا یہ کہ اگر نہ جائتا ہو ضروریات دین کو اور سو ایک تعلیم کرنا ایسے شہر میں کوئی اور نہ نہیں ہوا لیکن سبب علیٰ اور تالیج اوکے ہون اور ظن غالب سے معلوم اسکو ہو کہ اگر احتساب کرونگا تو راہ حاصل سنہ

علم کے بندہ جانیگی اگر اس صورت میں احتساب ترک کرے تو جائز ہی اور بغیر ضرورت کے جائز نہیں اور اگر بیمار ہو اور معالجہ میں انتظار صحت کا ہو اور جانتا ہی کہ اسکی تاخیر میں ضرر شدید ہوگا اور کوئی اطمینان ہوتا ہے ہی نہیں اگر اس صورت میں بری بات سے منع نہ کرے تو جائز ہی اور اگر ایک شخص ہو صاحبزادہ کسب اور سوال سے اور توکل میں یقین قوی ہو دے نہیں اور سوائے ایک شخص کے کوئی ہی نہیں کہ اسکو کچھ دیوے اور جانتا ہی کہ اگر احتساب اسکو روکا تو راہ رزق کی بندہ ہو جاوے گی اور مارے ہو کہ کے ہلاک ہو جاوے گا اور یا رزق حرام میں پڑوے گا تو اس میں ہی اگر بری بات سے منع نہ کرے تو جائز ہی اور اگر لوگ شر پر درپاں لگے لڑا کے ہوں اور اسکے دفع کرنے کی کوئی راہ ہو نہیں سوا اسکے کہ آگے سلطان یا حاکم کے جاہ رکھنا ہو اور حاکم ایسا ہو کہ شراب پیتا ہی اور حریر پہنتا ہی پس اپنے صورت و خیر اگر ممکن غالب کہ قریب یقین کے ہو حاصل ہو تو ایسا ترک کرنے احتساب کی اجازت ہو مگر جیسے کہ اپنی دکان مفتی ٹہراوے اور دو ضرورتیں سے ایک ضرورت کو دوسرے کے ساتھ زمین کرے اور ایک ضرورت ہی ان چیزوں کے منونے کا اور ایک ضرورت ہی ترک کرنے احتساب کا ان دونوں کو دے جو نسا غالب ہو اور سکی رعایت کرے اور مد نظر اسکو کہے اور دین کو بہانہ حاصل کرنے دنیا کا کر کے کہ حتمی کے کو نظریت پر ہی اگر جعفر کو گن کی ظاہر پر ہی اور اگر گن کو کرنا اسے سب سے پہلے کے ہو اسکو مدارات کہیں گے اور اگر سب نفس کے ہو اسکو مدارات کہیں گے واللہ انکوفی ونعوذ باللہ من شرک و افسوس و من سیدات انکالنا اور قسملی کہ اس میں فوت ہونا مطلق حاصل ہی اور سکوت احتساب سے اس میں جائز ہی بیچ غیر علم کے ہوگا اسلئے کہ سیکو قدرت نہیں ہی علم کے کہو دینے کی کسی سے بخلاف کہو دینے صحت اور ثروت اور جاہ کے کہ انکو کہو دے سکتیں ہیں اور یہی ایک سبب ہی سیون بزرگ علم کا اسلئے کہ باقی اور دایم ہی میں دنیا میں جیسا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرمایا **شعری فان المال یفنی من قریب و ان العلم ملک لا یفنی** اور فوت ہونا صحت کا سبب ضرب و کد دینے والے کے ہی اور فوت ہونا ثروت کا سبب لوٹ لینے کے بار کے اور چھین لینے کے بھی ہی اور اس صورت میں واجب نہیں ہی احتساب کیلئے اس سے خالی نہیں اور احتساب ان جگہوں میں نشانی کمال میں اور نہایت یقین کی ہی اور فوت ہونا جاہ کا سبب غلبہ کے ہی اگرچہ کد دینے والی ہو مگر سبب کمال دینے کے اور پسکد سے بگڑی اور مانند اسلئے ہی ہو پکتا ہی اور یہاں ہی سکوت کرنا جائز ہے اسلئے کہ محافظت کرنی مروت و تدبیر کی ہی حکم کی گئی ہی شرع میں لیکن نہ سے جاہ اور عہد ہی مرتبہ کی محافظت کرنی محض زائد اور نفسیت ہی مثلاً ایک شخص ہو کہ بزرگ لغیر موار ہو چکے کہو دے پر

وہی کہ اس صورت میں احتساب کی اجازت ہو

اور بغیر سب سے لباس تکلف کے بازار میں نہیں نکلا ہی اور احتساب میں خوف زیادہ پا کرنے اور پہنانے  
لباس غیر معمول کا ہو تو یہ عذر نہیں ہی پہنچ کر کرنے اور معروف اور غریب منکر کے کہ یہ فضولیان ہر  
اور اسے طرہ خوف غیبت اور امانت کے نیکار زبان سے ساتھ جاہل اور احمق کہنے کے اور نسبت  
کرنیکے ساتھ ریا اور نفاق کے عذر نہیں ہی ایسے کہ اگر ایسے امور کا اعتبار ہو تو اصل واجب نے  
احتساب ہی کی جاتی رہے اور خال ہونا احتساب کا ایسے امور سے ممکن نہیں ہی کہ اندھا سالے  
فرمانی و لا یحکم فیہ لکونہ کونہ اور اگر غیبت سے کرے اور جانتا ہی کہ وہ اور دن کی  
غیبت چھوڑے کہ نہیں اور اس کے ہی غیبت کرنیکے تو مع کرے اس لیے کہ ہمیں زیادہ بگھا ہوگا لیکن اگر جائے  
نہ اس کی ہی غیبت کریں گے اور لوگوں کی غیبت سے باز آؤ گئے تو مع کرے کہ ہمیں شبہہ اتار کا ہی  
بدنام بیان تباہی خوف کے نیکار ہی نفس کے مکروانات سے اور جہان کے خوف جو پہنچے مکروہ کا اپنے افواہ  
اور دوستوں کو ہمیں ہی اجازت ہی ترک کرنے احتساب کی بجگہ اول ہی اس لیے کہ حفاظت لوگوں کی  
پہنچے مکروہ کے سے مقوم ہی اپنے نفس کی حفاظت سے جانا جاسیے کہ بعضوں نے احتساب میں  
اذن امام کو بھی شرط گردانا ہی اور ہر کسی کے لیے عوام الناس میں سے ثابت نہیں رکھا ہی و لیکن صحیح  
یہ ہی کہ اذن امام کا شرط نہیں ہی ایمین اس لیے کہ آئین اور حدیث و دلائل کہستی بن علی العموم پر  
اور خاص کرنا ساتھ شرط اذن امام کے مکمل ہو ہی اور یہ بات اصل کچھ نہیں رکستی اور اگر کہیں کہ احتساب  
ایک قسم ہی حکومت کی اور اس لیے کہ اگر کوئین پہنچا کہ احتساب کرے مسلمانوں پر اس کا جواب یہ کہ ہمیں کے ہم  
کہ مقتدر حکومت ثابت ہی ہر ملک کے لیے مسیہ بین و معرفت کے اور احتساب معلوم کروانا دین کا اور سکھانا  
احکام شرعی کا ہی اور معلوم کروانا اور سکھانا دین و احکام شرعی کا کیونکر ہو تو خوف ہو اذن امام پر جو مجوز  
یہ ہی کہ احتساب کے لیے کئی مرتبے ہیں اول تعریف یعنی معلوم کروانا اور دوسرے دعا یعنی نصیحت  
کرنی اور تیسرے سب و تعذیب یعنی بڑا در سخت کرنا جس کے کہ ای جاہل ای احمق اور مانند ان کے کہ اور چوتھے  
سب کرنا زبردستی مانند نو زور دینے کیل کی چیز کے اور اونداد سے نہ ہر کے اور زمین کے لیے نہ ہر کے  
اور پانچویں ڈرانا اور تہدید کرنا ساتھ ضرب و عذاب کے اور چھ احتساب کے ہو تو وہی اور بڑا زان مانع کے یہ مرتبہ  
پانچوں ہی اس لیے کہ ہمیں احتیاج ہی مددگاروں کی اور نہ مارنے کی ہی پرتو و وعظ و خطا پرین کے ہو تو وہی مانع  
اذن امام کے کچھ نہیں نہیں کہتا اور جاہل کہتا اور احمق کہتا کلام حق ہی اور سب جگہ قبول ہی آی بار خدا پاکو  
کہ یہ مرتبے پنچم مرتبہ پانچویں کہ یعنی مثلاً اول نصیحت کرنا تھا اور انجام کو نہ تہدید کی بھی تو ہر زمین ہی حاشا  
اذن امام کی ہوگی واللہ اعلم اور حکامیتیں اگلے بزرگوں کی ہی جو احتساب مرا اور بادشاہ کے بہت ہیں

پس موقوف ہوا اسکا اونکے اذن پر نوگافصل میسری چ شراط اوس چیز کے کہ ہمیں مستطیل ہی  
جملہ شراط اوس کے سے یہی کہ وہ چیز نیک ہو اور مراد نیک سے ہی منہ کی گئی شمع میں حاصل ہر کہ نیک  
عام تری مصیبت سے اور احتساب مخصوص نہیں ہی ساتھ مصیبت کے پس جو کوئی دیکھے کہ اسکا دوا  
شراب پیتے تو اوس پر واجب ہی کہ شراب کو پیئیکدے اور اوسکو منہ کرے اور اسطرح اگر دیکھے  
کہ دوا نہ چار پایہ سے یا دوا نہ سے جماع کرتا ہی تو واجب ہی منہ کرنا اسکا حال اگر یہ چیزین مصیبت  
نہیں ہیں دوا نہ اور لڑکی کے حق میں اور یہ ہی ہی کہ احتساب نھر نہیں ہی کہ یہ دیکھا ہو نہیں بلکہ ضمیمہ میں  
جاری ہوتا ہی اور جملہ شراط اوس چیز کے سے یہی کہ وہ چیز جو جو فی الحال پس نہیں گناہ میں  
کہ گذر گیا احتساب نہیں ہی ہر ایک کے لیے عوام الناس میں سے بلکہ وہ موقوف ہی حاکم پر اور  
احتساب نہیں ہی اوس چیزین کہ احتمال رکھتی ہو واقع ہو چکا شاید کہ وہ واقع نہ ہو اور اسطرح اگر غلط ہے  
تو راستہ اور قریب سے معلوم کرے کہ بیان شراب ہی آویگی اگر دغظ و خیمت کرے تو جہاں  
یعنی واجب نہیں اور اگر مجلس کے لوگ نیک ہوں تو مصیبت ہی نیک سے نہ اس میں بدگمانی ہی اور اگر قریب  
نسایت ظاہر و قوی ہو بحسب حادث قدیمی کے مانند شیشے کے اور پر دوا نہ حمام غور تو نیکے تو جہاں  
کہ منہ کرے ہر چند کہ احتمال ہی کہ کسی اور غرض کے لیے بیٹھے ہوں لیکن احتمال ہی یہی کہ اوس کے اور  
اور لگا وٹ کر نیکے لیے بیٹھے ہیں اور شاید کہ یہ ساتھ تفاوت احوال اشخاص کے معلوم ہو یعنی شفا ایک  
شخص نہ ناکار و مان میٹا ہی تو قریب قوی برائی کا ہو گا اور اگر کوئی متقی میٹا ہو گا تو احتمال قوی اسکا ہو گا  
کہ کسی اور کام کے لیے میٹا ہو اور ایسا ہی حکم ہی ہو رہی اور جوان کا اور ظن غالب اس میں نہ تو قریب  
اور جملہ شراط اوس چیز کے سے یہی کہ نیک ظاہر ہو محتسب پر اور تجسس حرام ہی اور حکایتیں اس کے  
بزرگوں کے اس قدر میں بیچ حقوق مسلمانوں کے کہی گئیں اب کلام اس میں ہی کہ ظاہر ہو چکی اور  
پوشیدہ ہو چکی کیا حد ہی لکھا ہی ہلائے کہ جو کوئی اپنے گھر کے اندر گناہ کرے اور دوا نہ کہ لکھنا  
تور و انہیں ہی کہ اوس کے گھر کے اندر وہیں لکھ کر کے باہر نشانیاں بچا دے کہ ظاہر ہوں مانند آواز زہر  
اور آواز ستونے کہ وہ آواز ایسی ہو کہ لوگ کو بچہ کے سب نہیں تو اس صورت میں احتساب واجب ہی اور اگر  
ایکے ہوا کے پیچے سے ہو شراب کی آواز ہو اگر قریب سے معلوم کرے کہ ان شراونکی ہو ہی کہ خرید کر کہ لہجہ  
کہی گئی ہیں فصل لکھا و نڈا بکا نکرے اور اگر جائے کہ یہ ہو شراب کے پینے کے سب سے ہی اس میں  
اختلاف ہی اور ظاہر یہ ہی کہ جائز ہو احتساب میں اور کسی شخص کو دیکھے کہ شیشہ منہ کے نیچے یا اس کے پیچے  
چھپائی لیے جائی ہر چند کہ وہ فاسق ہو جائز نہیں کہ لکھا اسکا بیان تک کہ ظاہر ساتھ علامت کے

موقوف ہوا اسکا اونکے اذن پر نوگافصل میسری چ شراط اوس چیز کے کہ ہمیں مستطیل ہی جملہ شراط اوس کے سے یہی کہ وہ چیز نیک ہو اور مراد نیک سے ہی منہ کی گئی شمع میں حاصل ہر کہ نیک عام تری مصیبت سے اور احتساب مخصوص نہیں ہی ساتھ مصیبت کے پس جو کوئی دیکھے کہ اسکا دوا شراب پیتے تو اوس پر واجب ہی کہ شراب کو پیئیکدے اور اوسکو منہ کرے اور اسطرح اگر دیکھے کہ دوا نہ چار پایہ سے یا دوا نہ سے جماع کرتا ہی تو واجب ہی منہ کرنا اسکا حال اگر یہ چیزین مصیبت نہیں ہیں دوا نہ اور لڑکی کے حق میں اور یہ ہی ہی کہ احتساب نھر نہیں ہی کہ یہ دیکھا ہو نہیں بلکہ ضمیمہ میں جاری ہوتا ہی اور جملہ شراط اوس چیز کے سے یہی کہ وہ چیز جو جو فی الحال پس نہیں گناہ میں کہ گذر گیا احتساب نہیں ہی ہر ایک کے لیے عوام الناس میں سے بلکہ وہ موقوف ہی حاکم پر اور احتساب نہیں ہی اوس چیزین کہ احتمال رکھتی ہو واقع ہو چکا شاید کہ وہ واقع نہ ہو اور اسطرح اگر غلط ہے تو راستہ اور قریب سے معلوم کرے کہ بیان شراب ہی آویگی اگر دغظ و خیمت کرے تو جہاں یعنی واجب نہیں اور اگر مجلس کے لوگ نیک ہوں تو مصیبت ہی نیک سے نہ اس میں بدگمانی ہی اور اگر قریب نسایت ظاہر و قوی ہو بحسب حادث قدیمی کے مانند شیشے کے اور پر دوا نہ حمام غور تو نیکے تو جہاں کہ منہ کرے ہر چند کہ احتمال ہی کہ کسی اور غرض کے لیے بیٹھے ہوں لیکن احتمال ہی یہی کہ اوس کے اور اور لگا وٹ کر نیکے لیے بیٹھے ہیں اور شاید کہ یہ ساتھ تفاوت احوال اشخاص کے معلوم ہو یعنی شفا ایک شخص نہ ناکار و مان میٹا ہی تو قریب قوی برائی کا ہو گا اور اگر کوئی متقی میٹا ہو گا تو احتمال قوی اسکا ہو گا کہ کسی اور کام کے لیے میٹا ہو اور ایسا ہی حکم ہی ہو رہی اور جوان کا اور ظن غالب اس میں نہ تو قریب اور جملہ شراط اوس چیز کے سے یہی کہ نیک ظاہر ہو محتسب پر اور تجسس حرام ہی اور حکایتیں اس کے بزرگوں کے اس قدر میں بیچ حقوق مسلمانوں کے کہی گئیں اب کلام اس میں ہی کہ ظاہر ہو چکی اور پوشیدہ ہو چکی کیا حد ہی لکھا ہی ہلائے کہ جو کوئی اپنے گھر کے اندر گناہ کرے اور دوا نہ کہ لکھنا تور و انہیں ہی کہ اوس کے گھر کے اندر وہیں لکھ کر کے باہر نشانیاں بچا دے کہ ظاہر ہوں مانند آواز زہر اور آواز ستونے کہ وہ آواز ایسی ہو کہ لوگ کو بچہ کے سب نہیں تو اس صورت میں احتساب واجب ہی اور اگر ایکے ہوا کے پیچے سے ہو شراب کی آواز ہو اگر قریب سے معلوم کرے کہ ان شراونکی ہو ہی کہ خرید کر کہ لہجہ کہی گئی ہیں فصل لکھا و نڈا بکا نکرے اور اگر جائے کہ یہ ہو شراب کے پینے کے سب سے ہی اس میں اختلاف ہی اور ظاہر یہ ہی کہ جائز ہو احتساب میں اور کسی شخص کو دیکھے کہ شیشہ منہ کے نیچے یا اس کے پیچے چھپائی لیے جائی ہر چند کہ وہ فاسق ہو جائز نہیں کہ لکھا اسکا بیان تک کہ ظاہر ساتھ علامت کے





و عطف و نصیحت کے ہونا احتیاج نہیں ہی جنگ و جدل کی ہمت جو کاری برآید بلفظ و خوشی + چہ حاجت  
 بہتندی و گردن کشی + و درجہ اول اعتبار کا معرفت ہی یعنی جاننا سمجھنا کا اسلئے کہ اگر معلوم نہ ہوگا  
 تو نسخ کرنا اسکا کیونکر ہوگا لیکن چاہیے کہ معلوم کرنا اسکا ساتھ تجسس کے نہ کہ تجسس جرم ہی پس  
 نہیں چاہیے کہ لوگوں کی گھر کی دیوار پر کان رکھتے تا آواز یا جیکی سنے اور نہیں چاہیے کہ اس کے گھر پر  
 ہاتھ پھاڑے تا اس کا مشعل مزامیر کی معلوم کرے اور نہ اس کے ہمسایوں سے پوچھے اور اگر پہلے ہی بغیر تجسس کے دو گواہ  
 عادل یعنی نیک گواہی دین کہ فلانا اسے گھر میں شراب پی رہا ہی تو جائز ہی کہ اس کے گھر میں جاوے اور شیشہ  
 شراب کے نوڑ ڈالے اور اگر ایک گواہ عادل یا دو غلام گواہی دین تو اہمین اختلاف ہی اور مختار یہ ہی  
 کہ قبول کریں کہ متبر نصاب قبول شہادت کی ہی نہ قبول روایت کی اسلئے کہ ڈاکٹنا مسلمانوں کے عیوب بہ حال  
 اولی ہی کہتے ہیں کہ نقش حضرت لقمان کی چاب کا یہ تھا ستر ما کا ایک ت احسن من اذ کا کہتے ہیں  
 ما ظلمت یعنی چہا نا اس عیب کا کہ دیکھ تو بہتری اس کے افشا کرنے سے جبکہ کہ گناہ کی تو اور درجہ  
 دوسرا احتساب کا تعریف ہی یعنی معلوم کروانا اس کا اس کا عیب کہ جس اعتبار کرنا ہی اسلئے کہ ہوسکتا ہی کہ گناہ کی چہا  
 کی ہو بسبب جمل کے اور چاہیے کہ معلوم کروانے میں شیعہ علم و خلق کا ملحوظ رکھے کہ مقصود اسے بت  
 حاصل چٹا ہی اور سختی اور زجر میں ایذا ہی اور ایذا دینی مسلمان کو ہی جف عار ہی علی الخصوص حکایت  
 کی کہ کو طرف جمل حق کے خصوصاً امردین میں تو لیس ایذا یا تا ہی کہ زیادہ اوستے مقصود نہیں چاہنا چہ اسلئے  
 جن کو کون پر کہ غصہ غالب ہی مناظر و نہیں یعنی بحث علمی میں خصوصاً وقت طرم ہوئی کہ نہایت خصم میں  
 آجاتی ہیں اور یہ اسی سبب سے ہی کہ مفسوب ہونے سے طرف جمل کے ایذا یا پانے میں اور شرمندہ ہونے کا  
 اور یہ تمام ایذا یا تا ہی اس سبب سے ہی کہ جمل ایسا عیب ہی کہ دفع کرنا اسکی ہرانی کا ممکن ہی بسبب اچھا  
 طرح حاصل کرنے علم کے اور سرایت کرنا ہی بہت سے امور دینی اور دنیوی میں اختلاف عیب ظاہر کے  
 مانند مصروف اور مانند اسلئے کہ اختیار میں نہیں ہیں اور ضرر امنیں کتر ہی اور ایک وجہ وجوہ نہایت  
 علم کے سے یہی ہی کہ جس کی طرف نقصان علم کے نسبت کریں اگرچہ وہ چیز حقیر ہو مانند علم شلخ کے  
 مثلا ایذا یا تا ہی اور نہ بت کرنے سے طرف علم کے خوش ہونا ہی حاصل بد کہ آگاہ کرنا مسلمانوں کی غلط  
 کہ دین میں ہر لازم کر اور اسے کو او کی ایذا سے بگاہ رکھنا اور یہ علم انور دین میں ہی اور غیر اور دین  
 کسی سے بچہ بہت کہہ اور دیگر کیسی بات کو کہ اکثر لوگ اس قید کے کہ کچھ ہی علم سیکھیں اور  
 تیری ہی دشمن و مدعی ہوں آد جو کوئی کہ حکم کو ضیعت نہ گئے اوستے حکم کی بات نہ کہ کہ اس میں  
 انی عزنی علم کی ہی آبا ہی حدیث شریف میں کہ طلب کرنا علم کا فرض ہی ہر مسلمان مرد اور عورت پر

مفسر  
اور  
نہایت  
جس  
کے  
دور  
ہی  
دین

مفسر  
اور  
نہایت  
جس  
کے  
دور  
ہی  
دین

مفسر  
اور  
نہایت  
جس  
کے  
دور  
ہی  
دین

مفسر  
اور  
نہایت  
جس  
کے  
دور  
ہی  
دین

اور رکھنے والا علم کا نزدیک غیر اہل سیکھ کے مانند اس شخص کے ہی کہ جو اہل اور موقی اور سونا سونے کے  
مکھین ڈالے اسنے اور اگر غرور ملاحظہ کرے تو تو کم باویگا ایسے شخص کے کہ قابل نصیحت اور نصیحت  
اور آدمی قابل کی مین مانند چلی انگشت کے بن بہ نسبت تمام اعضا کے خداوند اہلکو ہمارے نصیحت  
شر سے اور گوگن کے شر سے محفوظ رکھ اور تو گوگو بھی ہمارے شر سے دور رکھ انک انک انک  
العقور الراجیم اور درجہ تبرا احتساب کا مین یعنی مع کرنا ہی ساتھ وعظ و نصیحت کے اور ڈرا کیے  
عذاب خدا سے اور یہ طریق جاری ہی پچ حق جاہل کے اور متجاہل کے یعنی جو کہ گناہ کو جانے اور  
پہلو سے چرات کرے مانند ظالم اور شر اہل اور غیبت کو اور زانی کے کہ سب قباحات امور کی جلتے ہیں  
اور بہر اوترا صرا کرتے مین اور طریق انک نصیحت کرنے اور ڈرا کیسا بہی کہ احادیث اور اقوال صحابہ کے  
کہ ان چیزوں کے حق مین وازد ہوئے مین ذکر کریں اور حکام مین اسکے بزرگوں کی اور عادات مین متوجہ  
بیان کریں تاکہ تاثیر کریں انہی لیکن اس طریق مین ہی چاہیے کہ شیوہ مہربانی و نرمی کا ملحوظ رہے اور  
گناہ کو کوئی نہ گناہ مین نہ پنے کے جائے کہ مسلمان سب ایک ہی مین لیکن جانا چاہیے کہ مہمان وعظ  
و ڈرانا ایک ہی وقت عظیم ہی کہ عالم وقت تعریف یعنی معلوم کرناے گناہ کے اور وعظ کرنا کیلئے اپنے  
نفس کو عزیز جانتا ہی سبب علم کے اور اپنے غیر کو ذلیل سبب جمل کے بلکہ کہ ایسا مین رزافا کرنا  
اپنے علم کا اور ذلیل کرنا غیر کا ہوتا ہی اور نہ جگہ لغزش کی ہی اسلئے کہ لغزش نیکیوں اور  
عباد تو مین اتنی ہی کہ ویسی گناہ مین مین داؤد و ظالی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ اولیاء مین سے  
لوگوں نے کہا کہ کیا کہتے ہو اس شخص کو کہ امرا اور بادشاہوں کے پاس جاوے اور  
اونکو امر مسرورف اور نہی منکر کرے فرمایا کہ ڈرتا ہوں مین کہ او سپر کوڑے بازی ہو کسا  
لوگوں نے کہ یہ قوی کرتی ہی اسکو امر و نہی پر مین جسکا ارادہ امر معروف اور نہی  
منکر کا ہوتا ہی وہ اوستے ڈرتا مین بلکہ اور مضبوط ہوتا ہی اوستین بظہر حصول ثواب کے  
کہ داؤد نے کہ ڈرتا ہوں تلوار سے یعنی اگر کوڑے بازی ہو کسا ہی خیالی مین نہ لایا  
تو ماہیاجا دیکھا تلوار سے کسا لوگوں نے کہ یہ بھی قوی کرتی ہی اوستو کسا کہ پس دیکھ  
جو شیدہ سے کہ عجب ہی امن مین نہیں ہو گا اور ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ نے  
کہا کہ ایک اسپر کو کچھ بڑا کام کرنے دیکھا مینے چاہا مینے کہ اسکو سن کر دن اور کان  
قتل کر دالے کہ تا لیکن مانع میرے حق مین خوف قتل کا نہ تھا بلکہ ڈر مین کہ مبادا نفس میرا  
محفوظ ہو اور یہ فضل خلاص سے خالی ہوا مین ان تقریروں اور حکایتوں سے یہ نہ جھڑ

کہ وعظ و نصیحت کرنی نہ چاہیے بلکہ مراد حضرت شیخ رحمہ اللہ کی یہی کہ امنیہ تمت خالص میدا کرے اس لیے  
 کہ اس کی بڑی انیسات آئی ہی چنانچہ حضرت شیخ نے یہی اوپر کیا کچھ اسکی تاکید و نصیحت بیان کی بلکہ اور بات  
 و احادیث صحیح و دلائل نقل ہیں اسکی جوابی اور کثرت ثواب پر اور درجہ پر تاہم برا کھنا اور سخت و سست کھنا  
 اور ترش بردی کرنی ہی اور یہ اُس صورتیں ہی کہ منع کرنی سے ساتھ مہربانی و نرمی کے عاجز آوے  
 اور وعظ و نصیحت فائدہ مند نہ ہوا اور دیکھئے کہ اصرار گناہوں پر اور استہزاء ساتھ نصیحت کے کرتا ہے  
 اور یہ طریق حضرت ابراہیم خلیل الرحمن علی نبینا و علی الصلوٰۃ کے قصہ سے سمجھا جاتا ہے کہ اونہوں نے  
 اول وعظ و نصیحت کی جب اُسی تاثیر کی تو فرمایا اِنَّكَ وَلِيَ الْاَعْبَادِ وَنَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ اَفَلَا  
 تَعْقِلُوْنَ اور مراد اُپر لکھنے سے محض کہنا امنیہ ہی یعنی زنا اور مقدمات زنا کے طرف نسبت نہ کرے  
 بلکہ چاہیے کہ کچھ اس طرح بُرائی کے کہ خالی ہج سے نہ مٹا کہ اسی فاسق اور ای جاہل اور ای احمق خدا  
 ڈر اور اپنے تین اپنے ہاتھ سے ہلاکت کروڑوں اسکے پیچھے چکے اور امنیہ سچ یوں ہوگا کہ جو کوئی  
 فاسق ہی احمق پسے ہی اگر احمق نہ ہوتا تو گناہ نہ کرتا اس لیے کہ امنیہ ترک کرنا شکر لغت آفرید کار کا ہی  
 کہ سب نعمتیں ظاہر و باطن کی ایک طرف سے ہیں اور گناہ سبب ہی عذاب آخرت کا کہ نہایت  
 سخت عذاب ہی کہ اسے زیادہ کوئی عذاب نہیں عیاذ اللہ منہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ فرمایا  
 انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عاقل و فہم ہی کہ مخالفت کرے اپنی نفس کی اور عمل کرے کہ کہہ  
 موت کے کام آوے اور احمق و فہم ہی کہ تابع ہو خواہش نفس کا اور چاہیے کہ قدر ضرورت سے  
 زیادہ بڑا نہ سکے بلکہ اگر جانے کہ بُرا کہنے سے باز نہیں آئیگا تو غصہ اور کراہیت سے زیادہ کچھ  
 اور نہ کرے اور درجہ پانچواں بگاڑنا منکر کا ہاتھ سے ہی مانند توڑ ڈالنے مزا میر و غیرہ کے اور  
 بونڈا دینے شراب کے اور اذاتار لینے پریشی کرے کیلئے بدن سے اور نکال دینے کے مگر غصہ  
 کے ہونے سے اور نکال دینے جیسی کے مسجد سے اور یہ طریق سچ جو گناہ زبان و دل کے  
 منظور ہوگا اور جو گناہ کہ متعلق زبان و دل کے ہوں اور نکال بگاڑنا ہاتھ سے ممکن نہیں اور اگر نکالنا  
 ہو سکا بغیر فعل ہاتھ کے فقط زبان ہی کہنے سے ممکن ہو تو احتیاج ہاتھ کے فعل کی نہیں اور چاہے  
 کہ اس طریق میں ہی بغیر ضرورت کے کچھ نہ کرے اور حد اعتدال سے تجاوز نہ کرے پس دُعا ہے کہ  
 درویش سے بڑے آوے اور پانچویں کہ باہر نہ کہنے ۵ و سے اگر تہہ پکڑنا ممکن ہو اور پریشی پکڑ  
 بھاڑنا کیوں بلکہ بندہ اس کے کھول کر اذتار سے اور کھیل کی چیز یعنی مزا میر و غیرہ جلا نہ دے  
 کہ توڑنا انکار کافی ہی اور اگرچہ بندہ شراب کا بغیر توڑنے اور کھانے کے ممکن ہو تو احتیاج باسن کے

ہاں یہاں پر  
 کہ اس کی بڑی  
 انیسات آئی  
 ہی چنانچہ  
 حضرت شیخ  
 نے یہی اوپر  
 کیا کچھ اسکی  
 تاکید و نصیحت  
 بیان کی بلکہ  
 اور بات

توڑنکی سبزی اور اگر غیر توڑے باسن کے پینکٹا شراب کا ممکن نہ ہو اسکے توڑنے والے میں قیمت اوسکی  
 نہیں ہر سبب آویں اور اگر شیشہ کا تنگ ہو اس سبب سے شراب ویرین کر گئی اور وہم ہی غلبہ غلبہ ہو گیا  
 تو مقید اوسکے کہ لیندینکا منو بلکہ شیشہ کو توڑ دالے اور اگر خوف غلبہ کا منو و لیکن اس میں ضائع کرنا وقت  
 کا ہو تو توڑ دالے کہ ضائع کرنا وقت کا اس میں سبب ملا خط باسنوں شراب کے جائز ہونے والسا علم اور  
 چٹا درجہ تندید اور ڈرانا ہی اس طرح کہ کہے جوڑ دے جوڑ دے ورنہ تیز اسے توڑ ڈالو بخا اور گردن تیزی  
 مارو لگا اور مانند اٹکی کے اور مقدم کرنا تندید کا کرنے فعل پر لازم ہی اس لیے کہ اگر فرض میں حاصل  
 ہو جائے تو احتیاج میں ہی اسے زیادہ کی و لیکن جاسے کہ تندید ساتھ ایسی چیز کے نہ کرے کہ کرنا  
 اوسکا جائز ہو جیسے کہ کہ باز آؤرنہ لکھوٹ لون کا یا تیرے بیٹے کو مار ڈالو لگا اور مانند لکھنے بلکہ  
 اگر ایسی باتیں ساتھ تندید کر نیکی کے تو گھٹکار ہو تا ہی اور اگر بے قصد کے تو دروغ گو ہو گا اور جائزی  
 ہو جبکہ جنت میں ہو اوستہ زیادہ کے سبب مبالغہ کے منع کرنے میں اگر جانے کہ مبالغہ سے باز آؤں گا  
 اور یہ اگرچہ جوت ہی لیکن استقدر اس صفت کے لیے جائزی جیسے کہ دوسرا نوٹکی صلح کر والی میں  
 جوت بولنا جائزی ہی پس یہی اس کے حکم میں ہی اور درجہ سا تو ان مباشرت ضرب کی ہی ساتھ تالیف  
 باخون اور غیر لکی کے اوس چیز میں کہ اس میں احتیاج سہا جنگ اور مددگار نوٹکی منو اور فیہ جائزی ہی نہیں کہ  
 بشرط ضرورت کے اور ضرورت کے قدر حاجت پرچ دفع سکے کے اور اس میں ہی شیوہ سہولت کا لاہی  
 اور چاہے کہ ایسی جگہ نہ مارے کہ خوف قتل کا ہو اور درجہ آٹھو ان اعتبار کا یہی کہ متناقاد و نو  
 اور محتاج مدد کرنے مددگار دیکھو اور سہا جنگ کے جمع کرے اور قتل قتال اور مقابلہ اس میں واقع ہو  
 اور اس مرتبہ میں اختلاف ہی اس میں کہ بغیر اذن امام کے ثابت ہی یا نہیں ایک جماعت اس پر  
 کہ بغیر اذن امام کے ثابت نہیں اس لیے کہ اس میں تحریک فتنہ و فساد کی ہی اور دوسری جماعت  
 کہتی ہی کہ ثابت ہی بغیر اذن امام کے فصل پانچون بیچ آداب محبت کے جو کچھ کہ ذکر کیے گئے  
 درجہ اعتبار کے ان میں ہی تفصیل آداب محبت کی تھی اور یہاں بمعترض ذکر کرنا کل آداب اور  
 اصول لکھ کا ہی اور مجمل آداب محبت کے مختصر میں بیچ علم اور درجہ اور نیک خلق کے یعنی مختصر  
 ہونا ان چیزوں کا ضروری جاسے اسی پر علم تو خود ضروری ہی تا جگہ میں احتساب کی اور حد میں اور جگہ میں  
 جاری ہونے احتساب کی جانے اور قید درجہ کی اس لیے ہی کہ تا مخالفت علم سے اسکو باز کرے اس لیے  
 کہ ہر عالم عامل نہیں ہو تا پس ضروری ہونا درجہ کا احتساب میں کمی زیادتی تک ہے اور اگر پرہیزگار میں  
 ہوتا تو ہر چند کہ جائز ہی کہ یہ نہ کرنا جاسے لیکن ہر کرتا ہی اور یہ ہی کہ اگر درجہ منو تو کلام و عطا

مقبول و موثر نہیں ہوتا بلکہ سائنہ استمداد از تسخیر کے پیش آئے ہیں اور وہ سبب زیادہ جلت کر سنے  
کنکار و نجان ہوتا ہی گناہ پر اور نیک خلقی اصل اور بنیادی احتساب کی اور تمام امور و نوع بغیر خلق  
نیک کے کافی نہیں ہی مقصود میں اس لیے کہ وعظ کرنا بطریق نرمی اور مہربانی کے بہت مشکل کتابی  
تائید نہیں اور حقیقت میں تمام دوح خلق نیک میں ہی اس لیے کہ جسہ صفت غضب کے غالب ہی  
اور یہ ضبط کرنے خواہش نفس کے قادر نہیں ہی اور اور سے انصاف اور دین کی باتوں کا ہونا  
محال ہی بعیت چو مرکب برون تاحث خشت از کین + نہ انصاف ماند نہ تقوی نہ دین +  
پس مدار کا احتساب کا ان تین صفتوں ذکر کی گئی پھر ہی حدیث میں آیا ہی کہ امر معروف اور نہی  
منکر کر کے مگر وہ شخص کہ نرم اور عظیم اور فقیہ ہو اور جملہ آداب عجب سے بہ ہی کہ صابر ہو ہر طرح کہ  
ایذا کرے کہ لوگوں کی طرف سے پہنچے اس لیے کہ قائم ہونا احتساب پر بغیر صبر کے ممکن نہیں ہی اور ہمیشہ  
نظر آخرت کے ثواب پر رکھے اور خلق سے عزت طلب کرے اور درپہاں اہل رضا اور تعریف کے نہ  
کہ طلب کرنا رسائی خلق کا گناہ نہیں سائنہ طلب کرنے رضائی حق کے جمع نہیں ہونا اور عجب کو چاہیے  
کہ عداوت دنیا کے کم کر کے ناطع اس کی خلق سے کم ہو کہ باوجود طمع کے امر معروف و نہی ممکن نہیں بعضے  
شایع سے مشغول ہی کہ انہوں نے بی باقی تھی اور محابہ کے نقاب سے اوکے لیے چشم پوش  
لے آیا کرتے تھے اگر وہ نقاب سے کوئی گناہ کی بابت چمکی پس اول گہر میں آئے اور ملی کو  
نحال دیا بعد از ان نقاب کو اوس گناہ کی بات ہی منع کیا تھا اب تک کہ گناہ کے بعد اسکے تیری ملی کے لیے  
چشم پوشے کون دیکھا اوں بزرگ نے کہا کہ - میں اول ملی کو دہر کیا بعد از ان جگہ احتساب کیا تھا  
یہ کہ جب اول انقطاع طمع کرے تو تب احتساب بن آتا ہی اور سچ واجب ہونے نرمی اور مہربانی  
سکھاتین اعلیٰ بزرگوں کی بہت آئی ہیں آیا ہی کہ مامون خلیفہ کو ایک شخص نے وعظ کیا سائنہ  
سندیت سختی کے مامون نے کہا کہ اہی مرد حق تعالیٰ نے تجھ سے بہتر کو یعنی موسیٰ علیہ السلام کو بھیجا  
طرف بدتر کے تجھ سے یعنی فرعون کے واسطے دعوت اسلام کے اور حکم فرمایا نرم گوں کا اور تیرے  
فقولا کہ قوی کہینا علیک یسار کہ او بختی اور ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
پس حاضر ہوا اور کہا یا رسول اللہ مجھ کو اذن دیجیے زنا کرنا حاضر ان مجلس نے فرما دی کہ میں ڈانٹا اور جلا  
کہ اہی پیچیدگی بات ہی کہ کتابی تو آنحضرت نے فرمایا کہ فرما دکر دہراؤ کو اپنے سامنے ملایا اور شایا  
اور فرمایا کہ آیا دوست کہ کتابی ہو کہ تیری مان سے لوگ زنا کرین عرض کیا اوسنے کہ میری جان  
فدا ہوئے تمہارے یا رسول اللہ۔ دست نہیں کہتا میں یہ بات بعد از ان فرمایا کہ اگر تیری بی بی سے

زنا کرین لوگ تو دوست رکتابی تو اور اسطرح اور تمام مجرموں کا نام لکھ کر پوجا اور وہ شخص کہتا تھا کہ میں بدست  
 رکتابین یا رسول اللہ میری جان قربان ہو تب سے پس حضرت نے دست مبارک اور اسکے سینہ پر رکھا اور کہا  
 خداوند اُسکے دل کو پاک کر اور اُسکے سر کو گناہوں سے زنا سے پس وہ شخص اوشا اور ہر گز خیال نہ کیا  
 اوسکے دل میں گنہگار اور تمام عرین کوئی چیز اوسکے آگے ہنر زنا سے نہ تھی ف یہ جو حضرت نے کئی بار  
 پوچھا کہ آیا دوست رکتابی تو تو ظاہر اس میں اشارہ ہی اس پر کہ جیسے اپنی محرموں کے زنا کو ناکار رکتابی ایسی ہی  
 اجنبی عورت کے زنا کو ناکار کر جائے کہ وہ بھی تو کسی محرم ہوگی اسکا محرم کہو نہ گوارا رکھیا اوسکو پس بوجہ  
 بر خود نہ پسندی بر دیگران پس نہ آو آئی کہ ایک بزرگ راہ میں اپنے یاروں کے ساتھ چلے جاتے تھے  
 ایک شخص کو دیکھا کہ ازارا و سکی ٹخنوں سے نیچے ہی اونکے یار دوڑے کہ اس پر سختی کریں اون بزرگ نے  
 اوجھل مچ کیا اور فرمایا کہ چور کہ میں اسکو کفایت کرتا ہوں بعد ازان اوسکو طرف گئی اور کہا کہ اسی سہاں  
 میرے پیچھے ہیں ایک حاجت رکھا ہوں وہ آؤنگی طرف متوجہ ہو اور کہا اسی چچا کیا فرماتے ہو فرمایا اگر ازار  
 ایسی بہت اوجھل کر دو تو ہنر اور پاکہ تر ہو کہا اوسے بر سر چشم فرماتا چکا اور میں احسان مند ہوا چکا بعد ازان  
 اون بزرگ کے بارے پوچھ کر فرمایا کہ اگر تم سختی کرنے تو جہل اوسکو زیادہ تر ہو تا اور غرض حاصل نہیں ہوتی محمد بن  
 زکریا رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عائشہ بعد عذوب آفتاب کے مسجد سے باہر نکلے گا کہ راہ میں ایک  
 غلام کو دیکھا قریش میں سے کہ دست پڑا ہوا اور ایک عورت کو گلے سے پیچھے ہوئے ہی اور وہ عورت زیادہ کچی تھی اور  
 دل اوسکے سر پر چمک رہی تھی اور راہ میں اوسکو عبداللہ نے اوسکی طرف دیکھا اور پہچانا اوسکو اور گو گو اوسکے سر پر سے  
 ہٹایا اور کہا کہ چور دوسکو اور کہا اسی میرے پیچھے کیا حال رکتابی تو غلام شرمندہ ہوا عبداللہ نے غلام کو اپنے طرف  
 لے لیا اور اپنے گہر میں لے آئے اور اپنے غلام کو کہہ کر اوسکو اپنے پاس بٹھا دیا جس سے وہ ہوشیار کیا اور اسکا  
 عاجز سے دوسکو آگاہ کیا اور نصیحت اوسکو کی غلام نے سرجھکایا اور روپا اور کہا کہ عذر کرنا ہوں میں کہہ کر داس کا کام کے  
 نہیں پڑھا عبداللہ نے اوسکے سر کو دس دیا اور کہا اچھ نہت یا نبی کہتے ہیں کہ بعد اسکے وہ عبداللہ کی خدمت میں آیا اور  
 مرثیہ لائے سب کو کہتا تھا اور یہ سب پوچھ لیب برکت نرمی و مہربانی عبداللہ کے ہوا عبداللہ نے کہا لوگ اس پر  
 کرتے ہیں لیکن معرفت انکا نہ ہو جاتا ہی سب کام نہیں نرمی کیا کہ وہ طلبہ بنایا اور آریابی ایک مرد ملک جو کہ  
 جٹ گیا تھا اور اوسکے ماتھ میں ایک چتری تھی جو کوئی اوسکے پاس جانا وہ اوسکو نہتی کر دینا سب طرزی کی کسیکو  
 محال تھی نہتی کہ عورت کو اوسکے ماتھ سے جھٹا دے گا کہ بشیرین عاثر کا دل اس میں سے تھے وہ نے گذر  
 اور اپنا ہونٹا اوس شخص کے مونڈھی پر مارا وہ زمین پر گر پڑا اور شہید کیے لوگ اس شخص کو کچھ نہ کہنے دیا  
 اور پسند میں ڈوب رہا ہی پوچھا لوگوں نے کہ کیا ہوا کہو نہ کر پڑا تو کہا اوس شخص نے کہ میں کہہ نہیں جانتا اس کے کتب

خنچنے موٹھا اپنا میرے موٹھی برابر اور کہا کہ خدا کی کتابی تو ہیں اور کل ہیبت سے بانو میرے مست  
 ہوئے اور گر پڑا میں نہیں جانتا میں کہ وہ شیخ کون تھا کہا کہ بشیر بن حارث تھا کہا وای بعد اسکی تکبیر دیکھے  
 کبسا دیکھے کہتے ہیں کہ تپا و سکوتری اور بعد اس کے جان بھی تسلیم کی اور جیسکے اگلے بزرگوں کی عادت  
 نرمی اور مہربانی کرنے کی تھی ویسی عادت سختی کرنے کی ہی تھی خصوصاً ظالم بادشاہوں اور اراک و وزراء اور  
 چنانچہ کتنی ایک حکایتیں اگلے بزرگوں کی اس مقدمہ میں نقل کجائی میں آیا ہیں کہ میری خلیفہ طواف میں جیتے  
 اور لوگوں کو بیٹا سند سے ایک طرف بٹانے سے نوکراؤ کے لئے اس کے طواف کر کے لے لے ہاتھ کر کے  
 جیسے امرار کے آگے کیا کرتے ہیں عبداللہ بن زروق حاضر تھے اچھلے اور جاوہر مدی کی اپنی طرف کھینچی ہوئی  
 کہا کہ ہوش میں آگے کیا کرتا ہے نوکریاں جھکوترے نوکروں نے بڑا حق و ارا اس میت کا بہ نسبت تمام لوگوں کے  
 کہ قریب و بعید سے آئے ہیں باوجودیکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے **سُبْحَانَ الْعَالِکَہُ فِیہِ وَاٰلِآءِہِ** مہدی نے  
 جب عبداللہ کا منہ دیکھا تو بھاننا انکو کہ عبداللہ ان کے آزار و غلامیوں سے تھی کہا آیا عبداللہ بن زروق  
 ہی تو تھا عبداللہ نے کہا ہاں انکو پکڑ لیا اور بعد اذین لائے جانا کہ انکو عذاب کریں لیکن مکر و جھانا  
 ایسا عذاب کر کے کہ تمام خلق میں رسوا ہو وین پس کموڑوں کے ٹھیل میں انکو بند کیا اور ایک گھوڑا  
 بد ذات کٹ کر لیا اور نہرتیں کیا لیکن ختم حال و سر کھڑکیو تا بعد ازاں کھلیا بعد ازاں ایک مجروحین  
 ایک کو بند کیا اور کھنچی بنے پاس رکھی بعد تین روز کے دیکھا لوگوں نے کہ عبداللہ ایک باغ میں پہر  
 رہے ہیں مگر گرے لئے انکو مہدی نے بوجھا کہ کسی نکالنا جھکو کہا اوسنی فیکہ کیا تھا جسے جھکو لئے  
 اللہ تعالیٰ نے کہا مہدی نے کہ مار ڈالو تا جو نہیں جھکو عبداللہ مہدی اور کہا کہ کیوں نہیں مارتا تو اگر لوگ  
 موت حیات کا ہی لئے جھکے مارنے جھلیکا اللہ ہی مالک ہی تیرا کیا مقدور ہی بہرہ و انکو قید نہ کیا  
 جب تک کہ مہدی زندہ تھا وہ قید میں رہے اور بعد اس کے مرے عبداللہ نے خلاصی پائی اور کہ میں آئے  
 اور سواٹ قربانی کرنے نذر مانے سے وہ نذر پوری کی اور آیا ہی کہ ہارون رشید ایک مجلس میں  
 ایک عورت کو فرمایا کہ تھو دیا دے جب اسنی بچا یا تو ہارون رشید کو پسند نہ آیا عورت نے کہا  
 اے امیر المؤمنین یہ عورت میرا نہیں ہی فرمایا کیسکو کہ خود اسکا لے آؤ شخص گیا اور عورت کو آتا تھا کہ گمان  
 راہ میں ایک شیخ کو دیکھا کہ ٹھلیا کچھ رک جن سے ہیں اوسنی کہا شیخ راستہ چھوڑ شیخ نے سر اوپر اٹھایا  
 دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں عود ہی انہوں نے عود لیا اور زمین پر باراشیچ کو کو تو ال کے پاس پکڑ کر لیگئے  
 اور کہا کہ اسکو بہرہ میں رکھتا امیر المؤمنین نے ہارون کو خبر کروین کو تو ال نے کہا کہ کج بعد اذین کو لے  
 شخص بے وفادار اسی میں ہی امیر المؤمنین نے انکو کس لیے پکڑ لیا یا ہی اوس عود والے نے کہا جھکو اسے

محمد  
 بن  
 یحییٰ



کیا کام ہی تو کور بنے دے پھر وہ شخص ماروں پاس گیا اور کہا ای امیر المؤمنین میں عہد لے آتا تھا اور  
 ایک شیخ راہ میں بیٹھا تھا اوسنی عہد گذر زمین پر دے مارا اور توڑ ڈالا خلیفہ نے جب یہ بات سنی  
 تو کہن میں مارے غصہ کے سرخ ہو گئیں مجلس کے ہنشینوں نے کہا کہ فرمائیے تو اس کو گردن مار بیچ  
 کہا خلیفہ نے کہ حاضر کرو اور اس کو تالاوتی بنا طرہ پیسے محبت و گفتگو کریں ہم خادم شیخ کے پاس آیا اور کہا  
 کہ تجھ کو امیر المؤمنین بلا ناہی سوار ہو شیخ نے کہا کہ میں سولہ و نہیں سے نہیں ہوں میں مجھ کو یادہ چلنا  
 بہت ہی پسند ہے خلیفہ کے دروازہ پر آئے خلیفہ کو خبر کی تو گردن لے کر شیخ آیا بی خلیفہ نے کہا کہ اس کو  
 یہاں نہیں لانے کے ہم کہ بعضی چیزیں بیان خلاف شرع ہیں خلیفہ اوٹھ کر دو جگہ جا کر بیٹھا اور شیخ کو  
 بلوایا شیخ کی بغل میں کشمیان کجور کی ہی ہوئی تین لوگوں نے کہا کہ آئو پھینک دو خلیفہ کے سامنے چلتے چم  
 شیخ نے کہا کہ میرا قوت ہی رات کا انشاء اللہ تعالیٰ لوگوں نے کہا کہ آجکی رات کا یہ قوت ہم دینگے  
 شیخ نے کہا کہ تمہارا کہنا میرے کام کا نہیں ہی جب شیخ خلیفہ کے پاس حاضر ہوئے تو سلام کیا  
 اور بیٹے خلیفہ نے بوجہ اسی شیخ کیا باعث تھا کہ یہ کام کیا تو نے خلیفہ نے شرم کی اس بات سے کہ  
 نام عہد کالی صاحب شرع کے آگے شیخ نے کہا کہ میں نے تیرے باپ دادا کو دیکھا ہی کہ یہ آیت برسر بنبر  
 ہزار کرتے تھے **إِنَّا لِلّٰہِ یَا مُرَّیُّ الْعَذَلِ وَالْاِحْسَانِ وَ اَلِیَّ اَعُوْذُ وَ یٰ اَعُوْذُ بِکَ اَبِی عَیْنٍ الْاَحْمَدِ وَالْاَذْکَرِ**  
 بیسے اللہ تعالیٰ حکم فرمائی کرنے عدل و احسان کا اور دینے قرابتوں کا اور مع کرتاں عیالوں اور خلاف  
 شرع سے پس میں نے ایک چیز خلاف شرع دیکھی اس کو توڑ ڈالا میں نے تجھ کو امیرین کیا ہوا ہی خلیفہ نے کہا  
 واللہ رب کیا تنہی شیخ باہر نکلے خلیفہ نے اونکے پیچھے ایک تیل زر کی بھی اور خادم کو کہدیا کہ دیکھا کہ اگر شیخ  
 دُکوں سے کہے کہ میں خلیفہ سے یوں کہا اور اُنہوں نے مجھے یوں کہا تو یہ تیل اوٹھو دینا اور اگر کوئی تنہی  
 تو دی دینا خادم جب باہر آیا تو دیکھا کہ شیخ اپنی اسی پہلی وضع پر کشمیان کجور کی جن رے میں اور کسی  
 کچھ نہیں کہتے میں تیل آگے شیخ کے لپٹے اور کہا میں نے تجھ کو خلیفہ نے دی ہی ہے شیخ نے کہا کہ کیا  
 کہ میرے کام کی نہیں اور یہ تین برہن شعری **اِنَّکَ الْاَشْکَلُ لَیْ اَمِیْنُ فِیْ یَدِیْہِمْ ہُوَ کَلِمَا کَلِمَا**  
 لکھ دینا **اِذَا سَمِعْتَ عَنْ شَیْءٍ فَاَعْلَمْہُ وَ اِنْ عَلِمْتَ شَیْءًا لِّکَیْہِمْ اَوْ رَیْتُمْ شَیْءًا لِّکَیْہِمْ اَوْ رَیْتُمْ شَیْءًا لِّکَیْہِمْ**  
 مامون خلیفہ کے ایک شخص تھا کہ لوگوں پر احتساب کیا کرتا تھا العوام میں ہر سے مقرر تھا جب خلیفہ نے سنا  
 تو فرمایا کہ حاضر کرو اس کو حیر حاضر کیا اس کو خلیفہ نے کہا کہ کیوں بغیر ہمارے حکم کے امر معروف کرتا ہی  
 تو خلیفہ اس وقت کہ میں چڑھتا تھا اور ایک کتاب پڑھ رہا تھا کتاب اس کے ہاتھ سے زمین پر گر پڑی تھی اور  
 اس کو خبر نہ تھی محض لے اس کی بات کا جواب نہ دیا اور کہا اوٹھا ورنہ تجھ کو کہتا میں اُٹھا لوں دو میں ہاں یہ کہ خلیفہ

نہ بجا کیا کتابی ہو چکا کیا کتابی تو محتسب نے کہا کہ تیرے پانوں کے نیچے نام خدا کا پڑا انا علیہ  
 جب دیکھا تو سترندہ ہوا اور کہا کہ جواب دے اسکا کہ بغیر ہمارے حکم کے احتساب کیوں کرتا ہی تو حال  
 اسکو حق تعالیٰ نے سرزد کیا ہی ہمارے کہ ہم اہمیت ہیں اور ہمارے حق میں فرمایا اَلَّذِينَ اِنْ مَكَانًا  
 هُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَآَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ  
 الْمُنْكَرِ یعنی وہ صحابہ اور اہل بیت یا مطلق مسلمان ایسے ہیں کہ اگر قوت یوں ہم انکو زمین میں تو  
 کریں وہ نماز کو اور دیوبین وہ زکوہ کو اور حکم کریں ساتھ معروف کے اور منع کریں منکر سے محتسب  
 کہہ کہ سچ کتابی تو اسطرح ہی جیسے کہا تو نے لیکن قتعال اور جگہ فرماتا ہی وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ  
 بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضُهُمْ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ یعنی یوں مرد اور عورتیں  
 عورتیں بعض لگے دوست ہیں بعض کے حکم کرتے ہیں اچھی تو کا اور منع کرتے ہیں بری باتوں سے  
 اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ  
 یعنی یوں واسطے یوں کے مانند بنیاد کے ہی کہ مضبوط کرنا ہی بعض اور کال بعض کو یہ کتاب خدا کی  
 اور سنت رسول کی ہی اگر اطاعت انکی کرنا ہی تو تو شکر کریر کہ مدد کرنا جو نہیں تیری اس امر میں  
 اور اگر تیرے کتابی تو تو توجان اور وہ ذات پاک کہ کام تیرا اسکے مانند ہی اب کیا کتابی تو یا تو  
 بیعت نہ سکھو خوشی ہی اور کہا کہ تجھ جیسے کو جائز ہی کہ احتساب کرے کہ جو کچھ کتابی کہ جسے ہی حکم دیا تھا  
 شیخ ابو الحسن نووی قدس سرہ کی مشہور ہی کہ ایک کشتی میں بیٹھے تھے اور مکمل شراب کی  
 واسطے مقصد باندہ کے لوگ لاسے تھے سبکو توڑ ڈالا اگر ایک شکانہ توڑا تو کو حاضر کیا اسکے مقصد کے  
 کو ایک بادشاہ ظالم تھا اور علوار اوکل اسکے کلام پر سبقت کرتی تھی اور وہ لوبی کی کسی پریشان تھا اور ایک  
 شہر لوبی کا مانند میں رکھتا تھا کیا جگو کسی محتسب کیابی امنوں نے کہا کہ جسے جھکو بادشاہ کی مقصد  
 میری ہی کیا بعد ایک ساعت کے سر اوٹھلا اور کہا کہ جھکو کیا باعث تھا اس غل پر کہ کیا تو نے شیخ نے فرمایا  
 کہ باعث اس تیری شفقت خیر اور دخل پر کہ جھکو گناہ سے بچا یا میں نے اور دخل کو تیری متابعت سے کہا کہ اگر  
 میں کو کیوں چھوڑا تو نے فرمایا کہ وقت توڑنے شکون کے آگاہ میرے دکل سچ شاہدہ جلال حق  
 اور خوف مطالبہ اسکے ہی اور ہمیت خلق کی اور بددیرا مجھے آٹھ گیا تا اگر اس حالت میں  
 تمام روی زمین مٹا ہوتا تو توڑ ڈالتا میں ناگہان میرے ولین ایک طرح کا تہرید اہر کہ تجھ سے  
 شخص برابری جرات کی سمجھنے پس اسے تین باز کر کہا میں نے کہ کا خدا میں نفس کو دخل نہ  
 مقصد نے کہا کہ جھکو حاکم مطلق کیا میں نے جو کچھ چاہے تو کر شیخ نے فرمایا لای میرا ہنوز

اس وقت تک میں غیبت دین سے اور غیبت حق سے اکرنا تھا اب میرا برسرِ طے کیوالتے بڑی محکوم  
 پس میں نہیں دوست رکھتا اسکو حکم فرما اپنے ملازمین کو کہ مجھ سائے ساقی کے خیال دین اور جسے قدر  
 باہر نکالیں پس وہ کل گئے جنگ کدو و متضد کا متا وہ بعد از دین نہیں آئے رخت کرسم ایہ نہیں  
 اور میری آیا ہی کہ ہارون رشید حج کے لیے آئے تھے جب کہ وہ دین سپہی تو چند روز او میں قیام  
 بعد از ان دنا سے کوچ کیا اور لوگ شہر کے اوٹے دیکھنے کے لیے باہر نکلے اور ہول دانا ہی نکلے  
 اور ایک کوئی بریٹھ گئے اور لڑکے اوٹے گرجے تھے ناگمان ہو ج خلیفہ کا نمودار ہوا ہول نے  
 اور از بند سے بکار کما ای ایہ المؤمنین اسے ایہ المؤمنین ہارون نے نقاب سلنے سے اوٹا لے  
 اور کہا لیکٹے ہول یعنی فرمائے کیا فرماتے ہو فرمایا ہول نے کہ اے ایہ المؤمنین سننے  
 سنا ہی کہ غیر خدا علیہ السلام عوفات سے پہلے تھے اور اوٹنی بر سوانے نہ مار پٹی تھی  
 اور کے آگے اور نہ ہٹو ہوا اور نہ بڑھے جاوید مطروق تیرے ساتھ کیسی ہی ای ایہ المؤمنین  
 تو اصر کر تو اصر اور بگر کو چہ فرما ہارون رشید رو یا سائے کہ اسواو کے زمین پر گرے اور کہا  
 ای ہول کہہ اور نصحت کیجیے رخت کرسم خدا سے تمہارے تمہارے ہول نے ای ایہ المؤمنین  
 جس شخص کو کہ خدا تعالیٰ نے مال دیا اور جمال دیا پس خیر چیا مال اپنا اور یا رسا کی سائے  
 جمال اپنے کے حق تعالیٰ او سکونچ خالص دیوان اپنے کے عبد ابرا سے لکھا ہی کہا ہارون نے  
 کہ حوب کہا تھے ای ہول کہہ مانگو تا وہ دین میں نکو کہا جو کچھ جھکو دیتے ہو وہ ایکو دکا و ستے  
 از راہ ظلم کے لیا جو جھکو اسکی حاجت نہیں کہا ہارون نے ای ہول اگر تجھ پر قرض ہو دے تو لو  
 کرو نہیں کہا اسے ایہ المؤمنین یہ تمام علما کو دین جمع ہیں انفاق رکھتے ہیں اسپر کہ ادائی قرض  
 قرض کے جائز نہیں یعنی تو نے جواز را ظلم کے مال کو گونا گوا ہی تو وہ قرض او کا قہہ ہوا او سے  
 تو جاہلتی کہ میں قرض اپنا او کرو پس قرض سے قرض کیونکر او کرو کہ ای ہول کہہ تو قبول کر کہ  
 ایک دن کا قوت ہو ہول نے سر آسما کی طرف اوٹایا اور کہا ای ایہ المؤمنین ہم اور تو ب بندی خدا کے ہیں  
 محال ہی کہ تجھ کو یاد کرے اور جھکو فراموش ہارون نے نقاب تھپہ ڈالی اوڑھ لکھ رہے اور بہت سخت بھلے  
 چہ رو سلاطین کے خط سفیان ثوری رحمہ اللہ کے میں کہ ہارون رشید کو لکھا تھا اسکو نقل کرے میں ہم  
 اور ہول کو سائے سکے ختم کرتے ہیں ہم آیا ہی کہ جب ہارون خلیفہ ہوا اور از خلافت کا سپرد او کے ہوا تو علما اور صلیب  
 سار کبا دی دینے کے لیے او سکے پاس آئے اور او سے دروازے ترانوں کے کول سے اور ہر ایک کو انعام و اکرام  
 خوب سادیا اور ہارون پہلے خلیفہ ہوئے ہشتین زلفہ دن اور ہارون کا پڑتا تھا اور سفیان ثوری سے سوالی جاہ

عبد اللہ بن عباس  
 جس سے  
 محمد بن عبد اللہ

۱۴

وفات کا  
 محمد بن عبد اللہ  
 بن عباس



ساز خدا کے استے کہ جو وہ میں اوس چہر کو چوای اوسکو ایک ظالم نے جب خطا سن چکے تو کہنا کہ اس خطا کی  
 پشت پر کبہر لوگوں نے کہا کہ اسی اباحیہ اندہ وہ خلیفہ ہی اگر ایک اور کا غدر لکھیں ہم تو بہتر ہو کہنا کہ اسکی پشت پر  
 اگر یہ کا غدر جو حلال سے کیا یا ہی تو جزای خیر یا وہی اور اگر وجہ حرام سے ہی تو عذاب دیا جاویگا اور جزا  
 اسی پر اسلئے لکھو انہوں کو تا جس چہر کو کہ ظالم نے چوای ہماری ہمارے پاس نہ ہے کہ ہمارے دین کو خراب  
 کرے کہنا لوگوں نے کہ کیا لکھیں ہم کہنا لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط ہی بندہ مردہ میان بن سعد نور کا  
 طرف بندہ کے کہ مغروری ساتھ آرزوؤں کے کہ نام اور کلاموں رسید ہی کہ سلب کی گئی ہی اوتے حلاوت  
 ایمان کی ای پر بعد اسکے جان کہ لکھتا ہوں نہیں بھلو اور معلوم کرو انما ہوں بھلو کہ سننے قطع کیا تھے ملاپ تیرا  
 اور نیز ارمو میں تیری دوستی سے اسلئے کہ تو نے آپ اپنے اوپر گواہ کیا بھلو اور حاضرین مجلس کو اس ضمن پر  
 کہ لکھا تو نے کہ کوئے نے دروازے بیت المال کے مسلمانوں کے لیے اور خرچ کیا ہے مال و تبرع تیری  
 اور صرف لیا میں نے غیر صرف میں اور اکتفا کیا تو نے اس خط پر کہ کی تو نے بلکہ بھلو ہی گواہ کیا تو نے  
 جان کہ میں دربار میرے گواہی دہن کے فرد اسی قیامت کو آگے خدا تعالیٰ کے اوس چہر پر کہ کی تو نے اس  
 مارون صرف کیا تو نے مال مسلمانوں کا بغیر رضا کیسے آیا راضی تھے تیرے اس فعل پر بقرا اور سکین اور  
 مولفہ القلوب اور مجاہدین فی سبیل اللہ اور سافرا راضی تھے حافظ قرآن اور اہل علم اور تہم اے مارون  
 بیٹ دامان اپنا اور تیار ہو جواب اس سوال کے لیے اور تدبیر کر اس بلا کے لیے کہ اوترے کچھ اور ہمت  
 کہ گذر کرین بھلو آگے حاکم عادل جل جلالہ کے اسے مارون سلب کی گئی تھیں حاوت علم و ہدایت اور لڑنے  
 قرآن کی اور عین شفی بنکونی کی اور راضی ہوا تو اسپر کہ ظالم ہو دیو اور ظالمون کا ہمنوا ہو دیتو اسے  
 مارون سخت پریشیا تو اور جبار تکبر کی اور ہی تو نے اور اسے دروازہ پر پردہ عزت کا کینچا تو نے  
 مشابہت رب العالمین کے ساتھ پیدا کی تو نے ظالموں کو اپنے دروازہ پر شہا یا تو نے ناگوں پر  
 ظلم کو بن اور دادے انصاف کی دین اور آپ شراب پیوین اور لوگوں پر حد شراب کی ماین آپ نہا کرین  
 اور خلق پر حد قائم کرین آپ چوری کرین اور چوروں کے ہاتھ کاٹن مین جانتا ہی تو کہ گناہ ان سب کا  
 تجھ پر ہو گا ای مارون یاد کرو اس ساعت کو کہ بکار نبوا لایسے اندہ بکار کا حشر اللہ بنی ظلم کو اسے  
 ہاتھ اور گردن بطریق ہو گا اور ظالم گردن سے ہون گے اور تو آگے اوپر ہو گا اور ہو گا اور نیکیاں خیر  
 اور کی ترانہ زمین ہو گی اور تیری ترانہ زمین ملا بر ملا اور ظلم بظلم ہو گا کان رکھ میری نصیحت پر اور یاد کر میری  
 وصیت کو کہ میں نے تیری نصیحت میں کچھ جوڑا مین ہی ای مارون خدا سے ڈرو اور رعیت کی رعایت  
 کرنے میں کوشش کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی محافظت کرو اور مرداری کو سنو کہ ملک

یہ خط  
 ہے

یہ خط  
 ہے

دست بہت جلا جاتا ہی اگر اوروں پر باقی رہتا تو بھدک نہ پہنچتا بعض لوگوں نے ایسا کام کیا کہ اون کی  
 آخرت میں مضید ہوا اور بعض کو دنیا میں اور بعضوں نے ایسا کام کیا کہ ان کے دین دنیا کو نقصان کیا اسے  
 بارون تو اس قبیح کار کو دین دنیا کو نقصان نہ پایا تو نے جیسے کہ بعد اسکے محکوم خطہ لکھا تو کہ میر  
 جواب نہیں لیکن کیا میں اس سے بھاؤ چھوڑا یا نہ والا کتا ہی کہ جب وہ خط تمام ہوا تو بغیر لپٹے ہوئے  
 میری طرف سے کھانا اور مہ کی پس نظر کو لیا مینے اور اپنے میں تاثیر مڑی بائی مینے اور دل پر  
 دیا سے مرد ہو گیا اور کو دھکے باز میں جا کر پکارا میں کہ ہی کوئی کہ خریدے ایسے بند کو کہ بگاڑی کھانا  
 طرف خدا کے لوگ درہم اور دینار لائے لکھا مینے کہ یہ میرے کام کے سین ایک جبہ جانتا ہوں  
 صوف پڑا کا اور کمل شمشیر کی لوگ خر دلے لباس خلعہ کل مینے بے نسنے افار ڈالا اور دینار لوگوں  
 ڈال دیے اور بارون کے دروازے پر بادہ یا اور رنگے باؤن آیا میں جو کوئی کہ مجھ کو دیکھتا تھا شہدا  
 کرتا تھا اور کتا تھا کہ حال ہی تیرا پس بارون کے مکان میں آیا میں جب مجھ کو دیکھا تو نے تولوٹھا اور مٹھا  
 پھر اٹھا اور اپنے سر اور تیرے پاس مجھے مارنے شروع کیے یہ وہ اویلا کر لی شروع کی اور کہا  
 اِسْقَمُ الْاِسْمُؤْلُ وَحَاثِ الْمَرْسِلُ کتا مینے کہ مجھ کو دینا سے کیا کام ہی وہ خطا وسیع بعد لپٹا  
 خلعہ پر بند کیا مینے خلعہ کے ناسر کو پھینا شروع کیا اور اتنو حشرت کے اٹھوٹے پر سنے لگے اتنا ہی  
 کہ تمام باہر اور سکا شرمو گیا مجلس کے مہشینوں نے کہا ای ہیر المومین سفیان نے تجھ بہت جرات ک  
 اور کلام زیادہ حد سے کیا اور سکون زادے اور قند کر کہ اور دنگو حشرت ہووے بارون نے کتا چھوڑو  
 اسے بندوں دینا کے مفورہ شخص ہی کہ تمہاری خوش آمد پر مغرور ہووے اور بد بخت وہ شخص ہی  
 کہ تمہاری بات سنے چھوڑو سفیان کو ساند کار او سکے کے راوی کتا ہی کہ بعد اسکے ہمیشہ خط سفیان کا  
 بارون کے سامنے رہتا تھا اور بعد ہر نماز کے پڑھتا اور رونا ماما دم مرگ میں معمول رہا رحمت کو سے اللہ  
 او یہ یہ کتنی سیرت عمدا کی اور عادت اعلیٰ بزرگوں کی سچا امر معروف اور نہی منکر کے بادشاہوں پر اور یہ  
 اتنا توکل انکا اور فیصل بالعلمین کے اور نہروا کرنی انکی ظلم ظالموں سے اور راضی ہونا انکا قضاء و قدر  
 الفرت پر اور چونکہ میت انکی خالص اور امدادہ صادق تھا بالضرورت انکے کلام میں ایک تاثیر ہی اور چونکہ  
 او سوقت میں عالموں کی زبان کو قطع مینے بند کر دیا ہی سو ایسے کلام کے کہ موافق ہوا تو قال اور  
 احوال سلاطین کے نہیں کر سکتے تین اور ہر گرج حق گویا ساتھ طمع کے جمع نہیں ہوئے میت طبع بند  
 و قدر حرکت بشوئے طبع یکس ہر چہ دان بگوئے ہر کتنے میں عدا کہ خرابی رحمت کی بسبب خرابی  
 بادشاہوں کے ہی اور خرابی بادشاہوں کی بسبب خرابی عدا کے ہی اور خرابی عدا کی بسبب غالب ہوئے خرابی

۹  
 اور کتا ہی کہ بعد اسکے ہمیشہ خط سفیان کا



اور جو کوئی قرآن پڑھنے میں خطابت کرے اگر قابلیت سیکھنے کی اور قدرت اور سر کے توجہ سے  
 کہ اس کو پڑھنے سے پہلے سیکھنے کے منع کرے کہ پڑھنا قرآن کا ساتھ خطا کے گناہ ہی اور اگر زبان  
 او سکل صلاحیت سیکھنے کی نہیں کر سکتی ہی اور اگر خطا ہی کرتا ہی تو چاہیے کہ بت نہ پڑے اور قدر ضرورت  
 پر اور اس قدر کہ جائز ہو اسے نماز اقصا کرے اور اگر خطا اس کی کم اور صحت بت ہی تو پس اگر زیادہ قدر  
 ضرورت سے پڑے تو مضایقہ نہیں و لیکن چاہیے کہ آواز بہت سے پڑے بلکہ سے نہ پڑے  
 تا دو ہزار سنے اور اگر اس کو منع کرے تو ہی ایک وجہ رکھتا لیکن اگر شوق اس کا ساتھ قرأت کے  
 اور اس اس کو ساتھ قرآن کے بت ہی اگر وہ پڑے اور اس کو منع نہ کرے تو مضایقہ نہیں و امد اسلم  
 اور جملہ منکرات مسجد سے جلد جلد کسنا مؤذنوں کا ہی اذان کو اور درازگی کرنی اور کی چیز بد کلمات اذان  
 اور ہر جانا اور کا قبلہ سے ساتھ تمام بدن کے وقت کئے ہی علی الصلوۃ اور ہی علی الصلاح کے  
 حال انکو مستحب فقط پیر یا مونس ہی کا ہی اور اس طرح منکرات سے ہی کسنا اذان فجر کا پہل صبح کے کرتے  
 نماز روزے خراب ہونے میں عوام کے کہ جو وقت پہچانتے نہیں اور یہ چیزیں سب مکروہات  
 سے ہیں اور مجہد و کروات مسجد سے پڑنا خطیب کا ہی لباس سیاہ کو کہ ریشم و سین غلاب ہو اور باندھنا  
 خطیب کا بنو اسلم شہری کو بیسے جس کی کوئی یا قبضہ وغیرہ سو کا ہو کہ پڑنا انکا حرام ہی اور منع کرنا واجب  
 اور بزرگ سیاہ بغیر ریشم کا ہو تو حرام و مکروہ نہیں ہی و لیکن ترک کرنا اس کا اولیٰ ہی حدیث میں آیا ہی کہ گذشتہ  
 ترین کبر و عدا خدا تعالیٰ کے نزدیک کبر کا سفید ہی اور جسے کہ سیاہ کبر کو مکروہ اور بدعت کہا ہی مراد  
 او سکل یہی کہ صحابہ کے وقت میں معمول نہ تھا اس کا پڑنا اور ہر بدعت حرام نہیں ہی بلکہ حرام وہ بدعت  
 ہے کہ سنت کو تفر کرے اور جملہ منکرات مسجد سے کلام واعظ کا ہی یعنی جو کہ قصہ اور حدیثیں جھوٹی بنا کر  
 بیان کریں اور جو قصہ خوان کہ جھوٹ کئے فاسق ہی اور منع کرنا اس کو واجب اور اس طرح جو واعظ  
 کہ بدعتی اور سستی کر نیوالا ہو اور دینی میں اور اگر کلام اس کا اشعار اور بدعت ہو تو حاضر ہونا اس کی  
 مجلس میں جائز نہیں مگر بقصد منع کرنے کے جائز ہی کہا ہی علما نے کہ بت نقصان کی چیز صحبت عالم فاسق  
 اور جو فی الحال اور واعظ سستی کھڑا کی ہی اور چاہیے کہ کلام واعظ کا مختصر ہی بیان کرنے امید و عفو کے  
 انکو سب دیر کرنے کو تو کوئی کا ہی مگر امید اور خوف دونوں بیان کرے جیسا کہ طریق کلام مجید کا ہی  
 بلکہ خوف اور تدبیر بت نافع ہی اور نہایت مراتب خوف اور امید کا یہ ہے کہ امیر المؤمنین عمر بن الخطاب  
 نے فرمایا کہ اگر روز قیامت کے نہ آکرین کہ تمام لوگ روزِ یمنہ داخل ہوں مگر ایک شخص تو اسید کہ آ  
 ہوں کہ وہ ایک میں ہو وں اور اگر کہیں کہ سب لوگ بدعت میں داخل ہوں مگر ایک تو ڈرنا ہو نہیں



کہ وہ ایک مین ہوؤں اور جملہ منکرات مسجد سے ہی خلق بائذہ نار و زجیرہ کے واسطے بیچنے دواؤں  
 اور کماؤں اور تقویٰ زون کے اور اسے قبیل سے ہی وہ جیکہ اوسین فریب دینا اور جوٹ دینا ہی  
 جیسکے عادت لمبیوں غیر حاذق اور فریب پل نمودات کے مین حرام مین مسجد مین اور غیر مسجد مین  
 اور نسخ کرنا ایچا و ایچہ ہی اور جو کچہ کہ ان جنس کا نہیں ہی مانتہ بیچنے دواؤں کے بغیر فریب کے  
 اور بیچنے کتابوں اور کماؤں کے حرام نہیں ہی اگر لوگوں پر جگہ تنگ نکریں اور نماز مین ٹوٹیں زمین  
 و لیکن اولی یہ ہی کہ نکریں یہ ہی اور شرط اسکے مباح ہو نیکی یہ ہی کہ کسی ہو اور اگر مسجد کو دوکان نہ رکھو  
 تو حرام ہی بت سی بخیر مین کہ تھوڑا سا انکا مباح ہی او اگر بت ہو تو حرام ہو جاتا ہی جیسکے گناہ  
 ضعیفہ کہ اگر ہمیشہ کریں تو کبیرہ ہو جائے مین یہ کلام حجۃ الاسلام امام غزالی رح کا ہی اور فقہ حنفی مین  
 یوں لکھا ہی کہ بیچنا اور رسول لینا اور کمانا کیا باؤ و رسونا مسجد مین غیر مکتف کو جائز نہیں سی اور جملہ  
 منکرات مسجد سے داخل ہونا و یوں اور لوگوں کا ہی مسجد مین **ف** بو بخننا پانو کا بیچ مٹی کے لکچھی ہو  
 مسجد مین اور بو بخننا پانوں کا جو یوں سے نہیں درست اور مسجد مین مٹیہ کر گنہ گناہ جرت یا اور بت  
 کرنا اور لوگوں کو ٹکڑا ٹکڑا کرنا جرت لیکر مکروہ ہی اور احتساب کیا جاوے او سہر کر نفل پڑے عید کا پڑ  
 اور احتساب کیا جاوے ہو سہر کہ نماز جبارہ پڑے مسجد مین اسلے کہ مکروہ ہی اور سوال کرنا  
 مسجد مین نہیں درست ہی اور بت گناہ ہی اور مکروہ ہی دینا مسجد کے سوال کرنا لوگوں کو اور نفیوں نے  
 گناہی کہ اگر مسائل لوگوں کی کردنوں پر سے بدلانگ کر نہ جاوے اور نماز نوٹے انکے سے نہ کرے  
 تو مکروہ نہیں ہی دینا اور مسکا اور مسجد مین نکالنا ریح کا اور تنوکانا اور وضو کرنا اور پکار کر بولنا بت برہی  
 اور مکروہ ہی راہ مقرر کرنی مسجد مین مگر ساتھ عذر کے اور مکروہ ہی کلام دینا کہ کرنا ملاضرت مسجد  
 کتاب اشباہ و النظائر مین لکھا ہی کہ کلام مباح کرنا مسجد مین ایسا عمل لوگوں کو بتا ہی جیسی آگ لکڑی کو  
 جلاتی ہی بلکہ جاسے کہ چکا متوجہ اندک کی طرف رہے اور مکروہ ہی چڑھنا مسجد کی جت پر مگر مرت کے  
 جائز ہی اور اسلے جیکہ گرمی بت ہو تو مکروہ ہی یہ کہ نماز پڑھیں جماعت سجدت کے اوپر مگر جیکہ تنگ ہو  
 مسجد تو نہیں مکروہ ہی چڑھنا او سکی جت پر اور احتساب کیا جاوے او سہر کہ لوگوں کی گردنوں پر سے  
 نیلا لگا کر جاوے اور مکروہ ہی مینا مسجد مین مصیبت کے لیے تین دن تک یا کم اسے لو غیر  
 مسجد مین اجازت ہی مرد و نکلے لیے تین دن تک اور ترک کرنا اسکا اولی ہی یہ مسائل ضعیفہ  
 مین ہیں اور مبیح کتاب اشباہ و النظائر مین لکھا ہی کہ مسجد مین تعزرت کے لیے مینا مکروہ ہی  
 پس یہ جو بیان رسم ہی کہ جس کا لوی مر گیا تو مسجد مین دوڑا گیا بول کر نکلے لیے یہ بات خلاف شرع

مسجد میں  
 بیچنا  
 دواؤں  
 کا

اس لیے کہ مسجد میں خلق تعزیت کے لیے جیکڑیہ ماکوہ ہوا تو کیا حال ہوگا اور سکا کہ وہاں میرے کرسی پر  
 ماتوین ہوتے ہیں اور ناقص قاجرون بلکہ مہندہ وکی ہی تعظیم کے لیے آئے گھڑی ہوتے ہیں اور دینا  
 پڑے کے کلام دینا کے کرتے جاتے ہیں بغیر حالت پڑنے کے کلام اللہ کے کلام دینا کہ سجدہ  
 ملوہ ہی چہ جائیکہ کلام اللہ کے پڑھنے میں اور سولے انکے بہت سی خلیا کی باتیں ہوتی ہیں چنانچہ  
 نصاب حساب میں کوئی تیسریں ہیں ایسی مجلس تعزیت کی گراہت کی گئی ہیں جس کا نام رکسای  
 لوگوں کے کہ یہ مجلس ثواب کی ہی سبحان اللہ مجلس کرین لے نام و نورو کے لیے اور دینا میرے کہ  
 رکت طرح ہر یکہ گناہوں کے ہوں اور پھر توقع ہوں ثواب عظیم کے ذہ غور کو کرین کہ کربے کیا ہیں  
 اور کہتے کیا ہیں بہر حال اتباع سنت بر چیز میں عجب خیر کی کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 کہ جس نے میری سنت کو دوست رکھا اور جسے منکود و مست رکھا وہ میرے ساتھ  
 ہوگا جنت میں پس ای ہائیو ایسی سعادت حاصل کریں تلاش کرو اور اپنے دلی باتیں نکالی ہوئی  
 چور و لھور از فنا و یا کہ اتباع حبیبک صلی اللہ علیہ وسلم اور سترات بازار کو کہ از جملہ حوش  
 بولنا ہی معاملات میں اور چہا نا عیب و وس جیکڑی کہ پہنچی جاتی ہی اور جس کو معلوم ہو کہ خریدنے والا  
 دروغ گو ہی تو لہزم جم کی کہ پیچھے والے کو آگاہ کر دے والا یہی خیانت میں شریک ہوگا اور جو کو  
 کہ نسلان کے مال ضائع ہوئے کو رو دے تو وہ گنہگاری اور ایسے ہی تفاوت گز کا اور میانہ کا اور  
 ترازو کا منکرات سے ہی اگر آپ حساب کر سکے تو حاکم کو خیر کر دے اگر قدرت رکھتا ہو اور جملہ منکرات سے  
 ینچنا یا چون کا ہی قسم ڈمبوک اور طنہورہ اور مانا انکے سے اور ینچنا شکلون حیوانات کا یعنی لکھنونا  
 ہلی اور گتے وغیرہ کے روز عید کے اور اسطرح ینچنا سونے چاندی کے باسونا کا اور ینچنا ریشمی کپڑے کا  
 اگر معلوم ہو کہ مزد کے لیے بیچتے ہیں اور اسطرح ینچنا پر اسے کہ کپڑا کہ او سکھ دھوڈ ہلا کر آراستہ کیا ہو  
 فریے پنے کے لیے اور مانند انکے کے اور باقی چیز و ملک و اس پر قیاس کر لین اور منکرات راہوں کے از جملہ  
 یہ ہی کہ شارع عام میں دکان نہ بنائیں اور نہ درخت لگاویں کیسے مکان کے متصل اور اور جو جیکڑی کہ  
 سک کرے اور راہ چلنے والو کو ضرر پہنچا دے وہ منکری اور اسطرح بائد ہنا جانو کہ راہ پر کہ حب گنا  
 راہ اور انکے لوگوں کا ہونے ہی اور اگر بقدر ضرورت کے ہو تو جائز ہی کہ شخص اسکا محتاج ہی حاصل کرے  
 قاعدہ کلیہ میں یہی کہ جس چیز میں ضرر اور ایذا لوگوں کی ہی کرنا اسکا شارع عام میں منکری اور منع کرنا  
 واجب اور شارع عام وہ راہ ہی کہ مخصوص سائیکے نہواں کوئی شخص گنہگار نہ کرے کہ راہ پر رہتا ہی اور ایذا  
 دینا ہی لوگوں کو تو منع کرنا اسکا واجب ہی اور منکرات محامون کے از جملہ یہی کہ حجام کے دروازے پر

صورتیں جو انوکھی کڑی ہوں اور اگر گاہ و رہو تو بکار ڈسے اور بکار ڈسے جن بکارنا صورتوں کے سر و کھانگہ  
اور تصویریں درختوں وغیرہ کی ممنوع نہیں اور حملہ نکرات کے کہو لٹا ستر و بختی اور دیکھنا اور بکار دیکھنا  
سے ہی اور غصہ ہے چٹا ہوا اور حامی کو اپنے پر لٹالینا واسطہ دہوائے اعضا اور رائون کے کہ یہ مکروہی  
اگرچہ کوئی چیز خیال ہوا اور گم خوف شہوت کا تو حرام ہی اور نہ چوبلی جہاں رسم ہی کہ حامی شہوت مکروہ  
مانند ڈال کے چڑھے اور کوسے وغیرہ مٹا ہی یہ بہت ہی برا ہے کیلئے کہ جن اعضا کو دیکھنا حرام ہی لوگو مانند  
اٹکانا ہی حرام ہی اور حملہ نکرات سے دیونا مانند اور ازار اور باسٹون بکھر کالی ہی اوس حوض میں نہائی رکھا  
تو زار ہو اگر مالکی نہ کہ اسکے مذہب میں جاہلی ہی اور اگر حقی اور مالکی شلاجم ہوں تو احتساب یہ نرمی کرے  
اور حملہ نکرات سے جمع ہونا پانی اور صابون اور مانند اسکے کابی کہ سب پانی کے پسینے کا ہو اور نکرات  
ضیافت یا رانجہ فرس ریشم کے اور استعمال ہونے چاندی کے کاسو کابی اور ازار انجہ مجاہب جو کھا اور جہا  
ہونا عورتوں گالے والیو کابی خصوصاً وقت خوف شہوت کے اور ازار انجہ جمع ہونا ہی عورتوں کا کوٹھون  
واسطہ دیکھنے مرد دیکھنے کہ یہ سب حرام ہیں اور چونکہ ان چیز کو تغیر کر کے تو چاہیے کہ وہاں عداوت سے ہی ہر  
اور اگر فرس بھلہ ہو تو مسکرت نہیں کیا مثال ہوتا ہی اور اشد نکرات طعام حرام اور زمین بو فرس غصہ کے ہر  
اور حاضر ہونا ظالم کی مجلس میں اور ازار انجہ حاضر ہونا بدعتی کابی کہ کلام کرے ساتھ بدعت کے اور حاضر ہونا  
اسکابی کہ فرش کے اور ازار انجہ اسراف کرنا طعام میں اور کباب میں اور فرس میں اور مانند انکیلی میں  
جان کر مال میں دو چیزیں ہیں ضائع کرنا اور اسراف کرنا ضائع کرنا تو تلف کرنا مال کابی بغیر فائدہ ہند  
مانند جلانے کپڑوں ریشمی کے بغیر ضرورت کے اور ہار ڈالنے انکیلی اور ہینکدینے مال کے اور  
اسیکے حکم میں ہی مرض کرنا مال کا عورتوں نوچ کر کے والیوں پر اور گوتوں پر اسلیے کہ ان چیزوں میں  
فائدہ ہی لیکن چونکہ وہ فائدہ حرام ہی شرعاً گوا فائدہ ہی نہیں اور اسراف کسی ضائع کرنا کوئی کتبے ہر  
اور کہیں مال کے صرف کرنا کوئی مباحات میں مانند مبالغہ اور زیادتی کے مثلاً ایک شخص خیال کہ کسائی اور  
اور اوکے پاس سو دینار ہیں اور وہ اون سبکو ممانی میں خرچ کر ڈالے تو وہ مسرت منسوب  
اسد زمانے نے ولا تبسطھا کل البسط ففقد ملو ما تحسنوا اور نہ مزاج کرنا نہ کوکل راخ  
کرنا یعنی خرچ کرنے میں پس نہیں کا تو علامت کیا بھی افواج بہ آئینہ شخص کے حق میں نازل ہوئی ہی کہ مدنیہ  
میں تھا اور تمام مال ہارٹ دیا تھا کہ کچھ خیال کے لیے ہی نہ کرنا تھا اور تران میں ہی ان المسکرتین کا نوا  
البحران الشیاطین اور یہی فرمایا وکلان فی اذ انفقوا الذمیر فواذ انفقوا اور اگر کوئی شخص  
نہا ہو اور توکل دست ہو چاہی کہ تمام مال ان تصدق کرے لیکن خیال دار کو مہربان تر نہیں اور

۹  
تصنیف  
تحریر

۱۰  
تصنیف  
تحریر

انگوکل اہل و عیال کا صدق ہوا زودہ راضی ہوں اسپر نوشاید کہ جائز ہوا زودہ حضرت صدیق اکبر کا  
 دلیل ہی اسپر یعنی وہ عام مال جہاد کے لیے حضرت کے آگے لے آئے تھے پس اہل و عیال ہی  
 ہونگے اسپر ان کے لیے جائز ہوا و اللہ اعلم بہ یہی بیان تھوڑے منکرات کا اور تمام منکرات کا بیان کیا  
 ساتھ اصول و فروع کو نیکی مشکل ہی اور موقع ہی اور بیان کرنی تھیں اور شرع کے واسطہ موقف  
 والہین فصل سالتونین چ بعض مسائل متفرقہ کے کہ متعلق ہیں مطلب پیلے کے فرزند کو بیچنا ہی  
 کہ باب براحتساب کرے اور اسپر طبع خدام کو آقا پر اور بیوی کو خاوند پر اور شاگرد کو استاد پر اور  
 رعیت کو حاکم پر و لیکن جو احتساب کہ پہنچا ہی وہ دو درجہ اولیٰ ہی کا ہی اقسام احتساب میں سے یعنی  
 معلوم کروادینا اور نصیحت کرنا ساتھ نرمی و مہربانی کی اور اور مرتبہ قسم تراکے اور سخت کئے اور تہدید  
 کرنے اور مارنے سے جائز نہیں لیکن اختلاف ہی چ درجہ باجو میں کے کہ گیارہ و اثنائتہ سے ہی  
 مانند نوڑ ڈالنے باجو میں کے اور پیکلہ بنے شراب کے اگر باعث باب کی ایذا کا ہو اور مختار بہ ہی کہ اگر  
 ایذا یا اسکا سبب محبت گناہ کے ہو تو جائز ہی اور اگر سبب ضرر یا نیشہ کے ہو تو نہیں جائز اور بیچ  
 حق فرزند اور باپ کے ہی اور ظلام اور آقا اور بیوی امہ خاوندانہین کے حکم میں ہیں اور رعیت جو  
 بادشاہ کے بیٹے کرے تو سوائے معلوم کردائے اور نصیحت کر نیکی جائز نہیں اسلئے کہ ہر اکثا اور  
 سختی کرنی باعث قوت ہونے حشمت سلطنت کے ہی اور یہ مصری تمام خلائق کو اور استاد اگر  
 عمل کرنا ہو مقضائے علم اپنی پر تو جائز ہی اسپر احتساب شاگرد کو ساتھ مقضائے علم کے کہ او  
 سیکما ہی مسئلہ سہی کرنی چ حفاظت کہنے بال سمانونہ کے بقدر طاعت کے واجب ہی  
 اسلئے کہ یہ جملہ حقوق اسلام سے ہی کیونکہ اس میں دفع کرنا ایذا کا ہی اور اولیٰ ہی یہ جواب سلام اور  
 مانند او کیلئے اور جہاننا گواہی کا دفعت ضائع ہونے مال کسی مسلمان کے جملہ ممنوعات سے ہی  
 اور اگر او میں کچھ ضرر ہو اسکے مال میں یا جہاد میں کہ ضروری ہی تو سکوت اس صورت میں جائز ہو  
 کہ او شامنا ضرر کا واجب نہیں ہی لیکن مان ترجیح دینا اور مقدم کرنا حاجات خلق کا ہی جملہ ترجیحی اور نہ کمال  
 دین اور نہایت اسلام کا ہی لیکن واجب کرنا اسکا تمام خلق پر موجب ضرر اور حرج کا ہی مثلاً اگر جانور  
 کسی زراعت میں چرنا ہو اسکے کھانے میں شدت اور زنج موت واجب نہیں ہی اور مثلاً  
 بیچ و شقت کا لیکن اگر کچھ بیچ ہو اور زراعت کرنا اسکے مالک کو اور مانند اسکے کھانے کی غایت کرے  
 تو ترک کرنا اسکا جائز نہیں اور اگر بیچ ارشائے اپنے پر حرج ہے نفس پر نفعت کو کسی مسلمان کو  
 حاصل ہو تو ہی ترک کرے مثلاً اگر بیچ ارشائے ضرر ایک گم گم ضرر سو درہم کا کسی مسلمان سے دفع ہوتا

تو جاسیے کہ اوٹھاوے اس سر کو اور ترک نہ کرے مسئلہ چ واجب ہونے اوٹھانے مال کی سی ملنے  
 راہ میں سے اختلاف ہی لکھا ہی صدارت کے حق یہی کہ تقصیل ہی اس میں کہ اگر بڑی ہوئی جیسی  
 جگہ میں ہو کہ اگر نہ اوٹھاوے تو ضائع نہیں ہو کہ چسکا ایسی مسجد میں ہو کہ مقررہ آبی والے اسکے  
 اور سبایتی اور دین دار میں تو واجب نہیں ہی اوٹھانا اسکا اور اگر ضائع ہوئی جگہ میں ہو پس اگر  
 اس کے اوٹھانے میں بیچ و شقت بہت ہو یا چار پانچ ہو کہ محتاج گناہ دانہ اور طویل کا جو قوی لازم  
 نہیں ہی لینا اسکا اور اگر ماند سونے اور کپڑے ہو کہ اوٹھانے سوائے تعریف کے شقت نہ ہو چاہے  
 کہ اوٹھا لیوے کہ اوٹھانا اس قدر شقت کا بیچ حقوق مسلمان کے آسان ہی اور اگر نہ اوٹھاوے  
 تو ہی جائز ہی بلا حظ اسکے کہ لازم کرنا شقت کا اور اوٹھانا محتاج اس طرح و دیگر کا واجب نہیں ہی مانند  
 سفر کر تیکے طرف شہر دور کے واسطے ادنیٰ گواہی کے اور حاصل یہ کہ ایک مرتبہ وہ ہی کہ اگر  
 کمال شدت اور محنت نہی پس اس صورت میں اوٹھانا اسکا لازم نہیں ہی اور ایک مرتبہ اور ہی کہ محنت  
 اس میں نہایت کم ہی پس اس صورت میں اوٹھانا اسکا لازم ہی اور اور مراتب متوسط ہیں اور امر  
 اس جگہ سبب دیکھا گیا ساتھ عقل اور فتوے قلب کے ہی جس چیز میں کہ سلاحتی اپنے دین کی باوے  
 وہ کرے اور جاسیے کہ ملحوظ رضائی حق نہ ہو خواہش نفس اس مال کو شرع میں تقصیل  
 کہتے ہیں کہ راہ میں سے برابر اوٹھاوے اور مالک اور کامعالم نہ ہو اور تعریف اسکو کہتے ہیں کہ  
 کہ اوٹھاوے یعنی کہ تازہ ہے اچھا کہ جہاں وہ چیز پائی ہی اور معمول میں کہ کسی چیز سے ہائی  
 پس ایسے مال کے اوٹھانے میں تعریف لازم ہی اور تعریف اتنی قدرت تک کرے کہ جائے  
 کہ نہیں طلب کریں اسکو مالک اسکا بعد اسکے اور جو چیز نہ رہ سکے اسکو تعریف کرے یہاں تک  
 کہ خوف ہو اس کے خراب ہو جائے اور اور حکم اسکا یہ ہی کہ اگر مالک مجاہدے تو دی دی اسکو  
 والا بعد تعریف کرے مدت معلوم نہ تک اپنے خرچ میں لاوے اگر فقیری اور اگر غنی ہی تو مدت  
 دیر سے ہر جہ مالک آویکا اگر وہ چاہے اجازت دی تو ایک ہو کا اسکو اور چاہے ضمان سے  
 اوٹھانے والے سے یا فقیر سے اور باقی تقصیل اسکے نقد کی کتابوں میں دیکھنی چاہیے مسئلہ  
 اگر ایک شخص چاہے کہ اتنا اپنا آپ کاٹ ڈالے تو منع کرنا اوستے واجب ہی اگرچہ اسکو منع کرنا نہ  
 خوف اس کے قتل کا ہو سوال اسکو اتنا کہ کاٹنے سے منع کرنے سے قتل اسکا کیونکہ اجازت  
 کہیں کے جواب غرض ہماری حفاظت اسکے نفس اور ہمت کی نہیں ہی بلکہ غرض ہماری ہمت کا  
 ٹھکرے ہی پس اگر اوٹھانے مارا جاوے تو ضرر نہیں ہونے کہ غرض ہماری دفع آنا شکر کا ہی نہ قتل اسکا



نہ کہنے نہ لے اعدا احتیاج ہی تماموت نہی اور مدار لعل کا اور نفعہ اور ملاحظہ صاحب مال سبکی  
 کو اسے مفی احتیاج کے اسمین تصور کیے ہیں اور جسکو کہ سبب نسب کے دے اگر واقع میں وہ  
 نسب نو کے تو لیا مال کا اور سچہ حرام ہی اور اگر سبب علم کے دے اگر اس مقدار علم کہ اس  
 شخص نے خیال کیا ہی بنو نو نہ لے اور اگر سبب صلاح کے دے اگر واقع میں وہ ایسا مستحق تھا  
 کہ اگر دیے والا اس پر مطلع ہو تو نہ دے تو ہی نہ لے مگر ایسے آدمی کم ہیں کہ اگر باطن انکا قبولین تو  
 دل ساتھ دے اسکے اپنے حال پر پاوے و لیکن جملہ مطلق اور رجیم حق ہے ساتھ لطف اور پر وہ خوشی  
 اپنے کے فتح کو ساتھ جمل کے چہا دیا ہی اور اگر بزرگ اگر ہلکے وکیل کرتے تھے تو کو تو سہ چہا ہے  
 ساتھ جانیں کہ وکیل انکا ہی اور ساتھ ملاحظہ صلاح اور تقویٰ انکے جرات کریں اور تقویٰ انکا مہربانی  
 بخلات علم اور نسب اور فقر کے پس بر سبب اپنے سے سبب کے ادلی ہو دے شہرے یہ کہ مقصود مال  
 دینے سے کوئی غرض نہیں ہو مانند فقیر کے کہ بدیہ بہنجابی غنی کو سبب طبع کر نیکی عوض میں اور یہ  
 بچ حکم سے کہ ہی اسلئے کہ ہر عوض بچ حکم مع کے ہونا ہی اور حکم اسکا فقہ میں ظاہر ہی اور حلال ہو یا  
 شرعاً ساتھ دے فاکر نے عوض کے قسم تہری یہ کہ مراد دے کر لے عائدہ فعل میں کے ہو یہ کہ کوئی حاجت  
 ارکتابی بادشاہ سے اور وہ ہر دینی ہی وکیل کو اور اداس کے دربان کو اور لو سکو کہ آگے اسکے  
 کچھ قدر کہ کتابی اور لفظ مان اس عمل پر کرنی چاہیے کہ جو مقصود ہی اگر فعل حرام ہی باندہ من  
 کر نیکی ظلم پر اور سعی کر نیکی اور جائزہ حرام کے تو لیا اسکا حرام ہی اور اگر فعل واجب ہی مانند  
 کرنے ظلم معین کے اور ادا کرنے کو یا تہیہ کے تو یہ رشوت ہی کہ شک نہیں ہی بچ حرام  
 ہو لے انکے اور اگر فعل باج ہو نہ واجب اور نہ حرام تو بیان دیکھا جاسیے کہ اگر اس فعل میں محنت  
 اور مشقت ہی کہ اس قدر مال اس قدر فعل پر اجرت میں لیا کرتے ہیں مانند وکالت کسی جسکو کسی کے  
 اور سمجھنے قصہ طویل کی آ کے بادشاہ کے مدور مانند اسکے کہ نوجائز ہی لینا مال کا اور یہ  
 بچ حکم اجرت کے ہی اور اگر کچھ محنت نہیں ہی مانند گھوڑا ایک کلمہ کے اور مانند اسکے کہ اسے  
 سبب جاہ کے قبول کر لیں گے تو یہ بھی حرام ہی اور اسکے حکم میں ہی لینا طیب کا عوض کا اور  
 ایک کلمہ کے بچ تعین مرض کے یا بنا دینے دوا اسکے اسلئے کہ اس قدر عمل حکم نیست نہیں کتابی مانند  
 راق کے پس جائز نہ لیا عوض کا یہ حال انکہ علم اسکا اور سے مشعل نیل ہوا ہی لیکن البتہ بعضے علم  
 ایسے ہیں کہ اگر چہ میں توڑے لیکن یہ یا تو قیمت حکم میں نکال دینے کجی توار کے اور چٹا دینے ہو چکا  
 اسکا اسلئے کہ اگر چہ میں تہی توڑی ہی ہرچیز لیکن بچ حکم ہے کہ ہونا ہی اگر اس پر اجرت لے تو بھلا ہر

عوض میں  
 حرام ہی اور

عوض میں  
 حرام ہی اور

قسم چوتھی یہ کہ مقصود مال کے دینے سے محبت اور انشت حاصل کرنی اور برہنہ محبت کا ہو اور کوئی غرض جزا کے اصلاح و نوبہ دہی کی کہ مستحب ہی اور حدیثوں اور اقوال صحابہ میں تفصیل اسکی واقع ہی ہے ششم باخبرین کہ مطلوب محبت ہو لیکن نہ سبب ذات الکیجے بلکہ ایسی چیز جو نیکہ ساتھ پہنچے آرزو کے مانند حاصل کرنے غرت اور جاہ کے اور اگر یہ جاہ سبب علم کے یا نسب کے ہو تو امر اس میں نہایت خفیت ہی لیکن لینا اسکا مکروہ ہی مثلاً یہ ساتھ رشوت کے اگر جو ظاہر میں بدیہی اور اگر جاہ اسکی ساتھ متولی ہونے اور قاضی ہونے اور حاکم ہونے اور غیر انکیجے اعمال مطایب سے ہی کہ اگر یہ بدیہ نہ تو توبہ جاہ حاصل نہ تو توبہ اگر جو صورت میں بدیہ ہی لیکن بحسب معنی کے رشوت ہی اسلیے کہ اگر یہ بیان غرض معین بحسب شخص کے معنی ہی لیکن جنس غرض کی معین ہی اسلیے کہ معلوم ہی کہ غرض طلب کرنے ولایت کیسے کیا چیدی اور واسطے کیسے ہی بس یہیچ معنی غرض معین کے ہی اور اتفاق ہی اسپر کہ کراہت اسکی نہ بدیہی اور قریب ہی رشوت کے حرام ہونے میں اور اختلاف ہی یہیچ حرام کیجے اور امر شدید اس میں واقع ہی والسلام علی من اتبع الهدی وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین **فصل فی اللہ** اولاً و آخراً و اولاً و آخراً بطریقاً کہ ترجمہ آداب الصالحین کا مسمیہ بہ اداوی الناطرین تمام ہوا اس میں ترجمہ محمد ان سے حتی الامکان اسکی سہل و واضح کرنے میں مقصود رہنم کیا ہی لیکن جو کہ بعضے مطالب نے نفسا اوق سے اگر ایک مجھے سے فہم حرام کے قاصر میں تو معصام مجبور ہی لیکن کتاب آداب الصالحین کتاب عجیب ہی کہ ہر طرح کے مضامین ہدایت آئین اس میں موجود ہیں اور اس عاجز نے جو اسکے ترجمہ بن فائدے اور بڑا نے میں از بس مفید ہوا ہی اللہ تعالیٰ اسکو قبول فرماوے اور پھر توفیق دے اسپر عمل کر نیکی سالکان راہ ہدایت کے جائے کہ ہر کافر و منافق میں رکھا کریں کہ واسطے آراستگی اور تصفیہ ظاہر و باطن کے اکسیر اعظم ہی اور بندہ بہر حال عاجز ہی اگر مجھی اس میں کہیں خطا ہو گئی ہو اور کوئی صاحب مطلع ہوں اور سپر تو اصلاح فرماوین کہ مقصود انطمار حق ہی جسکے سبب سے ہو بہتری اور اس سے سکین بے نوا کے لیے دعلی پیر کریں اور اس کتاب آداب الصالحین میں ایک تاثر پائی جاتی ہی اور کیوں نہ کہ مصنف اسکے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بس بزرگ نے دینی فضائل و کمالات میں لوگوں نے جزیرہ جز گفتم میں احوال محمد و انکا اوستے فقیر میں ایک لوح پر لکھا ہوا ہی وہ بدیہی کہ محل احوال کراہت مزاں اس متذکرے وقت صاحب الغفر



والحمد للہ العزیز الذی هدانا لهذا الذی کنا نغفلون کہ انہوں نے اس نیکو شخص سے طاعت حق  
 میں اور طلب علم میں کربان دہی اور غریب سب بلوغ کے اکثر علوم و فنون تحصیل کیے اور باقی  
 برسوں کی عمر میں سب علوم کئے فارغ ہوئے اور کلام مجید یاد کر کر سرفاۃ رسالت میں  
 اور عرفان میں جلد و آسانی پہنچا ایک بار کی دل یار و وسیعہ آج کر متوجہ حرمین معظمین کیلئے  
 ایک مدت مدید ان مقامات شریفہ میں اقامت اختیار کی اور قطیف و ادوا لبائی کے رستے میں  
 ہرگز نہ کرکات حاصل کیے اور اجازت ارشاد و طالع کی پائی اور علاوہ اسکے تخیل فن حدیث کا  
 کر کر باطلہ برکتوں بہت سکے وطن مالوف کی طرف مہاجرت فرمائی اور مدت باؤن سال تک  
 جمیعتہ عالیہ و باطلہ کے نو اراکین اور فرزندوں اور طالبوں کو کامل کیا اور ساتھ ہی سبیلانے علوم کے  
 خصوصاً علم شریف حدیث کے مشہور ہو کر اس طرح گریج دیا عجم کے کسبک علیہ تقدس میں اور  
 ساخنین کے امیر شریف ہو اہمستاز دستہ ہوئے اور چ فتن علیہ کے خدمت جہاد پر کئی کتابیں  
 ستر تصنیف کیں جانتے چلے آئے انکو قبول کر کر دہسور اعلیٰ اپنا کیا اور اہل دانش و فضل خاصہ حرم  
 جلالت سے خرمیاری کرتے ہیں انکی ازبوت اس فیاض دلالا کی تصانیف جوئی و ذری کی سو  
 جلدوں کو اور حسب شماروں کے پانچ لاکھ کتب بھی ہیں اور چ محرم مشہور نویس و استادان کے  
 پیدائش انکی ہوئی اور مشہور انکے زبانون میں وفات پائی تارخ ولادت کی شیخ ابوالحسن الدتارخ  
 رحلت کی فخر العالم ہی تمام ہو انھوں نے فوج مذکور کا تقریباً ستر حصہ ذکر کیا گیا شیخ عبدہایونی مد  
 سلطان بن سلطان بن سلطان کلار عن کا پرست بو ظفر مزاج الدین محمد ببادشاہ بادشاہ ثانی کے  
 تالیف کیا گیا اللہم اید الاسلام تقویۃ سلطنتہ و وفاء رضائہ و اتم جسم  
 امودہ علی الخیر و السعاده اللہم انصر من نصی دین محمد و اخذ من خذلک  
 دین محمد یا تو جبکہ مجھے جو کہ خطا میں ہوئی ہو تو معاف فرما نا اور میرے سب گناہ  
 بخش دے اور خانہ میرا خیر ہو اور شہ مجھ سے بیکارہ کا زور نہ لگائے میں کرنا اور یا اللہ میرے مان باجو  
 اور سب سلامتی کو بخش دے اور رحم فرما میرے

### مناسبات

اللہم اید الاسلام تقویۃ سلطنتہ و وفاء رضائہ و اتم جسم	اللہم اید الاسلام تقویۃ سلطنتہ و وفاء رضائہ و اتم جسم	اللہم اید الاسلام تقویۃ سلطنتہ و وفاء رضائہ و اتم جسم	اللہم اید الاسلام تقویۃ سلطنتہ و وفاء رضائہ و اتم جسم
اللہم اید الاسلام تقویۃ سلطنتہ و وفاء رضائہ و اتم جسم	اللہم اید الاسلام تقویۃ سلطنتہ و وفاء رضائہ و اتم جسم	اللہم اید الاسلام تقویۃ سلطنتہ و وفاء رضائہ و اتم جسم	اللہم اید الاسلام تقویۃ سلطنتہ و وفاء رضائہ و اتم جسم
اللہم اید الاسلام تقویۃ سلطنتہ و وفاء رضائہ و اتم جسم	اللہم اید الاسلام تقویۃ سلطنتہ و وفاء رضائہ و اتم جسم	اللہم اید الاسلام تقویۃ سلطنتہ و وفاء رضائہ و اتم جسم	اللہم اید الاسلام تقویۃ سلطنتہ و وفاء رضائہ و اتم جسم
اللہم اید الاسلام تقویۃ سلطنتہ و وفاء رضائہ و اتم جسم	اللہم اید الاسلام تقویۃ سلطنتہ و وفاء رضائہ و اتم جسم	اللہم اید الاسلام تقویۃ سلطنتہ و وفاء رضائہ و اتم جسم	اللہم اید الاسلام تقویۃ سلطنتہ و وفاء رضائہ و اتم جسم

اے تو غنی ہیں بل تو ابوں  
 اے تو قوی اور ناتوان  
 اے تیرے کون ہم سے غلام  
 اے تیرے غم سے اپنے غم سے  
 اے تیرے سر رکھتا ہوں تیرا  
 بزرگوں کے غرض ہا وہ دیکھ سے  
 اے عشق میں احمد کے کہ چور  
 اے سینہ بریاں عطا کر  
 اے ہونیں ہمارے خیر برائے  
 اے تیرے ہر ایک چیز میں  
 اے تیرے ہر ایک چیز میں  
 اے تیرے ہر ایک چیز میں  
 اے تیرے ہر ایک چیز میں

اے تو غنی ہیں بل تو ابوں  
 اے تو قوی اور ناتوان  
 اے تیرے کون ہم سے غلام  
 اے تیرے غم سے اپنے غم سے  
 اے تیرے سر رکھتا ہوں تیرا  
 بزرگوں کے غرض ہا وہ دیکھ سے  
 اے عشق میں احمد کے کہ چور  
 اے سینہ بریاں عطا کر  
 اے ہونیں ہمارے خیر برائے  
 اے تیرے ہر ایک چیز میں  
 اے تیرے ہر ایک چیز میں  
 اے تیرے ہر ایک چیز میں  
 اے تیرے ہر ایک چیز میں

**خاتمة الطبع** ہزار ہزار احمد و خاندان کی کرم حضور خرم کو کہ انسان ضعیف کی ہر تاج شرف کا رکھنا اور چاہے  
 بھلا کا اور ہو عطا کیا اور واسطے دیانت کی بنیاد اگلی اور کھائیں نہ تار نیم زنی مطلق کی ملی اور درود و صلوات و امثالہ  
 کہ جان کو تلو کی کفر و شرک سے چاہا اور دشمنی اسلام اور ایمان بنیاد بنیاد احمد و خاندان کے خاتم النبیین  
 صلوات اللہ علیہ وسلم کہ ذات پاک کو ہر رحمت اللعالمین ہی اور پیراؤ کا نام نہ دین ہی اور خوشنودی حق تعالیٰ  
 ان اور اصحاب پر کہ جان سے کفر کو مٹایا اسلام کو دی زمین پر ان کا کیا شرک کی خبر کا ملیا تو جہد کو  
 ہر کیا اور رحمت ہذا کی جہت دین اور رب عالمات دین پر کہ او کی کو شش سے تمام احکام جدا جدا  
 بیان ہوئی اور اسل دین کے ہر ایک زبان میں آسان ہوئے بعد اسکی واضح ہو کہ جو کتاب برکت  
 نصاب دی الناطقین ہر جزو اور اللہ العزیزین سے مسائل ضروریہ اہل و شرک نہج و سفر و غزلت و غیرہ  
 زبان واد و دین تقریر صاف اور واضح ہی اور اسل ضروری کو جامع ہی اور ہر خاص عالم کو نافع ہی اور  
 سبب کیا طبع کی ان دنوں بنیاد کتاب الی اور طبعیت ہر ایک کی او کے طلب میں کتاب ہی ہر  
 احمد واد و عبد الرحمن خلیل کی اس کتاب کی تطبیق و مطابقت سچائی ہی و اتمہ شہر کا ہر جزو و ہر جزو  
 شہر ہجری میں جمہور اور اطراف عالم میں اس کو سچا پامائیل و ہر اسکے ہر جزو ہی ہی ہر جزو کی  
 اور اس خاکسار کو دعا ہی حسن خاتمہ سے یاد فرما دین یہ ختم اللہ العالمین









